عقیدۂ ختمِ نبوّت

اور

فتنۂ قادیانیت

فیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

4098

Marfat.com

Marfat.com

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی • لاہور پاکستان
4098

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

Marfat.com

عقیدۂ ختم نبوت

اور

فتنۂ قادیانیت

ذخیرہ
4098

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

مرتبہ

محمد صدیق شاہ بخاری

Marfat.com

87375
~~69875~~

نام	------	عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت
مصنف	------	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ
مرتبہ	------	سید محمد صدیق شاہ بخاری
کمپوزنگ	------	المدد کمپوزرز، راج گڑھ لاہور
ڈیزائننگ	------	عنایت اللہ رشیدی
قیمت	------	120 روپے
اشاعت اول	------	3 جنوری 1999ء تعداد گیارہ سو
اشاعت دوم	------	9 جنوری 1999ء تعداد گیارہ سو
اشاعت سوم	------	13 جنوری 1999ء تعداد گیارہ سو
اشاعت چہارم	------	18 جنوری 1999ء تعداد گیارہ سو
اشاعت پنجم	------	24 جنوری 1999ء تعداد گیارہ سو
اشاعت ششم	------	یکم فروری 1999ء تعداد گیارہ سو
اشاعت ہفتم	------	12 فروری 1999ء تعداد گیارہ سو
ناشر	------	تحریک منہاج القرآن۔ 356 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع	------	شرکت پرنٹنگ پریس، نسبت روڈ لاہور

Marfat.com

انتساب

قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ

حضرت سیّدنا

طاہر علاؤالدّین

القادری الگیلانی

رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

Marfat.com

فہرست

عقیدہ ختم نبوت اور اس کا فلسفہ ۳۰

ختم نبوت پر قرآنی دلائل ۵۱

دلیل نمبر ۱: حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں ۵۱

ائمہ لغت کے نزدیک خاتم کا مفہوم ۵۳

ائمہ تفسیر کے ہاں خاتم النبیین ﷺ کا معنی ۵۵

اکابرین امت کے ہاں خاتم النبیین ﷺ کا معنی ۶۶

مرزا قادیانی علیہ لعنت کے ہاں خاتم النبیین ﷺ کا معنی ۸۳

دلیل نمبر ۲: حضور ﷺ کسی بالغ مرد کے باپ نہیں ۸۹

دلیل نمبر ۳: قرآن مجید میں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا ذکر نہیں ۹۲

دلیل نمبر ۴: حضور ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب فقط کتب سابقہ کی مصدق ہے ۹۵

دلیل نمبر ۵: حضور ﷺ گزشتہ انبیاء کے مصدق ہیں ۹۸

دلیل نمبر ۶: دین اسلام کی تکمیل کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت باقی نہ رہی ۱۰۶

دلیل نمبر ۷: قرآن مجید قیامت تک کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے ۱۱۶

دلیل نمبر ۸: نبوت اور رسالت محمد ﷺ قیامت تک تمام کائنات انسانی کے لیے ہے ۱۱۷

Marfat.com

دلیل نمبر۹: رحمت و نبوت محمد ﷺ کی عالمگیریت ۱۲۳

دلیل نمبر۱۰: امت محمد ﷺ کو فریضہ نبوت سونپا جانا ۱۲۶

دلیل نمبر۱۱: بعثت نبی ﷺ اور تکمیل مقاصد نبوت ۱۳۵

دلیل نمبر۱۲: حضور ﷺ کا شاہد و گواہ ہونا ۱۳۹

دلیل نمبر۱۳: حضور ﷺ کا قیامت تک کے لیے متاع مطلق ہونا ۱۴۰

دلیل نمبر۱۴: اطاعت و اتباع محمدی ﷺ کی دائمیت ۱۴۲

دلیل نمبر۱۵: ذات محمدی ﷺ اور تعلق بالامہ ۱۴۶

دلیل نمبر۱۶: ذات محمد ﷺ اور اسوۂ حسنہ ۱۵۰

دلیل نمبر۱۷: کثرت مومنین کی وجہ سے نئے نبی کی ضرورت نہیں ۱۵۱

دلیل نمبر۱۸: یہ امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اس لیے نئے نبی کی ضرورت نہیں ۱۵۲

دلیل نمبر۱۹: بعثت مصطفیٰ ﷺ کے معاً بعد قیامت آئے گی ۱۵۳

دلیل نمبر۲۰: باب نزول وحی مسدود ہو چکا ۱۵۴

دلیل نمبر۲۱: حتمیت حکم محمدی ﷺ ۱۶۱

خاتم النبیین کا معنی اور مفہوم سنت رسول ﷺ کی روشنی میں ۱۷۱

خاتم النبیین ﷺ کا معنی اور مفہوم احادیث کی روشنی میں ۱۸۱

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات قرآن پاک سے ۱۹۴

احادیث در نزول عیسیٰ علیہ السلام ۲۰۶

احادیث رسول ﷺ اور تصور مسیح علیہ السلام ۲۱۳

قادیانیت ۲۱۶

بانی فتنہ قادیانیت مرزا قادیانی ۲۲۲

مرزا قادیانی کی پیدائش ۲۲۲

مرزا قادیانی کی نسل ۲۲۳

Marfat.com

مرزا قادیانی کی جنس ۲۲۴

مرزا قادیانی کا بچپن ۲۲۵

مرزا قادیانی کی جوانی اور آوارگی ۲۲۷

مرزا قادیانی کی تعلیم اور استاد ۲۲۸

مرزا قادیانی کی ملازمت ۲۲۹

شیطانی اور انگریزی نبوت کا مکروہ سفر ۲۳۰

مرزائے قادیان کے مختلف دعاوی ۲۳۱

مرزا قادیانی کا ابتدائی عقیدہ ۲۳۱

قادیانی مبلغین کے حربے ۲۳۲

مرزا قادیانی کی شیطانی نبوت کے مراحل ۲۳۳

مرزائے قادیان کی گستاخیاں ۲۳۹

اللہ رب العزت کی توہین ۲۴۱

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ۲۴۳

انبیاء علیہم السلام کی توہین ۲۵۴

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ۲۵۶

قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ۲۶۳

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی توہین ۲۶۴

اہل بیت اطہارؓ کی توہین ۲۶۶

امہات المومنینؓ کی توہین ۲۶۹

حرمین شریفین کی توہین ۲۶۹

اولیاء کرامؒ کی توہین ۲۷۱

مسلمانوں کی توہین ۲۷۲

Marfat.com

مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات	۲۷۵
مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیاں	۲۸۰
الہامات مرزا	۲۹۳
مرزا کے کلام میں تناقض کیوں پایا جاتا ہے؟	۲۹۸
انگریز کی محبت واطاعت اور ممانعت جہاد	۲۹۹
مرزا قادیانی کا کردار	۳۰۹
شرابی	۳۰۹
افیمی	۳۱۱
زانی	۳۱۱
عشقیہ شاعری	۳۱۵
غلیظ گالیاں	۳۱۶
لعنت کی گردان	۳۱۶
قادیانی اور کلمہ طیبہ	۳۱۷
مرزا قادیانی کا عبرت ناک انجام	۳۲۰
قادیانیوں کے عبرت ناک اور ہولناک انجام	۳۲۷
عاشقان رسول ﷺ کی عشق ووفا کی داستانیں	۳۴۰
ختم نبوت اور اتحاد امت	۳۵۵
عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟	۳۵۹
غیرت مسلم سے چند سوال	۳۶۳
المراجع	۳۶۷

Marfat.com

عرض مرتب

تحفظ ختم نبوت کا تعلق چونکہ براہ راست آقائے دوعالم ﷺ کی ذات اقدس سے ہے' اس لیے اس مقدس فریضہ کے لیے اللہ رب العزت ہر دور میں امت کے جلیل القدر افراد کا تعین کرتا رہا ہے۔ برصغیر میں اس میدان عشق میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی' حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی' پیر سید جماعت علی شاہ' خواجہ قمرالدین سیالوی' اور مولانا ابوالحسنات قادری' گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آج کے دور میں ان ہستیوں کی روشن روایات کو نبھانے اور آگے بڑھانے کی ذمہ داری' یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے نابغہ عصر' مفکر اسلام' مفسر قرآن پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو سونپ دی ہے۔ احیائے دین اور اتحاد امت کی انقلابی کوششوں کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے میدان عشق و محبت میں بھی ان کی قوت استدلال اور دلائل و براہین کے جو جوہر کھلے ہیں' ان سے بھی یہی لگتا ہے کہ ان پر یہ خاص عطیہ خداوندی اور فیض خاتم النبیین ﷺ ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر پروفیسر صاحب دامت برکاتہم کے فکری جواہر ریزے ان کے خطبات جمعہ اور دروس قرآن مجید میں بکھرے پڑے تھے۔ اللہ پاک کا احسان و کرم ہے کہ اس نے یہ بکھرے موتی اکٹھے کرنے' انہیں ترتیب دینے اور پھر قبلہ پروفیسر صاحب کے حکم سے ان میں کچھ اضافہ جات کر کے امت کے حضور پیش کرنے کی سعادت اس ناچیز کے حصہ میں لکھ دی اور یوں میں بھی "یوسف کے خریداروں" میں شامل ہو گیا۔ پروفیسر صاحب کی علمی ثقاہت اور ان کے انداز بیان کی خوبصورتی کا تعارف کرانا تو میرے بس کی بات نہیں البتہ یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ اس کتاب میں ان کی شخصیت آپ کو اک نئی شان اور نئی آب و تاب کے ساتھ چمکتی دمکتی نظر آئے گی۔ امید واثق ہے

Marfat.com

کہ اس کتاب سے ایک طرف تو قادیانیت کے چنگل میں پھنسے ہوئے انجان اور سادہ لوح نئی روشنی پا سکیں گے اور دوسری طرف یہ کتاب امت کے یقین وایقان میں نہ صرف اک نئے باب کا اضافہ کرے گی بلکہ قادیانیت کے شجر خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں بھی انتہائی ممد و معاون ثابت ہوگی۔

اس کتاب کا سارا حسن و خوبی تو دراصل حضرت مکرم پروفیسر قادری صاحب کے حسن تقریر کا عکس ہے۔ ہاں البتہ اگر آپ کو ترتیب و تدوین یا تحقیق و تخریج میں کوئی کمی و خامی نظر آجائے تو وہ یقیناً بندہ عاجز کے علم و تحقیق کا فقدان ہوگا۔

اس انمول علمی ذخیرہ کو آپ تک پہنچانے میں اس بندۂ ناچیز کو شب و روز کی محنت میں محترم سلمان حسن صاحب، عزیزم کاشف بخاری اور محترمہ ام علی کا جو تعاون حاصل رہا، اس کے لیے وہ یقیناً شکریہ اور دعائے خیر کے مستحق ہیں اور آخر میں آپ کو یہ بتادینا بھی از حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے منظر عام پہ آنے کا اصل محرک تو بہر حال مجاہد ختم نبوت، غرقاب عشق رسول ﷺ الحاج محترم محمد نذیر مغل صاحب کا نالہ نیم شب اور ان کا "پیچ و تاب رازی" اور "سوز و ساز رومی" ھی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لیے کی گئی ان کی سنہری کاوشوں کو اللہ پاک قبول فرما کر ان کے لیے شفاعت رسول ﷺ کا ذریعہ بنائے۔

اور اللہ کریم سے یہ بھی دعا ہے کہ اس کتاب کے لیے جس کا جتنا، جیسے اور جو بھی حصہ ہے؛ اس کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرما کر اسے امت کے قلوب میں موجود عشق محمد میں اور اضافے کا باعث بنائے اور قادیانیت کے متعفن تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

بندۂ عاجز

سید محمد صدیق شاہ بخاری

رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ، جنوری ۱۹۹۹ء

Marfat.com

جرنیل تحفظ ختم نبوت

- روشن چہرہ......جو ماحول کو منور کر دے
- عقابی آنکھیں......جن میں ایمان کی چمک
- نور بکھیرتی ہوئی کشادہ پیشانی......جس پہ سجدوں کے نشان
- سیاہ داڑھی میں جھلملاتے سفید بال......ایسے خوبصورت جیسے کالی برکھا میں سفید کبوتر محوِ پرواز ہوں......
- موتیوں کی طرح لڑیوں میں پروئے ہوئے آبدار دانت...... جنہیں دیکھ کر ستاروں کی چمک یاد آئے۔
- رسیلے ہونٹ......جن سے خطابت کا رس ٹپک ٹپک کر......الفاظ کے دوش پر بیٹھ کر سامعین کے کانوں میں اترتا جائے......!!!
- میانہ قد......
- گوری رنگت......
- دلکش نقوش......
- من موہنی صورت......
- اک پیکر رعنائی و زیبائی......جیسے کسی مصور کا شہ پارہ ہو---!!!
- چلنے میں وقار......
- بیٹھنے میں افتخار......
- اٹھنے میں یلغار......
- ملنے میں انکسار......
- ہر پہلوئے شخصیت چمکدار......
- خاموشی میں آب رواں کا ترنم......
- بولنے میں غنچوں کی چٹک......
- مسکراہٹ میں کلیوں کا تبسم......

Marfat.com

- خوشی میں گلاب کے اس پھول کی مانند...... جسے بادِ صبا گدگدا رہی ہو......
- غمی میں...... دریا کا سکوت
- غصہ میں...... سمندر کا تلاطم
- سادگی میں...... بنارس کی صبح
- ان کی سٹیج پہ آمد...... طلوعِ آفتاب کا منظر
- ان کی سٹیج سے رخصتی...... بلبل کا گلوں سے بچھڑنا
- سامعین میں ان کی موجودگی...... ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند
- ان کا سٹیج کی جانب چلنا...... کوئل کا سوئے گلستاں جانا
- ان کا سٹیج پہ کھڑا ہونا...... سرو کی ایستادگی
- ان کے الفاظ...... جگنوؤں کا چراغاں
- ان کے فقرے...... ستاروں کی قندیلیں
- ان کے اشارے...... شمشیرِ مومن کی کاٹ
- ان کی خطابت...... بحرِ جوش کا مد و جزر
- ان کے خطاب کا تسلسل...... رنگین تتلیوں کا بادل
- ان کے دل میں امت کے غم کے پھپھولے
- ان کے دماغ میں عظمتِ رفتہ کی بازیابی کے منصوبے
- ان کے خون میں جذبہ جہاد کے شرارے
- ان کی نظروں میں...... نشانِ منزل یعنی...... مدینہ منورہ
- ان تمام اجزاء کو جب ہم اکٹھا کرتے ہیں...... تو جو شخصیت معرضِ وجود میں آتی ہے

......زمانہ اسے

"قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری"

کے نام سے پکارتا ہے

Marfat.com

ان کا آئیڈیل:

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ!

ان کی شخصیت:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ان کا کردار:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

ان کا اخلاق:

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم!
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان!

ان کا منشور زندگی:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

ان کی تعلیم:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

ان کا قلبی سوز:

ہر دردمند دل کو رونا میرا رلا دے
بیہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

ان کی فغاں

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

ان کی آرزو:

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

ان کا طرز کلام:

اوروں کا پیام اور' میرا پیغام اور ہے
عش کے دردمند کا طرز کلام اور ہے

ان کا عزم:

میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہوگی آہ میری نفس میرا شعلہ بار ہوگا

ان کا سبق:

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبر بھی کیا تو نے؟
وہ کیا گردوں تھا' تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

Marfat.com

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

ان کی آہ:

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں

ان کی قیادت:

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

ان کی امید:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!

ان کی راست گوئی:

آئین جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ان کی دعا:

جوانوں کو مری آہ سحر دے
پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نور بصیرت عام کر دے

ان کی جدوجہد:

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ!

Marfat.com

ان کی محبت:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند!

ان کی جوانی:

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

ان کے لیل و نہار:

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی

ان کی خواہش:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

ان کی للکار

اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امراء کے در و دیوار ہلا دو

ان کی تڑپ:

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

Marfat.com

ان کی پکار:

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

ان کا، ملی درد:

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

ان کا لہجہ خطابت:

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں
کہ بام عرش کے طائر ہیں میرے ہمزبانوں میں

ان کی حب الوطنی:

جلانا ہے مجھے ہر شمع دل کو سوز پنہاں سے
تیری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا

ان کا جذبہ اخوت:

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے، تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا

ان کی دور اندیشی:

اٹھ کے ظلمت ہوئی پیدا افق خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں

ان کا انقلاب:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

Marfat.com

ان کا نظریہ فکر:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

ان کا گلہ

کس طرح ہوا کند ترا نشتر تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک
مہر و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں؟
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک

ان کا یقین:

ی شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے!
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے!!

اہل دنیا! یہ ہے اک مختصر سا تعارف میرے قائد محترم کا!

میرے قائد اوصاف کے سمندر ہیں...... اور ان کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ "غلام مصطفیٰ ﷺ" ہیں...... وہ اس غلامی کو کائنات کا سب سے بڑا اعزاز سمجھتے ہیں...... انہوں نے اپنے آقا ﷺ کی محبت میں بڑا حساس دل پایا ہے...... وہ اپنے آقا ﷺ کی اک اک ادا پر سو جان سے قربان ہیں...... پیارے آقا ﷺ کا کہیں ذکر آ جائے تو ان کی آنکھیں ساون کی برکھا بن جاتی ہیں...... اور ان کی آنکھوں سے عشق رسول ﷺ کے موتیوں کی مقدس بارش شروع ہو جاتی ہے...... آقا ﷺ کی تکلیف کا ذکر آئے تو وہ بے قرار ہو جاتے ہیں...... بچوں کی طرح سسکیاں لینے لگتے ہیں...... اگر کہیں شاتم رسول کا ذکر آ جائے تو یہی برستی آنکھیں سرخ گولوں کا روپ دھار لیتی ہیں...... اور دل پارے کی طرح مضطرب ہو جاتا ہے---!!!

میرے قائد محترم کو ختم نبوت سے والہانہ عشق ہے...... وہ ختم نبوت کو دین کا سب سے اہم مسئلہ سمجھتے ہیں...... اور اس کی حفاظت کو ہر کام پر مقدم رکھتے ہیں......

Marfat.com

تو پھر قادیانیو! یہ کیسے ممکن ہے کہ "تحریک منہاج القرآن" بھی موجود ہو......اور تم تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی بھی کرتے رہو......نعوذ باللہ نبوت محمدی ﷺ کو ملیامیٹ کر کے اس کے کھنڈرات پر قادیانی نبوت کا محل تعمیر کرنے کے ناپاک منصوبے بناتے رہو......اور دنیا میں اپنے یہ زہریلے عقائد بھی پھیلاتے رہو......کہ

- مرزا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے۔(نعوذ باللہ)
- نبی اکرم ﷺ مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آئے ہیں۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی، نبی اکرم ﷺ کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔(نعوذ باللہ)
- حضور ﷺ کی نبوت پہلی رات کے چاند کی طرح اور مرزا قادیانی کی نبوت چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔(نعوذ باللہ)
- کلمہ طیبہ میں جہاں لفظ محمدؐ آتا ہے، اس سے مراد محمدؐ عربی نہیں بلکہ ان کی دوسری بعثت "محمدؐ عجمی" یعنی مرزا قادیانی ہے۔(نعوذ باللہ)
- اب جہاد حرام قرار دے دیا گیا ہے، اب جو جہاد کرتا ہے وہ اللہ کا نافرمان ہے۔(نعوذ باللہ)
- نبی اکرم ﷺ کو کئی الہام سمجھ نہ آئے اور آپ سے کئی غلطیاں ہوئیں۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی فخر الاولین و آخرین ہے۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء نبی اکرم ﷺ سے زیادہ ہے۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات ہے۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کی روحانیت رسول اکرم ﷺ سے زیادہ ہے۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کے معجزے حضور اکرم سے زیادہ ہیں۔(نعوذ باللہ)
- نبی اکرم ﷺ دین کی مکمل اشاعت نہ کر سکے، وہ مرزا قادیانی نے کی ہے۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کی بیٹی "سیدۃ النساء" ہے۔(نعوذ باللہ)
- مرزا قادیانی کے ساتھی "صحابہ کرام" ہیں۔(نعوذ باللہ)

Marfat.com

○ مرزا قادیانی کے ۳۱۳ ساتھی "اصحاب بدر" ہیں۔(نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی باتیں احادیث رسولؐ ہیں۔(نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کو احادیث پر حکم بنا کر بھیجا گیا ہے۔وہ جس حدیث کو صحیح کہے'وہ صحیح اور جسے غلط کہے'وہ غلط ہے۔(نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کے گھر والے "اہل بیت" ہیں۔(نعوذباللہ)

○ مرزا قادیانی کی بیوی "ام المومنین" ہے۔(نعوذباللہ)

○ قادیان اور ربوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہیں۔(نعوذباللہ)

○ مکہ مکرمہ کے حج سے اب حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے'اس لیے قادیان کا حج اب ظلی حج ہے۔(نعوذباللہ)

○ اب مرزا قادیانی کو نبی مانے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔(نعوذباللہ)

○ جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا'وہ دائرہ اسلام سے خارج'پکا کافر اور جہنمی ہے۔(نعوذ باللہ)

○ جو مرد مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے وہ سور اور جو عورتیں مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتیں'وہ کتیاں ہیں۔(نعوذباللہ)

○ جو لوگ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے'وہ حرامی اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔(نعوذباللہ)

○ اب سید صرف وہ ہوگا جو مرزا قادیانی کی اولاد سے ہوگا۔(نعوذباللہ)

○ احادیث نبویؐ میں جس مسیح موعود کے آنے کا ذکر ہے'وہ مرزا قادیانی ہے۔(نعوذ باللہ)

○ احادیث رسولؐ میں جس امام مہدی کے آنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے'وہ مرزا قادیانی ہے۔(نعوذباللہ)

○ پاکستان ختم ہو جائے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔(نعوذباللہ)

○ عنقریب پاکستانیوں میں قادیانیوں کی حکمرانی ہوگی۔(نعوذ باللہ) ○ وہ وقت دور نہیں جب مسلمان قیدیوں کی طرح قادیانی حکمرانوں کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔(نعوذ باللہ)

Marfat.com

○ قادیانیو! تم قصر ختم نبوت میں نقب لگا کر ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہو۔

○ تم قوم حجاز کی رگوں سے غیرت و حمیت کا خون نچوڑنا چاہتے ہو۔

○ تم طارق و قاسم کے وارثوں کو جذبہ جہاد سے تہی دامن کرنا چاہتے ہو۔

○ تم مدینہ طیبہ کے مسافروں کو قادیان لے جانا چاہتے ہو۔

○ تم عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو ملکہ وکٹوریہ کی زلفوں کا اسیر بنانا چاہتے ہو۔

○ تم مسلمانوں کے بدن سے روح محمد ﷺ نکالنا چاہتے ہو۔

○ تم اللہ کی کتاب میں تحریف و تبدل کے طوفان اٹھانا چاہتے ہو۔

○ تم یہود و نصاریٰ کے اشارہ پر اس ملک میں امن و سکون غارت کرنا چاہتے ہو۔

○ تم پاکستان کے ایوان اقتدار پر اپنے نام نہاد خلیفہ کو بیٹھا دیکھنا چاہتے ہو۔

○ تم پاکستان میں اسلام کو ذبح کرنا چاہتے ہو۔

○ تم اس پر قادیانی پرچم لہرانا چاہتے ہو۔

لیکن قادیانیو! میرے قائد ایسا نہیں ہونے دیں گے...... وہ تمہاری ہر سازش کو خاک میں ملا دیں گے...... تمہارے ہر حربے کا منہ توڑ جواب دیں گے...... منہاج القرآن کے علماء جنگ یمامہ کے مجاہدوں کی یاد تازہ کر دیں گے...... منہاج القرآن کے طلباء معاذؓ اور معوذؓ کی تاریخ دہرا دیں گے اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے منہاج القرآن کے کارکن اپنے آقا ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لیے سر ہتھیلیوں پر لیکر میدان کارزار میں کود پڑیں گے۔

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؐ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

87375

قادیانیو! میرے قائد کا نام سن کر...... میرے قائد کی گرج سن کر تمہارے گرو گھنٹال مرزا طاہر پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے...... اوسان خطا ہو جاتے ہیں...... اور وہ اول

~~69875~~

Marfat.com

نول بکنے لگتا ہے......

قادیانیو! تمہیں یاد ہو گا کہ جب وفاقی شرعی عدالت میں ختم نبوت کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے میرے قائد تشریف لائے تھے...... تو وہاں میرے قائد نے علم و عرفان کی بارش برسادی تھی...... دلائل کے کوہ ہمالیہ تعمیر کردیئے تھے...... ایمان و ایقان کی بجلیاں چمکا دی تھیں...... قادیانیت کا انجر پنجر توڑ دیا تھا...... مرزا قادیانی کو اس کی انگریزی نبوت سمیت ایسی پٹخنیاں دی تھیں کہ عدالت جھوم اٹھی تھی...... حاضرین تحسین و آفرین کے رنگین پھول نچھاور کر رہے تھے...... قادیانی وکیلوں کے منہ سوکھے ہوئے بینگنوں کی طرح لٹک گئے تھے...... وہ بغلیں جھانک رہے تھے...... اور بغلیں انہیں جھانک رہی تھیں...... میرے قائد کی علم کی تلوار نے سارے قادیانی وکیلوں کی زبانیں کاٹ دی تھیں اور وہ گونگے، مجسموں کے روپ دھارے کھڑے تھے...... اللہ کے فضل سے میرے قائد عدالت سے "فاتح قادیانیت" بن کر لوٹے۔

قادیانیو! ابھی تم پرانے زخم چاٹ رہے تھے...... کہ تمہاری قادیانی عقل پھر تمہاری رسوائی کا باعث بن گئی...... تمہارے گرو گھنٹال نے میرے قائد کو مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ میرے قائد محترم نے تمہارے مباہلہ کا چیلنج قبول کیا...... ۲۴/ اکتوبر ۱۹۸۸ء مباہلہ کا دن اور مینار پاکستان کا وسیع و عریض میدان، مباہلے کا میدان ٹھہرا...... جاؤ...... اس شب کے مہتاب سے پوچھو...... اس رات کے تاروں سے پوچھو...... بادشاہی مسجد کے میناروں سے پوچھو...... اور مینار پاکستان کے سبزہ زاروں سے پوچھو...... میرے قائد محترم...... لاکھوں مجاہدین ختم نبوت کے ہمراہ ساری رات تمہارے گرو گھنٹال کا انتظار کرتے رہے...... شب بیت گئی...... بھگوڑا نہ آیا...... میرے قائد پھر "فاتح قادیانیت" بن کے چمکے......!!!

قادیانیو! تمہیں یاد ہو گا...... جب یہود و نصاریٰ کی ایک بھیانک سازش کے تحت پاکستانی حکومت نے اپنے خارجہ دفاتر کو سرکلر جاری کیا کہ آئندہ قادیانیوں کو قادیانی کی بجائے احمدی لکھا جائے...... جب یہ روح فرسا خبر میرے قائد تک پہنچی تو انہوں نے جمعہ کے دن "خطبہ جمعہ" میں بپھرے ہوئے شیر کی طرح گرجتے ہوئے اقتدار کے نشہ میں بدمست حکمرانوں کی وہ مرمت کی...... کہ ان کا نشہ ہرن ہو گیا...... پھر میرے قائد نے مال

Marfat.com

روڈ لاہور پر احتجاجی ریلی کا تاریخی اعلان کیا جس میں تمام دینی جماعتوں نے شرکت کی...... مسجد شہداء میں میرے قائد نے ایک تاریخ ساز اور قادیانیت شکن خطاب کیا...... جس سے اقتدار کے ایوان کانپ اٹھے...... حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لینا پڑا...... اور...... میرے قائد ایک مرتبہ پھر "فاتح قادیانیت" بن کر ضوفشاں ہوئے۔

قادیانیو! پھر میرے قائد نے یورپ کا قادیانیت سوز طوفانی دورہ کیا...... یورپ کے بڑے بڑے ممالک میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں' جہاں میرے قائد کے عہد ساز اور ناقابل فراموش خطاب ہوئے...... لاکھوں مسلمان تحفظ ختم نبوت کے شعور سے مالا مال ہوئے...... کئی قادیانی' قادیانیت کے غلیظ چہرہ پر تھوک کر مسلمان ہوئے...... میرے قائد کے خطابات کی کیسٹیں پورے یورپ میں پھیل گئیں...... قادیانیت رسوا ہو گئی...... قادیانی نواز سر پیٹ کر رہ گئے...... اور میرے قائد ایک مرتبہ پھر یورپ کے افق پر "فاتح قادیانیت" بن کر طلوع ہوئے۔

پھر...... میرے قائد کے حکم پر "منہاج القرآن" کے لاکھوں کارکن تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف ہو گئے۔ قائد محترم کے حکم پر "ادارہ منہاج القرآن" میں شعبہ تحفظ ختم نبوت قائم کیا گیا...... اور مجھ ناچیز کو اس کا سربراہ بنایا گیا...... میرے ناتواں کندھوں پر یہ بڑی ذمہ داری تھی...... لیکن کالی کملی والے کے صدقے اللہ نے میری لاج رکھ لی اور اس عرصہ میں شعبہ تحفظ ختم نبوت نے ایک ریکارڈ کام کیا جو تاریخ تحفظ ختم نبوت کا ایک روشن باب ہے۔

شعبہ تحفظ ختم نبوت نے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے مختلف موضوعات پر چھ بہترین تحقیقی کتابیں شائع کیں اور ان کے کئی ایڈیشن نکل گئے...... شعبہ تحفظ ختم نبوت نے ان چھ کتابوں کا ایک سیٹ بنایا اور یہ خوبصورت کتابوں پر مشتمل سیٹ علمائے کرام' مشائخ عظام' اعلیٰ عدالتوں کے ججوں' نامور وکلاء' ادیبوں' خطیبوں اور صحافیوں کو بلاقیمت تحفتہ" پیش کیے۔ ان چھ کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) تحفظ ختم نبوت (۲) مرگ مرزائیت (۳) قادیانی افسانے

(۴) نغمات ختم نبوت (۵) قادیانیت شکن

Marfat.com

(٦) شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی

شعبہ تحفظ ختم نبوت نے تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے مختلف موضوعات پر مشتمل مختلف کتابچے لاکھوں کی تعداد میں اندرون وبیرون ملک تقسیم کیے، جن سے بڑے حوصلہ افزا نتائج حاصل ہوئے۔

شعبہ تحفظ ختم نبوت نے اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان بریلوی ؒ کا قادیانیوں کے بارے میں تاریخی فتویٰ "مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ" ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا۔ یہ فتویٰ بہترین بکس بورڈ اور دیدہ زیب رنگوں میں مسجدوں، دکانوں اور اہم جگہوں پر لٹکانے کے لیے تیار کیا گیا...... جس سے بڑے مفید نتائج برآمد ہوئے اور آج شعبہ تحفظ ختم نبوت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

ختم نبوت کے باغیو! اب ۱۹۹۹ء کے رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں میرے قائد نے امت مسلمہ کو تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم تحفہ "عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت" کی صورت میں عنایت کیا ہے۔ یہ ایک ایسی تاریخ ساز کتاب ہے...... جس کا مدتوں سے انتظار تھا...... جو ملت اسلامیہ کے شاہینوں کو ایک نیا جذبہ عطا کرے گی...... جو قادیانیت کی ظلمت پہ بجلی بن کر کڑکے گی...... جو جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں کہرام مچادے گی...... جو قادیانی سازشوں اور قادیانی دجل وتلبیس کو طشت ازبام کرے گی...... جس سے ارتداد کے صحراؤں میں بھٹکنے والے گلشن اسلام میں داخل ہو جائیں گے...... جسے علمی حلقوں میں تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر ایک اتھارٹی مانا جائے گا...... اور جس سے ہزاروں خطیب وادیب مستفید ہو کر اپنی زبانوں اور قلموں کو قادیانیت کے خلاف شعلہ بار کریں گے (انشاءاللہ)......!!!

قادیانیو! تم رہزن ہو...... تم لٹیرے ہو...... تم نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان لوٹ کر انہیں قادیانی بنایا ہے...... یہ لٹے ہوئے لوگ ہماری متاع ہیں...... انشاءاللہ ہم انہیں واپس اسلام میں لائیں گے...... یہ سادہ لوح اور فریب خوردہ لوگ ہیں...... ہم ان کے سامنے تمہاری فریبی قبا کو تار تار کردیں گے...... تمہاری جعلی نبوت کی دھجیاں اڑا کر تمہیں عبرت کا نشان بنائیں گے...... انشاءاللہ---!!!

Marfat.com

جھوٹی نبوت کے کارندو! تم نے جعلی نبوت چلانے کی قسم کھائی ہے...... تو ہم نے جعلی نبوت مٹانے کی قسم کھائی ہے...... منہاج القرآن نے تمہارے خلاف اعلان جہاد کر دیا ہے...... تم جہاں پہنچو گے...... ہمیں تعاقب میں پاؤ گے...... دنیا میں پھیلے ہوئے تحریک منہاج القرآن کے تمام دفاتر تحفظ ختم نبوت کے شاہینوں کے نشیمن ہیں...... ناموس رسالت ﷺ کے شیروں کی کچھاریں ہیں...... مجاہد اعظم ختم نبوت سید ناصدیق اکبرؓ کے سپاہیوں کی چھاؤنیاں ہیں...... میرے قائد جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے تمہارے خلاف شمشیر جہاد لہرا دی ہے...... اور راولپنڈی کے تاریخی میلاد مارچ میں یہ تاریخی اور ایمان پرور اعلان کر کے ہر مجاہد کے دل میں جذبہ جہاد کے شعلے بھڑکا دیئے ہیں کہ

"پاکستان میں قادیانیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں اور انشاء اللہ ہم جہنم کے دروازوں تک ان کا تعاقب کریں گے"۔

وہ سنگ گراں جو حائل ہیں، رستے سے ہٹا کر دم لیں گے
ہم راہ وفا کے رہرو ہیں منزل ہی پہ جا کر دم لیں گے
یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خوں میں نہا کر دم لیں گے
ہم ایک خدا کے قائل ہیں پندار کا ہر بت توڑیں گے
ہم حق کا نشاں ہیں دنیا میں باطل کو مٹا کر دم لیں گے
جو سینہ دشمن چاک کرے باطل کو مٹا کر خاک کرے
یہ روز کا قصہ پاک کرے وہ ضرب لگا کر دم لیں گے
یہ فتنہ و شر کے پروردہ تخریب کے سامان لاکھ کریں
ہم بزم سجانے آئے ہیں ہم بزم سجا کر دم لیں گے

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

الحاج محمد نذیر مغل

سرپرست تحریک منہاج القرآن، لاہور پاکستان

Marfat.com

فکر کا اعتکاف

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری!

ایک ہمہ جہت اور ہمہ گیر شخصیت-----

اسلام کے محاذ پر کفر سے چومکھی لڑائی لڑنے والا ایک مجاہد عظیم-----

یورپ کے پادریوں کے انبوہ کو عبرتناک شکست دینے والا ایک مناظر اسلام-----

عدالت کے ایوانوں میں ناموس رسالت پر دلائل کے انبار لگانے والا ایک وکیل اسلام-----

تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم جرنیل! جس کی للکار سے قادیانیت پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے-----

جس کی خطابت نے سرزمین یورپ پر قادیانیت کو خائب و خاسر کر دیا-----

جس کے دلائل نے قادیانیت پر مہر سکوت لگا دی-----

جس کے جمعہ کے ایک آتش فشاں خطبے نے قادیانی نواز حکمرانوں کو قادیانیوں کو احمدی لکھنے کا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کر دیا-----

جس کی کیسٹوں نے لاکھوں مسلمانوں کو تحفظ ختم نبوت کا شعور اور فتنہ قادیانیت کی ہولناکیوں کا ادراک عطا کیا-----

جس کے سوز عمل سے کئی مسلمان تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بن گئے-----

Marfat.com

جس کی صدائے حق سے فیض یاب ہو کر کئی قادیانیوں نے قادیانیت پر لعنت بھیجی-----اور گلشن اسلام میں آبسے۔

قبلہ پروفیسر صاحب کی یہ تقریریں چمن میں پھولوں کی طرح بکھری پڑی تھیں۔ قابل صد احترام جناب ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری نے ان تقریروں کو ایک خاص ترکیب سے مختلف عنوانات کے تحت اکٹھا کیا اور پھر قبلہ پروفیسر صاحب کی ہدایت کے مطابق اسے اس احسن انداز سے کتابی شکل دی کہ کام دو آتشہ ہو گیا۔ یعنی اس سے تقریر اور تحریر دونوں مزے ملتے ہیں اور طبیعت میں ایک نشاط اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے-----

مسلمانو!

"عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت" آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے-----

اسے پڑھئے-----

عشق رسول ؐ میں ڈوب کے پڑھئے-----

غیرت رسول ؐ میں ڈوب کر پڑھئے-----

قلب میں غم رسول ؐ کی شمع جلا کے پڑھئے-----

آنکھوں میں احترام رسول ؐ کے آنسوؤں کے موتی لا کے پڑھئے-----

پھر فکر کے اعتکاف میں بیٹھئے-----

گنبد خضریٰ کو آنکھوں کے سامنے لائیے-----

اور سوچئے-----رسول اللہ ﷺ اپنی ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والی اس قادیانی سازش کو ختم کرنے کے لیے ہم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں؟

اور-----اس مطالبے کا ہم کیا جواب دیتے ہیں-----

ہمارا جواب ہمارے ایمان کا ترجمان ہو گا۔

جتنا مضبوط جواب ہو گا-----اتنا مضبوط ایمان ہو گا۔

اگر جواب نہیں ہو گا-----تو پھر ایمان بھی نہیں ہو گا-----

Marfat.com

جواب دیجئے-----شفاعت رسول ﷺ انتظار کر رہی ہے!!!

جلدی کیجے-----کمرہ امتحان میں وقت کم ہے-----

اور جلد ہی جوابی شیٹ چھین لی جائے گی-----!!!

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

الحاج محمد سلیم شیخ

چیف کوآرڈینیٹر' پاکستان عوامی تحریک لاہور

Marfat.com

عقیدہ ختم نبوت اور اس کا فلسفہ

شان ربوبیت کی جلوہ گری

حق تعالٰی تمام کائنات کا رب ہے اور اس کا نظام ربوبیت کائنات کے ہر ہر وجود کو اپنی انتہائی سادہ اور پست ترین حالت سے اٹھا کر درجہ بدرجہ **منتہائے** کمال تک پہنچا رہا ہے۔ اس نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں چنانچہ اس نے امر کن سے کائنات کی وسعتوں کو تخلیق کر دیا جس میں مختلف عوالم پیدا کیے۔ آسمان تخلیق کیے' ان کو بلندیاں عطا کیں۔ طبقات بنائے' انہیں وسعتیں بخشیں۔ سمندر بنائے' انہیں تموج عطا کیا۔ پہاڑ بنائے' انہیں جلال سے نوازا۔ غرضیکہ شجر و حجر' جمادات' نباتات اور موجودات و حیوانات کو وجود عطا کیا اور ہر ہر شے میں اپنی صفات و کمالات اور حسن کے کسی نہ کسی پہلو کا عکس اتار دیا۔

ارشاد ہوتا ہے:

سنریھم ایتنا فی الافاق۔ (حم السجدہ ۴۱' ۵۳)

"ہم بہت جلد تمہیں آفاق میں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیں گے۔"

سو رب العزت نے کائنات پست و بالا میں ہر سو اپنے حسن کے جلوے بکھیر دیئے اور کائنات کے ہر ذرے کو اپنے حسن لازوال کا مظہر بنا دیا۔ ہر سو اس کی صفات مطلقہ کی جلوہ گری ہوئی اور ہر جانب اس کے جمال جہاں آرائے جلوے منتشر ہو گئے۔ اب اس ذات بے ہمتا نے چاہا کہ کوئی ایسا پیکر بھی تخلیق کیا جائے جس میں تمام جلوے یکجا ہوں۔ کسی ایسی ہستی کو خلعت وجود عطا کی جائے جس میں حسن الوہیت کے تمام جلوے مجتمع ہوں' چنانچہ اس ارادہ الوہیت کی تکمیل میں کارخانہ کائنات میں انسان کو خلعت وجود عطا ہوئی۔

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ (التین)

"ہم نے انسان کو بہترین شکل و صورت میں پیدا کیا ہے۔"

گویا انسان کی تخلیق اس انداز سے عمل میں آئی کہ یہ تمام عوالم کائنات کے جملہ مظاہر حسن کا خلاصہ ٹھہرا۔ انسان کے اندر ملائکہ کی حقیقت بھی رکھ دی گئی اور حیوانات کی حقیقت بھی۔ اسے جمادات کی حقیقت بھی عطا کر دی گئی اور نباتات کی حقیقت بھی۔ انسان کو رب العزت نے اپنے قہر و غضب کی مظہریت بھی عطا کی اور رافت و محبت کی آئینہ داری بھی۔ غرضیکہ اسے عالم پست و بالا کے جملہ مجاہد و محامد و محاسن کا مرقع بنا کر منصہ شہود پر جلوہ گر کیا گیا۔

پیکر نبوت..... شان ربوبیت کا مظہر اتم

بتقضائے اعجاز ربوبیت کے جملہ مظاہر جب حضرت انسان میں مجتمع ہو چکے تو مشیت ایزدی نے چاہا کہ اب عالم انفس میں کسی ایسے پیکر کو خلعت وجود عطا کی جائے جس میں تمام اوصاف و کمالات انسانیت اور حسن الوہیت کے تمام جلوے اپنے پورے نکھار اور کامل شان مظہریت کے ساتھ جلوہ گر ہوں چنانچہ اس ارادہ ایزدی کی تکمیل میں خلاق عالم نے پیکر نبوت کو وجود بخشا۔ حسن الوہیت کے تمام جلوے جو پیکر انسانیت میں موجود تھے، حسن ربوبیت کی تمام جلوہ آرائیاں جو مختلف طبقات انسانی میں منتشر تھیں، وجود نبوت میں مجتمع کر دی گئیں اور اسی طرح مظاہر حسن الوہیت کی امین بن کر کائنات نبوت معرض وجود میں آ گئی اور حسن و جمال نبوت کی مختلف شانیں حاملان نبوت میں درجہ بدرجہ تقسیم ہونے لگیں۔ ہر ہر پیکر نبوت جداگانہ شان مظہریت کے ساتھ حسن الوہیت کی جلوہ گاہ بنا اور کائنات نبوت جملہ مظاہر ربوبیت کی امین پھر تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض کے مصداق پیکران نبوت کو ایک دوسرے پر کسی خاص تجلی حسن کے حوالے سے فضیلت عطا ہوئی۔ کوئی کسی کمال میں یکتا ہوا تو کوئی کسی اعتبار سے۔ الغرض کائنات نبوت جملہ محاسن ربوبیت اور کمالات الوہیت کی جلوہ گاہ بن گئی۔

Marfat.com

اب رب العالمین کے اعجاز ربوبیت کا تقاضا ٹھہرا کہ کوئی ایسا پیکر نبوت بھی منصہ شہود پر آئے جس میں تمام تر حسن کائنات نبوت مجتمع ہو جو حسن الوہیت کا مظہر اتم اور تمام تر محاسن کائنات نبوت کا خلاصہ و مرقع ہو۔ نہ صرف مرقع محاسن نبوت ہو بلکہ مختلف حاملان نبوت کو جو مختلف فضیلتیں اور اوصاف و کمالات حاصل ہیں۔ اس پیکر دلربا میں اپنے نقطہ کمال کو پہنچے ہوئے ہوں' چنانچہ جب مشیت ایزدی کو یہ منظور ہوا کہ حسن کائنات نبوت اپنے اتمام کو پہنچے اور اب پیکر مصطفوی میں ڈھل کر زمین پہ جائے تو جس رات کو اس پیکر محبوب نے آنا تھا اس رات سر شام ہی سے آسمان تک غیر معمولی ہلچل مچ گئی تھی۔ قلب کائنات میں قدرتی طور پر یہ بات آگئی تھی کہ آج کی رات معمولی اور عام سی رات نہیں ہے۔ گویا انہیں الہام ہو گیا تھا کہ آج آخری نبی جلوہ افروز ہونے والے ہیں۔ اس لیے وہ معمول کی نیند میں نہ ڈوب جائیں۔ بلکہ خوشی اور مسرت کے ترانے گائیں اور آنے والی ذات کا مسرتوں کے ہجوم میں استقبال کریں اور ان کے حضور عقیدت و محبت اور شادمانی کے پھول پیش کریں۔

ساکنان عرش کی آمد و رفت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ وہ نورانی پروں کے ساتھ ہواؤں اور فضاؤں میں پرے باندھ کر' ادب و احترام سے کھڑے ہو گئے۔ حوران بہشتی نے کاشانہ عالیہ نبوت کو گھیرے میں لے لیا اور خدمت کے لیے مستعد ہو گئیں۔ فرشتوں نے مشرق و مغرب میں آمد شاہ اور عظمت نبوی کے پرچم لہرائے اور اہل زمین کے دلوں میں الہام کر دیا کہ ایک دوسرے کو فرحت و انبساط کی سوغات تقسیم کریں۔ مبارک بادی کا تبادلہ کریں اور رحمتوں اور برکتوں والے آقا کی تشریف آوری کی دھوم مچا دیں:

ستاروں کے طلوع اور سہانے خوابوں کے ذریعہ اس اعلان کو عام کیا گیا۔

حضرت عبدالمطلب راوی ہیں کہ:

"میں نے ایک عجیب و غریب اور حیرت انگیز خواب دیکھا۔ اس وقت میں "حطیم کعبہ" میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ میری پشت پر ایک بلند ترین درخت اگا' جس نے آسمان کی چوٹی کو چھو لیا۔ اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں اور اس سے نور چھن چھن کر فضاؤں کو منور کرنے لگا' انوار کے ایسے سوتے پھوٹے کہ سورج کی تابانی بھی اس کے آگے

Marfat.com

ماند پڑ گئی۔ میں نے دیکھا کر قریش کے لوگ وہاں جمع ہو گئے' کچھ شوق و وارفتگی کے عالم میں آگے بڑھے اور ان شاخوں کے ساتھ لٹک گئے' لیکن کچھ غصے سے بپھر گئے اور برافروختہ ہو کر آگے بڑھ۔ ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے کلہاڑے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ اس نورانی درخت کو کاٹ ڈالیں۔ اتنے میں ایک بہت ہی خوبصورت' وجیہہ اور باوقار نوجوان نمودار ہوا اور درخت کے سامنے سینہ سپر ہو گیا۔ اس سے خوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں۔ جی چاہتا تھا کہ انسان دیکھتا ہی رہے۔ اس نے درخت کاٹنے کی کوشش کرنے والوں میں سے کسی کی آنکھیں پھوڑ دیں اور کسی کی کمر توڑ دی۔ میں گھبرا کر بیدار ہو گیا۔ ایک کاہن نے تعبیر بتائی کہ تمہاری نسل سے ایک شخص پیدا ہو گا' جس کے جاہ و جلال اور عظمت و کمال کی دھوم مچ جائے گی۔" ("سیرت نبوی" زینی دحلان' ۳۲)

عبد المطلب اسی صبح نور کے تڑکے' اسی کعبہ میں رونق افروز تھے کہ یکدم انقلاب آ گیا۔ بتوں کی خدائی درہم برہم ہو گئی' وہ اوندھے منہ گر پڑے' جیسے نظر نہ آنے والے ہاتھوں نے انہیں زمین پر پٹخ دیا ہو۔ دیوار کعبہ سے ایک دلکش آواز گونجی:

ولد المصطفی المختار الذی تہلک بیدہ الکفار۔ (دحلان' ۴۱)

"مختار و برگزیدہ نبی پیدا ہو گئے ہیں' کفار ان کے ہاتھوں شکست کھا جائیں گے۔"

الغرض رب ذوالجلال کا حسن بکھرا تو کائنات معرض وجود میں آ گئی اور سمٹا تو وجود مصطفوی ﷺ سے معنون ہو گیا۔ سو نبوت و رسالت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلا اور محاسن نبوت کا امین بن کر اپنے کمال کی جانب گامزن رہا۔ اس میں ہر ہر پیکر نبوت اور جو جو شان مظہریت اور کمال حسن نصیب ہوا وہ حقیقت مصطفوی ﷺ کا پرتو اور اسی سفر حسن ربوبیت کا ایک مرحلہ قرار پایا۔

اب ہم ذرا اختصار کے ساتھ اس امر کا جائزہ لیتے ہیں کہ کس طرح کائنات نبوت کا حسن وجود مصطفوی ﷺ میں اپنے اتمام و کمال کو پہنچا۔

Marfat.com

دیگر انبیاء مرجع انسانیت بنے جبکہ آپ مرجع کائنات نبوت بن کر تشریف لائے۔ ارشاد ہوتا ہے:

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمتہ ثم جاء کم رسول فقد جاء لما لعلکم للمومنین بہ ولتنصرنہ (آل عمران ۳'۸۱)

"یاد کیجئے اس وقت کو جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے عہد لیتے ہوئے فرمایا کہ میں جب تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر اس کے بعد وہ برگزیدہ رسول آئے جو تمہاری تصدیق کرے تو تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔"

گویا مختلف طبقات انسانی کے لیے انبیاء پر ایمان لازم ٹھہرا جبکہ قدسی صفات حاملان نبوت کو آپ پر ایمان کی تاکید ہوئی۔ باقی انبیاء کو دین ملا تو آپ کو کمال دین کی نعمت عطا ہوئی "الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ ۵'۳)" آج کے دن ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔"

دیگر انبیاء کو نعمت ملی تو آپ کو اتمام نعمت کی شان نصیب ہوئی۔

واتممت علیکم نعمتی۔ (المائدہ ۵'۳)

"اور ہم نے آپ پر اپنی نعمت مکمل دی۔"

دیگر انبیاء و رسل کسی نہ کسی مخصوص انسانی گروہ' طبقے یا جماعت کی طرف مبعوث ہوئے تو آپ جملہ کائنات انسانی کی جانب:

یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (الاعراف ۷'۱۵۸)

"اے انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔"

گروہ انبیاء کے دیگر ذی وجاہت افراد کو زمان و مکان کی حدود میں انذار ملا تو آپ کو

Marfat.com

ان حدود سے ماوریٰ شان انداز عطا ہوئی:

لیکون للعالمین نذیرا۔(الفرقان ۲۵،۱)

"تاکہ آپ تمام عالموں کو اللہ کا ڈر سنائیں۔"

دیگر انبیاء کو کوئی خاص خطہ زمین عطا ہوا تو آپ ﷺ کو کائنات ارض و سما کے خزانے۔

ارشاد مصطفوی ﷺ ہے:

اعطیت مفاتیح خزائن الارض۔ (بخاری ۱،۱۷۹، کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی شہید)

"مجھے دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں۔"

دیگر انبیاء بلاشبہ رحمت حق کے مظہر تھے لیکن آپ ﷺ کو رب العزت نے اپنی رحمت قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمہ للعالمین۔(الانبیاء ۲۱،۱۰۷)

"اور ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

گویا آپ ﷺ کو صرف رحمت نہیں بلکہ سرچشمہ رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

آقائے دو جہاں کی شان ختم نبوت

چنانچہ جب وجود مصطفوی ﷺ کی ؟؟ میں جملہ محاسن و کمالات نبوت اپنے نقطہ کمال پر پہنچ کر منصہ شہود پر جلوہ گر ہو سکے اور کائنات نبوت کا کوئی حسن تشنہ تکمیل نہ رہا تو سلسلہ نبوت و رسالت کو ختم کر کے آپ ﷺ کو ختم نبوت کا تاج پہنا دیا گیا۔ فرمایا:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و کان اللہ بکل شیی علیما۔ (قرآن)

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔"

اس لیے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

ان الرسالہ والنبوہ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی۔ (ترمذی ۲، ۵۳، ابواب الرؤیا باب ذہبت النبوۃ و بقیت المبشرات)

"سلسلہ نبوت و رسالت منقطع کر دیا گیا ہے اور میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ کوئی نبی۔"

اپنی شان خاتمیت کا اظہار آقائے نامدار ﷺ نے ایک مقام پر انتہائی اچھوتے انداز میں اس طرح بھی فرمایا ہے:

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ و اجملہ الامرضع یسنہ من زاریہ فجعل الناس یعلوفون بہ و یتعجبون لہ و یقولون ہلا وضعت ہذہ للبنتہ قال فاما اللبنتہ وانا خاتم النبیین۔ (بخاری ۱، ۵۰۱، کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

"بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا اور اسے بہت خوبصورت اور عمدہ بنایا لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ رہنے دی۔ لوگ اس گھر کے گرد چکر لگاتے اور اس پر خوشی کا اظہار کرتے اور کہتے یہ خشت کیوں نہیں لگائی گئی۔ پس میں ہی یہ خشت ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں۔"

گویا قصر نبوت کی تعمیر آپ ؐ کی بعثت سعیدہ کے ساتھ مکمل ہو گئی۔ اب جو کذاب دعوے نبوت کرے گا اس کی حیثیت روڑے کنکر کی سی ہو گی جسے غلامان مصطفیٰ ﷺ اٹھا کر باہر پھینکتے رہیں گے۔

آقائے دو عالم کی شان ختم نبوت کو مزید عیاں کرنے کے لیے اللہ رب العزت نے آپ کو رفعت ذکر کی خلعت فاخرہ بھی پہنائی۔ فرمایا "ورفعنا لک ذکرک" اور اتنا بلند فرمایا کہ پھر جہاں اپنا ذکر فرمایا، ساتھ رسول ؐ کا ذکر کیا اور جہاں رسول ؐ کا ذکر کیا وہیں اپنا ذکر فرمایا تاکہ سب کو علم ہو جائے کہ قیامت تک کے لیے یہی ایک رسول کافی ہیں۔ اب

Marfat.com

رہتی دنیا تک جہاں اللہ کا نام آئے گا وہیں رسول کا نام آئے گا۔ قرآن مجید کی درج ذیل آیات پر غور فرمایئے کہ اللہ پاک کیسے کیسے انداز سے اپنے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام لاتے ہیں اور کس کس طرح رسولؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور رسولؐ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیتے ہیں:

قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین۔ (آل عمران ۳۲)

"اے نبی' ان سے کہو کہ اطاعت کرو اللہ اور رسول کی۔ پھر اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔"

یا یھا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ۔ (النساء ۱۳۶)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو' (سچے دل سے' ایمان لاؤ اللہ اور رسولؐ پر۔"

انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا۔ (الحجرات ۱۵)

"مومن تو اصل میں وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر' پھر شک میں نہ پڑے۔"

ومن لم یومن باللہ ورسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔ (الفتح ۱۱۳)

"اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر تو ایسے کافروں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔"

ان اللہ لعن الکفرین واعد لھم سعیرا خالدین فیھا ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا۔ (الاحزاب ۶۴' ۶۵' ۶۶)

"یقیناً" اللہ نے لعنت کی کافروں پر اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر

Marfat.com

دی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ اس روز کوئی حامی ومددگار نہ پائیں گے جب ان کے چہرے آگ پر پلٹائے جائیں گے' اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔"

وما منعهم ان تقبل منهم نفقتهم الا انهم كفروا بالله وبرسوله (التوبہ ۵۴)

"ان کے انفاق کو قبول ہونے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ انہوں نے کفر کیا اللہ اور اس کے رسول ؐ سے۔"

ان تستغفرلهم سبعين مره فلن يغفرالله لهم ذالك بانهم كفروا بالله ورسوله۔ (التوبہ ۸۰)

"اے نبی' اگر تم ان کے لیے ستر بار مغفرت کی دعا کرو تو اللہ انہیں نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔"

ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون۔ (التوبہ ۸۴)

"اور ان میں سے جو کوئی مرجائے اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھو اور نہ اس کے لیے قبر پر کھڑے ہو۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ؐ سے کفر کیا ہے اور وہ فاسق مرے ہیں۔"

یاایها الذین امنوا أطیعوا الله واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالكم۔ (محمد ۳۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرلو"۔

ومن يعص الله ورسوله فان له نار جهنم خالدين فيها ابدا۔ (الجن ۲۳)

"اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی کرے اس کے لیے جہنم کی

Marfat.com

آگ ہے' ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدا فیہا۔(التوبہ ۶۳)

"کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔"

واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین۔ (التوبہ ۶۲)

"اللہ اور اس کا رسول ؐ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اس کو راضی کریں اگر وہ مومن ہیں۔"

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔ (الحشر ۷)

"جو کچھ رسول ؐ تمہیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے روک دے اس سے رک جاؤ۔"

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔(النساء ۶۴)

"اور ہم نے کوئی رسول بھی نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔"

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔(النساء ۸۰)

"جس نے رسول ؐ کی اطاعت کی' اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

وان تطیعوہ تھتدوا (النور ۵۴)

"اور اگر تم رسول ؐ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔"

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ۔(الاحزاب ۲۱)

"تمہارے لیے رسول ؐ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔"

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و

Marfat.com

اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر۔
(النساء ۵۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو پھیر دو اس کو اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو، اللہ اور روز آخرت پر۔"

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (آل عمران ۳۱)

"(اے نبیؐ) ان سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

ان آیات پر تھوڑا سا غور و تدبر کرنے سے بھی یہ حقیقت جاننے میں دیر نہیں لگتی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر نورؐ کے ذکر کو جس طرح اپنے ذکر میں یکجا اور ہم آہنگ کر دیا ہے اس کی وجہ بھی ختم نبوت ہی ہے۔ اگر حضورؐ کے بعد کسی اور نبی نے بھی آنا ہوتا تو محبتوں کے کچھ پہلو، عقیدتوں کے کچھ پھول، ادب و احترام کے کچھ زاویے، اطاعت و اتباع کے کچھ گوشے اور شان و عظمت، رفعت ذکر کے کچھ مراتب بعد میں آنے والے کے لیے بھی بچا دیے جاتے۔ مگر یہاں تو یوں لگتا ہے کہ اللہ پاک ورفعنا لک ذکرک کے سارے خزانے یہیں لٹا دینا چاہتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ بھی یہی کہنا چاہتے ہوں کہ:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے

Marfat.com

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

آقائے دوجہاں کے رفع ذکر اور آپ پر نبوت و رسالت کو ختم کرتے ہوئے اللہ رب العزت کو یہ بھی منظور ہوا کہ انبیاء و رسل کے ساتھ انسانوں کا جو رشتہ محبت اور ادب واحترام ہونا چاہیے ۔ وہ بھی کہیں تشنہ تکمیل نہ رہ جائے ۔ اس لیے اس رشتے کو بھی عروج کی آخری سرحدوں سے ہم آہنگ کر دیا ۔ چونکہ اب ایک ہی اکلوتے نبی باقی رہ گئے تھے اور تھے بھی وہ آخری' چنانچہ اپنے اس اکلوتے اور آخری نبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے عشق و محبت اور لاڈ پیار کے جو بھی انداز باقی تھے وہ سب بھی آپ ؐ پر ختم فرما دیے ۔

آپ کے حضور کسی ذو معنی لفظ کا استعمال بھی ممنوع فرما دیا ۔ ارشاد فرمایا:

یاایھاالذین امنوالاتقولواراعناوقولواانظرناو اسمعواوللکفرین عذاب الیم ۔(۱'۱۰۴)

"اے ایمان والو تم (لفظ) راعنامت کہا کرو اور انظرنا کہہ دیا کرو اور (اس کو اچھی طرح) سن لیجیو اور (ان) کافروں کو (تو) سزائے دردناک ہوگی ۔

آپ ؐ کی موجودگی میں ارتفاع صوت کو حبوط اعمال کے مترادف قرار دیا اور ادب و احترام کی اس نزاکت کو ملحوظ خاطر رکھنے والوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا:

یاایھاالذین امنولاترفعوااصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھرواله بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون ۔ ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول الله اولئک الذین امتحن قلوبھم للتقوی ۔ لھم مغفرہ واجر عظیم ۔

(سورہ الحجرات' آیت ۲'۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز کو نبی ؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبی ؐ کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ بات کیا کرو جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو ۔ جو لوگ رسول اللہ ؐ کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی

Marfat.com

آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور اجر عظیم ہے۔"

آداب گفتگو کے ضمن میں یہ نزاکت بھی ارشاد فرمادی کہ نبی کو اس طرح نہ پکارا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

لا تجعلو دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم لعبضا۔ (۱۸، ۶۳)

"تم لوگ اپنے درمیان رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانا نہ سمجھ بیٹھو۔"

خیال رہے کہ ایسا ادب پہلے انبیاء کے بارے میں تعلیم نہیں دیا گیا تھا، مگر جب رسول کریم ﷺ کی باری آئی تو چونکہ آپ آخری نبی تھے اس لیے ادب کا یہ پہلو بھی آپ پر ختم کر دیا گیا۔ اللہ رب العزت نے خود اپنے لیے بھی یہی پسند فرمایا کہ نبی آخر الزماں کو ان کا نام لے کر نہ پکارا جائے۔ قرآن میں دوسرے انبیاء کی بات آتی ہے تو اللہ پاک یا آدم، یا نوح، یا عیسیٰ، یا موسیٰ، یا یحییٰ، یا ذکریا، یا ابراہیم، یا دائود کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں مگر جب خاتم النبیین کا ذکر کرنا ہو تو یاایھا المزمل، یاایھا المدثر، یاایھا الرسول، یاایھا النبی کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں۔ اس طرح قیامت تک کے لیے نبی اور رسول کا لقب گویا صرف آپ کے لیے مختص کر دیا گیا۔ نبی اور رسول کے علاوہ محبت یا پیار کے جتنے بھی نام اور القابات ہو سکتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان القابات اور ناموں سے پکارا اور آپ کا ہر نام آپ کے کسی اعزاز کا مظہر ٹھہرا۔ کبھی آپ کو محمد کہا تو کبھی احمد کبھی بشیر تو کبھی نذیر، کبھی لقب امی سے یاد فرمایا تو کبھی برہان کہہ کے پکارا۔ کبھی داعی الی اللہ تو کبھی سراجا منیرا کہیں شاہد و مشہود تو کہیں صادق و مصدوق کبھی عبداللہ تو کبھی یٰسین و طٰہٰ کہیں مزمل و مدثر تو کہیں مطاع و مبشر کبھی رحمتہ اللعالمین تو کبھی خاتم النبیین۔ اور اس لفظ خاتم النبیین کے اندر ہی آپ کی وہ امتیازی، خصوصی اور اعزازی شان پوشیدہ ہے کہ جس میں کوئی بھی نبی اور رسول ذرہ برابر بھی شریک نہیں۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے ایک اور خالق و مالک ہونے میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح حضور ﷺ اپنے خاتم النبیین ہونے میں وحدہ لاشریک ہیں اور اس لقب خاتم النبیین نے امت کو وہ عقیدہ عطا فرمایا کہ جسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ نبوت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضور اقدس پر ختم ہو گیا۔ بزم جہاں میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام اور سب سے آخری محمد رسول اللہ ﷺ ۔ آدمؑ سے پہلے کوئی نبی نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہی ہے وہ عقیدہ ختم نبوت کہ جس پر دین اسلام کی عظیم الشان عمارت استوار ہے۔ اسلام کا قلب و جگر' روح و جان اور مرکز و محور یہی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا نرمی انسان کو ایمان کے جبل ہمالہ سے اٹھا کر کفر کے قعر مذلت میں پٹخ دیتی ہے۔

"ختم نبوت کے اس عقیدہ پر خدا تعالیٰ کی سب سے آخری کتاب قرآن کریم کی بے شمار تصریحات موجود ہیں اور جس طرح یہ ثبوت کے اعتبار سے قطعی ہے اسی طرح دلالت کے لحاظ سے بھی قطعی اور ہر شک و شبہہ سے پاک ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسئلہ میں قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ بھی اگر قطعی الدلالت ہو تو مضمون کی قطعیت کے لیے کافی ہے۔ چہ جائیکہ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس قطعیت کی نظیر قرآن کریم میں بھی کم ملے گی۔ اسی طرح عقیدہ ختم نبوت پر احادیث نبویہ بھی تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور تواتر بھی ایسا ہے کہ جس کی نظیر احادیث متواترہ کے ذخیرہ میں نہیں' دو صد احادیث سے یہ عقیدہ ثابت ہوا ہے گویا قرآن و احادیث میں اس قطعیت کی نظیر کسی اور مسئلہ میں نہیں ملے گی پھر امت محمدیہ کا اس پر اجماع بھی ہے اور نہ صرف امت محمدیہ کا اجماع! بلکہ تمام کتب سماویہ کا اس پر اجماع ہے اور تمام انبیاء کرام کا اس پر اجماع ہے۔ عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم صلوات اللہ و سلامہ' کا یہ عہد و پیمان ہے۔

پس جس طرح توحید الٰہی تمام ادیان کا اجماعی عقیدہ ہے اس طرح ختم نبوت کا عقیدہ بھی تمام کتب الٰہیہ' تمام انبیاء کرام اور تمام ادیان سماویہ کا متفق علیہ اور اجماعی عقیدہ ہے۔ آغاز انسانیت سے لے کر آج تک اس پر ہمیشہ اتفاق رہا ہے۔ کہ خاتم النبیین محمد ﷺ ہی ہوں گے' اور سلسلہ نبوت و رسالت آپؐ کی ذات گرامی پر ختم ہو جائے گا۔ اصولی و

Marfat.com

اعتقادی مسائل میں انبیاء کرام کے درمیان کبھی اختلاف نہیں ہوا' بلکہ وہ ہر دور میں متفق علیہ رہے ہیں۔ پس جس طرح دیگر عقائد دینیہ تمام نبوتوں میں مشترک ہیں۔ ٹھیک اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ علیہ صلوت اللہ وسلامہ کا آخری نبی ہونا اور آپؐ ہی کی نبوت پر دنیا کا خاتمہ ہونا تمام انبیاء کرام کی شریعتوں اور آسمانی کتابوں کے مسلمات میں سے رہا ہے' یہی وجہ ہے کتب سماویہ میں اس کی ان گنت پیش گوئیاں کی گئیں۔ آپؐ کا نام آپؐ کے القاب' آپؐ کا ملک' آپؐ کی جائے ولادت' آپؐ کے دارالہجرت (وغیرہ کی خبریں دی گئیں) غرض اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اور تمام اقوام عالم پر اپنی حجت پوری کردی۔

اور اسلام کی پوری تاریخ میں اس اجماعی عقیدے کا ظہور اس طرح ہوتا رہا کہ جب کبھی کوئی مدعی نبوت کھڑا ہوا' اس کا سر قلم کردیا گیا۔ یہ اس عقیدے کا عملی ثبوت تھا جو اسلام کے ہر دور میں ہوتا رہا اور جس پر امت کا تعامل مسلسل جاری رہا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی جہاد کا آغاز ہی مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں جنگ یمامہ سے ہوا' جس میں سات سو صرف حفاظ قرآن شہید ہوئے' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اہل القرآن کے لقب سے مشہور تھے۔ گویا اسی عقیدے کی حفاظت کے لیے سب سے زیادہ صحابہ شہید ہوئے اور اسی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لیے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خون کی قربانیاں پیش کیں۔ معرکہ حق و باطل سب سے پہلے اسی عقیدہ کی خاطر برپا ہوا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس خون سے اس باغیچہ کو سیراب کیا گیا۔ یہ حق تعالیٰ کی حکمت بالغہ تھی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے فتنہ کی سرکوبی کرا کے قیامت تک آنے والی امت کو دوٹوک اور غیر مبہم انداز میں بتادیا گیا کہ خاتم النبیینؐ کے بعد جو لوگ دعوائے نبوت کے ساتھ اٹھیں۔ امت کو ان سے کیا سلوک کرنا ہوگا۔" (ماخوذ از مقالہ سید یوسف بنوری")

یہی وجہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک امت نے تحفظ ختم نبوت کے لیے کبھی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مقدس و منور عقیدہ کی بقا اور تحفظ کے لیے سینکڑوں صحابہ شہید کروا دیے تو سنت صدیقی کو تازہ کرتے ہوئے صدیوں بعد شہر لاہور نے بھی دس ہزار جانوں کا نذرانہ تحفظ ختم

Marfat.com

نبوت کے لیے پیش کر دیا۔ "حقیقت تو یہ ہے کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے اعلان کے ساتھ ہی اس کو طبائع انسانی پر ایسی قدرت حاصل ہو گئی کہ اس اعلان سے پیشتر بنی اسرائیل میں سینکڑوں اور ہزاروں کو نبی تسلیم کیا گیا۔ ہندوؤں میں کروڑوں اشخاص کو دیوتا مانا گیا۔ چین و ایران میں بھی شروش یزدانی کا نزول اور ملکوتی جلال کی تدلیات ہزاروں پر اترتی رہیں۔ مگر اس آیت کا اترنا تھا اور اس اعلان کا ہونا تھا کہ تمام مذاہب اور جملہ ممالک اور جمیع اقوام کے علم و خیال اور دل و دماغ سے وجود نبوت اور اس کے دعویٰ کے اظہار کا تصور و تخیل ہی اٹھ گیا۔ سب نے اپنے اپنے گھروں میں بھی نبوت کے دروازوں پر قفل ڈال دیے اور ہر ایک مذہب نے اپنے طریق عمل سے صحت مضمون آیت پر صاد کر دیا۔ منکرین نے بھی اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور مخالفین نے بھی اس مسئلہ پر اپنا عملی اتفاق پیش کر دیا۔"

اس عقیدہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن نے کم و بیش ایک سو مرتبہ خاتم النبیینؐ کی ختم نبوت کا اعلان فرمایا اور صاحب قرآن نے دو سو دس مرتبہ سے زائد اپنی زبان مطہر سے اس عقیدہ کی حقانیت کی گواہی دی۔ سرور انبیاءؐ کی آمد سے قبل قومیں انبیاء کی آمد کا خصوصاً خاتم الانبیاء کی آمد کا انتظار کیا کرتی تھیں۔ مگر جونہی خاتم الانبیاء آئے اقوام عالم کا انتظار اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔ نتیجتاً آج کوئی قوم بھی کسی بھی نبی کی آمد کی منتظر نہیں اور مسلمانوں کے لیے انتظار تو بڑی دور کی بات ہے۔ کسی نبی کی آمد کے تصور سے بھی ان کا رشتہ خاتم الانبیاء سے کٹ کر دور جا گرتا ہے۔ لیکن اس ساری بحث کا یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ جھوٹے مدعیان نبوت نہیں آئیں گے وہ تو ضرور آئیں گے اور ان کا آنا تعجب اور حیرانگی کی بات بھی نہیں بلکہ یہ تو فرمان مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ میری امت میں ایسے شخص پیدا ہوں گے جو نبوت و رسالت کا دعویٰ کریں گے وہ سب کے سب جھوٹے دغا باز اور دجال ہوں گے۔ چونکہ آپؐ نے واضح طور پر ارشاد فرما دیا تھا کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں چنانچہ امت تاریخ کے کسی بھی دور میں کسی بھی جھوٹے نبی کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوئی اور اس عقیدہ کو عروۃ الوثقیٰ جانتے ہوئے مضبوطی سے تھام لیا اور باطل اپنی تمام تر کوششوں

Marfat.com

تلبیسات اور تاویلات کے باوجود امت کو اس عقیدہ سے سر مو نہ ہٹا سکا۔ باطل باطل ہی ہے۔ ماضی کا ہو یا حال کا آج کا باطل بھی امت مسلمہ کو عقل 'لغوی اور لفظی بحثوں میں الجھا کر اس عقیدہ سے دور کرنا چاہتا ہے۔ یہ امر ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ عقائد کی بنیاد لغوی ابحاث یا عقلی موشگافیوں پر نہیں ہوتی بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و تعلیمات یعنی قرآن اور سنت پر ہوتی ہے۔ اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون۔ (آل عمران ۱۳۲'۳)

"اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

دوسری جگہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ (النساء ۴'۸۰)

"جس نے رسول کی اطاعت کی 'اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔"

صحیح بخاری میں ہے کہ:

من اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی محمد فقد عصی اللہ۔ (بخاری ۲'۱۰۸۱' کتاب الاعتصام۔ باب الاعتصام والکتاب بالسنۃ)

"جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی تحقیق اس نے اللہ ہی کی نافرمانی کی۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ:

فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فی ما شجر بینھم (النساء ۴'۶۵)

"پس (اے حبیب!) آپ کے پروردگار کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ آپ کو اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں حاکم نہ بنا لیں۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔ (بخاری ۱، ۷ کتاب الایمان باب حب الرسول)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین، اس کی اولاد یہاں تک ساری انسانیت سے بڑھ کر اسے محبوب نہ ہو جاؤں۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ ذات محمد ﷺ کے ہر حکم پر بلاچون وچرا سر تسلیم خم کر دینا، رشتوں اور ناطوں کی تمام محبتوں کو محبت رسول اور عشق رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دینا اور عقل کو دہلیز مصطفی ﷺ پر سجدہ ریز کر دینا، یہی عین ایمان اور تقاضائے ختم نبوت ہے۔

چنانچہ وہ شخص جو غلامی مصطفی ﷺ کا قلادہ اپنی گردن میں نہ ڈالے اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے تمسک کیے بغیر براہ راست قرآن سے ہدایت و راہنمائی کا طالب ہو۔ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ منافق ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا۔ (النساء ۴، ۶۱)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف اور رسول اللہ ﷺ کی طرف آجاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریزاں رہتے ہیں۔"

اسی تصور کو واضح کرتے ہوئے علامہ نے کہا کہ:

مصطفی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

علامہ قرآن اور صاحب قرآن کا باہمی تعلق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

Marfat.com

مغز قرآن روح ایماں جان دین
ہست حب رحمتہ اللعالمین

ایک اور مقام پر علامہ نے کہا کہ:

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

خواجہ غلام فرید بارگاہ رسالت ماب ﷺ میں عرض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

مینڈاں دین بھی تو تے ایمان بھی تو
مینڈاں مصحف تے قرآن بھی تو
مینڈی صوم صلوتاں حج زکوتاں
مینڈی جند بھی تو مینڈی جان بھی تو

مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں کہ:

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوہ اچھی
باوجود اس کے میں مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

مذکورہ گفتگو بیان کرنے کا مقصود یہ ہے کہ دین اسلام میں ایمان اور اسلام کا مرکزو محور ذات رسالت ماب ﷺ ہے۔ اس ذات اور اس در سے دوری ذلت وخواری اور ضلالت و گمراہی ہے۔ چونکہ آپ ؑ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اس لیے آپ ؐ کی اطاعت کو اللہ پاک نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے اور باقی انبیاء کرام میں جو معجزے انفرادی طور پر پائے جاتے تھے وہ سارے کے سارے آپ ؑ کی ذات اقدس میں مجتمع کر دیے۔ چنانچہ حضور ﷺ کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ حسن کائنات اور حسن یوسف بھی اس کے سامنے ماند پڑ جائے۔ جس گلی سے حضور گزرتے تھے۔ وہاں دیر تک خوشبو آتی رہتی۔ آپ ؑ کے پسینہ مبارک کو صحابہ خوشبو کی جگہ استعمال کرتے۔ آپ ؑ درختوں کو حکم فرماتے تو وہ چل کر آجاتے۔ چاند کو اشارہ فرمایا تو اس کا سینہ چر گیا۔ ڈوبے سورج کو حکم فرمایا تو وہ واپس پلٹ آیا۔ کنکریوں کو حکم فرمایا تو وہ کلمہ پڑھنے لگیں۔ انگلیوں سے پانی کے چشمے

Marfat.com

پھوٹنے شروع ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپؐ کے موئے مبارک کو اپنی ٹوپی میں رکھ کر جس معرکہ میں بھی شریک ہوتے، فتح پاتے۔ قوت سماعت ایسی کہ آج بھی میلوں دور بیٹھے عاشق درود و سلام پڑھیں تو اسے سن لیں۔ خشک کنویں میں آپؐ نے لعاب ڈالا تو وہ پانی سے بھر گیا۔ نابینے کی آنکھوں پر دھن لعاب لگایا تو اسے بینائی مل گئی۔ کٹے ہوئے بازو پر لعاب دہن لگایا تو وہ جسم کے ساتھ پیوست ہو گیا۔ حضرت ام معبد کی بکری کے خشک تھنوں کو ہاتھ لگایا تو وہ دودھ سے بھر گئے۔ کھارے چشمے کو فقط یہ فرمائیں کہ میٹھا ہے تو وہ میٹھا ہو جائے۔ کھجور کی خشک شاخ کو ہاتھ لگائیں تو وہ روشن ہو جائے۔ حضرت جابر کے فوت شدہ بچوں کو باذن الٰہی زندہ کر دیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ کو ہاتھ لگایا تو وہ جڑ جائے اور اس میں بینائی آ جائے۔ جس نبی کی عظمت و ذکر کو خدا بلند کرے، کیا اس کے بعد بھی کسی نبی کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں برملا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ:

جب ہر کمال نبوت پیکر مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے نقطہ کمال کو پہنچ گیا تو دائرہ نبوت مکمل ہو گیا۔ وہی نقطہ جو اول تھا، آخر ٹھہرا۔ وہی جو آغاز تھا، انجام قرار پایا اور وہی جو ابتدا تھا، انتہا قرار پایا تو حرکت نبوت کا جواز باقی نہ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دوام و استمرار اور شان تمکن عطا ہوئی کہ فرمایا:

حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم (کنزالعمال ۱۱، ۳۰۷)

"میری زندگی بھی تمہارے لیے خیر ہے اور میری ممات بھی تمہارے لیے خیر ہے۔"

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خوشخبری عطا کر دی کہ دیکھو میری رحلت کے بعد کہیں میرے فیضان نبوت کو منقطع تصور نہ کر بیٹھنا۔ یہ فیضان رشد و ہدایت بعد میں بھی بکمال و تمام جاری رہے گا۔ میری حیات بھی تمہارے لیے خیر ہے اور ممات بھی سراپا خیر ہو گی۔ بالفاظ دیگر میری عطا و بخشش بدستور تمہارے دامن طلب کو بھرتی رہے گی۔ میرا چشمہ فیض میرے وصال کے بعد بھی چمنستان امت کی آبیاری کرتا رہے گا اور میرا نور حجرہ اقدس میں منتقلی کے بعد بھی باطن امت کو منور کرتا رہے گا۔

Marfat.com

فرق صرف اتنا پڑا ہے کہ پہلے اپنے بھی دیکھتے تھے اور پرائے بھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی دیکھتے تھے اور ابو لہب و ابو جہل بھی۔۔۔۔ آج بھی اگر ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ جیسی آنکھ پیدا کرلیں تو جلوہ یار دیکھا جا سکتا ہے۔

کبھی آپ نے غور بھی کیا کہ امت چودہ سو سال سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشیاں تو مناتی چلی آرہی ہے لیکن کبھی آپ ؐ کی وفات پر سوگ نہیں منایا گیا۔ اس کی حکمت و فلسفہ کیا ہے۔ ارے سوگ اس کے لیے منایا جاتا ہے جو آکر چلا گیا ہو اور جو آیا ہی ہمیشہ رہنے کے لیے ہو اس کا سوگ بھلا کیونکر منایا جائے گا۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک اعرابی جس نے رب العزت کا یہ ارشاد ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجد واللہ توابا رحیما۔ (النساء ۴' ۶۴) سن رکھا تھا' اپنے گناہوں پر شرمندہ و نادم روتے روتے اس امید پر کہ آقا کی خدمت میں پہنچ کر آپ سے شفاعت کی درخواست کروں گا' مدینہ طیبہ پہنچا لیکن اسے پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وفات پا چکے ہیں۔ آپ تو اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اب میں جاؤں تو کہاں جاؤں کس در پر جا کر اپنی فریاد سناؤں..... مزار اقدس کے پاس ایک شخص لیٹا ہوا تھا۔ آقائے دو جہاں ؐ نے اسے خواب میں اپنا دیدار عطا کیا اور فرمایا کہ میرے اس دل شکستہ غلام کو بتا دے کہ میں اب بھی تمہارے درمیان موجود ہوں جو امید لے کر آئے تھے وہ پوری ہو گئی۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن لطف و کرم آج بھی پھیلا ہوا ہے جو اپنے گنہگار امتیوں کو سایہ رحمت عطا کر رہا ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت آج بھی اپنے امتیوں کی منتظر ہے کہ کب کوئی غم کا مارا مجھے پکارتا ہے اور میرے دامن لطف کے سائے کا طلبگار بنتا ہے۔ آپ ؐ کا دست جود و عطا آج بھی امت کی دستگیری کے لیے آمادہ کرم ہے۔ کمی صرف ہماری طرف سے ہے' ہم اپنے آقا و مولاؐ کے ساتھ تعلق غلامی کمزور کر چکے ہیں ورنہ اس صاحب جود و عطا کے لطف و کرم کے خزانے تو اس روز بھی اپنے گنہگار امتیوں کے لیے کھلے ہوں گے جب ہنگامہ حشر برپا ہو گا اور ہر ایک نفسا نفسی کے عالم میں سرگرداں و متحیر کسی سایہ عاطفت کے تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہو گا۔ اس کٹھن اور جانگسل گھڑی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہی کی شفاعت کبریٰ انسانیت کو اپنا سایہ رحمت عطا کرے گی۔

دوستو! جس ذات کا فیضان لطف و کرم ہمیں قیامت کے روز بے سہارا نہیں چھوڑتا اس ذی شان و ذی احتشام ہستی کا فیضان آج ہمیں کسی طرح اپنی نگاہ عنایت سے محروم کر سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کوئی اپنا کاسۂ طلب اس منبع جود و عطا کے در پر جا کر پھیلائے تو سہی۔ کوئی گنبد خضریٰ کے مکیں کے در پر جا کر اپنا دکھ درد سنائے تو سہی۔ آج بھی آقائے دو جہاں ؐ کا لطف و کرم بزبان حال پکار رہا ہے:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

ختم نبوت پر قرآنی دلائل

دلیل نمبر ۱: حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شی علیما۔

(الاحزاب ۳۳، ۴۵)

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔"

خاتم النبیین کا معنی و مفہوم

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو **خاتم النبیین** کہہ کر یہ اعلان فرما دیا ہے کہ آپ ؐ آخری نبی ہیں، چنانچہ آپ ؐ کی اس جہاں میں تشریف آوری کے ساتھ سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک کسی کو نہ منصب نبوت پر فائز کیا

Marfat.com

جائے گا اور نہ ہی منصب رسالت پر۔

خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی متعدد اور متواتر احادیث میں خاتم النبیین کا یہی معنی متعین فرمایا ہے۔ اس کے بعد اب خاتم النبیین کے معنی و مفہوم میں کسی قسم کا نہ تو کوئی ابہام باقی رہتا ہے اور نہ ہی اب مزید کسی لغوی تحقیق کی گنجائش یا ضرورت ہے۔

چنانچہ اس تصور کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہ ؒ لکھتے ہیں کہ:

ومما ینبغی ان یعلم ان الالفاظ الموجوده فی القرآن والحدیث اذا عرف تفسیرھا وما ارید بھا من جھه النبی ﷺ لم یحتج فی ذالک الی استدلال باقوال اھل اللغه ولا غیرھم۔ (الایمان ۲۷۱)

"یہ جان لینا چاہیے کہ جب نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کی جانب سے قرآن اور سنت کے الفاظ کی تشریح و توضیح معلوم ہو جائے تو پھر ایسی صورت میں ماہرین لغت یا ان کے علاوہ دوسروں کے اقوال کی ضرورت نہیں رہتی۔"

احادیث مبارکہ تو الگ باب کے طور پر آئندہ آرہی ہیں لیکن اتمام حجت کے پیش نظر ہم آئمہ لغت، مفسرین، محدثین، فقہاء اور چند اکابرین امت کی تصریحات پیش کریں گے تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے کہ دور صحابہ سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے جمیع افراد خواہ وہ آئمہ لغت میں سے ہوں یا مفسرین میں سے، اسلاف میں سے ہوں یا اخلاف میں سے، اکابرین سے ہوں یا اصاغرین سے عوام الناس سے ہوں یا خواص سے ان سب کا خاتم النبیین کے معنی و مفہوم کی تعیین میں اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ آپ ؐ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ سلسلہ نبوت و رسالت اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے۔ اب قیامت تک نہ کوئی نبی پیدا ہو گا اور نہ ہی رسول۔ اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے، خواہ کسی معنی میں ہو۔ وہ کافر، مرتد، خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اس کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد اور جہنمی ہے۔

Marfat.com

آئمہ لغت کے ہاں لفظ خاتم کا معنی

امام اسماعیل بن حماد الجوہری المتوفی ۳۹۳ھ

والخاتم والخاتم بکسر التاء وفتحها والخیتام والخاتام کله بمعنی والجمع الخواتیم وخاتمه الشئی آخره ومحمد صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاء علیهم الصلوه والسلام۔ (الصحاح للجوہری ج ا، فصل الخاء)

"خاتم تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ خیتام اور خاتام ان سب (الفاظ) کا ایک ہی معنی ہے اور ان کی جمع خواتیم ہے اور کسی شے کے خاتمے سے مراد اس کا آخر ہے۔ اس معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء (یعنی آخری نبی) ہیں۔"

امام راغب اصفہانی المتوفی ۵۰۲ھ

و خاتم النبیین لانه ختم النبوه ای تممها بمجیه۔ (المفردات، کتاب الخاء)

"حضور ﷺ کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم فرمادیا۔ یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبوت تمام ہو چکی ہے۔"

علامہ ابن منظور المتوفی ۷۱۱ھ

و ختام القوم و خاتمهم و خاتمهم آخرهم و محمد صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاء علیه و علیهم الصلوه والسلام۔

"ختام القوم، خاتم القوم (بکسر التاء) اور خاتم القوم (بفتح التاء) ان سب کا

Marfat.com

معنی ہے۔ قوم کا آخری فرد۔ اسی نسبت سے حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا جاتا ہے (کیونکہ آپ بھی باعتبار بعثت گروہ انبیاء کے آخری فرد ہیں۔"

علامہ ابن منظور آگے لکھتے ہیں کہ:

والخاتم والخاتم (بکسر التاء و بفتحها من اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای آخرھم ومن اسمائہ العاقب ایضا ومعناہ اخر الانبیاء۔ (لسان العرب ج۔ ۱۲ حرف المیم فصل الخاء)

"خاتم اور خاتم (تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ یہ دونوں) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسماء میں سے ہیں اور قرآن مجید میں ہے محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی انبیاء میں سے آخری نبی۔ اس طرح عاقب بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسماء میں سے ہے۔ اس کا معنی بھی آخری نبی ہے۔"

علامہ الزبیدی المتوفی ۱۲۰۵ھ

ومن اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم الخاتم و الخاتم وھوالذی ختم النبوہ بمجیہ (تاج العروس ج ۸، فصل الخاء من باب المیم)

"خاتم اور خاتم (تا کی زیر کے ساتھ اور زبر کے ساتھ یہ دونوں) حضور ﷺ کے اسمائے مبارکہ ہیں۔ آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے تشریف لا کر (سلسلہ) نبوت کو ختم فرمادیا ہے۔"

Marfat.com

آئمہ تفسیر کے ہاں خاتم النبیین کا معنی

جملہ آئمہ تفسیر نے اکابر سے لے کر اصاغر تک خواہ وہ متقدمین سے ہوں یا متاخرین سے، سب نے آیت مذکورہ کی تشریح و توضیح اور تفسیر کرتے ہوئے **خاتم النبیین** کا معنی آخری نبی اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا ہی مراد لیا ہے۔ مثلاً:

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ المتوفی ۶۸ھ

ختم اللہ بہ النبیین قبلہ فلا یکون نبی بعدہ (تفسیر ابن عباس، آیت مذکورہ کی تشریح، ص ۲۶۲)

"**خاتم النبیین** کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم فرمادیا ہے۔ پس آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔"

امام المفسرین علامہ ابن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ

علامہ ابن جریر لکھتے ہیں کہ:

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین الذی ختم النبوہ فطبع علیھا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعہ۔ (تفسیر طبری، ج ۱۰، جزو ۲۲ ص ۱۲)

"لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور **خاتم النبیین** یعنی وہ ہستی جس نے (مبعوث ہوکر) سلسلہ نبوت ختم فرمادیا ہے اور اس پر مہر ثبت کردی ہے اور قیامت تک یہ کسی کے لیے نہیں کھلے گی۔"

علامہ ابن جریر آگے لکھتے ہیں کہ لفظ **خاتم النبیین** کی قرات کے بارے میں اختلاف یہ ہے کہ اگر **خاتم النبیین** بکسر التاء پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے۔

انہ الذی ختم الانبیاء

Marfat.com

"وہ ذات جس نے سلسلہ انبیاء ختم فرمادیا۔"

دوسری صورت میں اگر خاتم النبیین بفتح التاء پڑھا جائے تو اس کا معنی ہو گا:

انه آخر النبيين - (تفسیر طبری، ج ۱۰، جزو ۲۲، ص ۱۲)

"بے شک آپ آخری نبی ہیں۔"

امام محی السنہ بغوی شافعی المتوفی ۵۱۶ھ

ولكن رسول الله و خاتم النبيين ختم الله به النبوه - (تفسیر ھالم حاشیہ علی تفیر خازن، ج ۵، ص ۲۱۸)

"لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین - آپ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرمادی ہے۔"

علامہ زمخشری المتوفی ۵۲۸ھ

فان قلت كيف كان آخر الانبياء و عيسى ينزل فى آخر الزمان؟ قلت معنى كونه آخر الانبياء انه لاينباء احد بعده و عيسى ممن نبى قبله و من ينزل عاملا على شريعه محمد (ﷺ) مصليا الى قبلته كانه بعض امته - (تفسیر الکشاف، ج ۳، ص ۵۴۴، ۵۴۵)

"اگر آپ کہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں (یعنی قرب قیامت میں) نازل ہوں گے تو میں کہتا ہوں کہ آپ کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ (کی بعثت) کے بعد کوئی شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہیں ہو گا۔ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ (کی بعثت) سے قبل نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں گے اور انہی کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں

Marfat.com

گے۔ گویا کہ وہ آپ کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔"

علامہ ابن جوزی المتوفی ۵۹۷ھ

خاتم بکسرا التاء ممعناہ و ختم النبیین و من فتحھا فالمعنی آخر النبیین۔ (زادالمیسر فی علم التفسیر، ج ۴، ص ۳۹۳)

"لفظ خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے حضور ﷺ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرمادیا ہے اور اگر تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔"

امام فخرالدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ

و خاتم النبیین و ذالک لان النبی الذی یکون بعدہ نبی ان ترک شیا من النصیحہ و البیان یسندرکہ من یاتی بعدہ واما من لانبی بعدہ یکون اشفق علی امتہ و اھدی لھم واجری اذھو کو الدلولدہ الذی لیس لہ غیرہ من احد۔ (تفسیر کبیر جزو ۲۵، ص ۲۱۴)

"اور آپ آخری نبی ہیں (آپ کے بعد کوئی نبی نہیں) اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہو تا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا اور پھر بعد میں آنے والا اسے مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہو گا۔"

Marfat.com

امام قرطبی مالکی المتوفی ۶۷۱ھ

وخاتم قراعاصم وحده بفتح التاء بمعنی انهم به ختموا فهو کالخاتم والطابع لهم و قراء الجمهور بکسر التاء بمعنی انه ختمهم ای جاء آخرهم۔ (تفسیر قرطبی، ج ۷، جزو ۱۴، ص ۱۹۶)

"صرف عاصم (قاری) نے خاتم تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جس کا معنی ہے کہ ان (انبیاء) کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ پس آپ ان کے لیے مہر کی طرح ہیں (یعنی آپ نے سلسلہ انبیاء پر مہر ثبت کر دی ہے) جمہور نے خاتم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے۔ یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے۔"

علامہ بیضاوی شافعی المتوفی ۶۸۵ھ

وآخرهم الذی ختمهم او ختموا به....... ولا قدح فیه نزول عیسی بعده لانه اذا نزل کان علی دینه۔ (انوار التنزیل، ج ۲، ص ۲۴۷)

"آپ ﷺ (بعثت کے اعتبار سے) انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے (تشریف لا کر) ان کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی ہے اور .... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کے بعد (دوبارہ قرب قیامت میں) نازل ہونا آپ ﷺ کی ختم نبوت میں قادح نہیں ہے (کیونکہ انہیں آپ کی بعثت سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا گیا تھا) چنانچہ اب وہ حضور ﷺ کے دین اور شریعت کے متبع اور پیروکار کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

علامہ حافظ الدین نسفی المتوفی ۷۱۰ھ

وخاتم النبیین...... ای اخرهم یعنی لانبیاء احد

Marfat.com

بعدہ وعیسی ممن نبی قبلہ وعین ینزل عاملا علی شریعہ محمد ﷺ کانہ بعض امتہ۔ (مدارک التنزیل، تفسیر نسفی، ج ۳، ص ۳۰۶)

"خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں (بعثت کے اعتبار سے) آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو وہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل کریں گے اور حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔

علامہ علاؤ الدین بغدادی المتوفی ۷۲۵ھ

ختم اللہ بہ النبوہ فلا نبوہ بعدہ ای ولا معہ (تفسیر لباب التاویل فی ومعانی التنزیل، تفسیر خازن، ج ۳، ص ۴۷۰)

"اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت ختم فرمادی ہے۔ اب آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبوت ہے اور نہ اس میں (یعنی نبوت محمدی ﷺ) کسی قسم کی شراکت یا حصہ داری۔"

آگے:

وکان اللہ بکل شی علیما کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

ای دخل فی علمہ انہ لانبی بعدہ۔

"اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا۔"

علامہ ابو حیان اندلسی المتوفی ۷۵۴ھ

انہ ختمھم ای جاء آخرھم وروی عنہ علیہ السلام الفاظ تقتضی نصا انہ لانبی بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم والمعنی انہ یتنبا احد بعدہ ولا یرد

Marfat.com

نزول عیسی آخرالزمان لانه ممن نبی قبله و ینزل عاملا علی شریعه محمد صلی الله علیه وسلم مصلیاالی قبلته کانه بعض امته۔ (تفسیر بحرالمحیط' ج ۷' ص ۲۳۲)

"حضور ﷺ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ یعنی آپؐ سب انبیاء کے آخر میں تشریف لائے۔ آپؐ سے جو الفاظ روایت کیے گئے ہیں (متعدد متواتر احادیث کی صورت میں) وہ صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یعنی آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی آخری زمانہ میں آمد سے اس بات (یعنی حضور کی ختم نبوت) کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں' جنہیں اللہ تعالٰی نے بعثت مصطفوی ﷺ سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا تھا۔ اب وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کے تبع کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور آپ کے قبلہ کی طرف چہرہ کرکے نماز پڑھیں گے' گویا ان کی حیثیت حضور کے امتی کی ہوگی۔"

رئیس المفسرین علامہ ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ

فهذه الایه نص فی انه لانبی بعده واذا کان لانبی بعده فلا رسول بالطریق الاولی والاخری لان مقام الرساله اخص من مقام النبوه فان کل رسول نبی ولا ینعکس۔ (تفسیر ابن کثیر' ج ۳' ص ۴۹۳)

"پس یہ آیت کریمہ (ولکن رسول الله وخاتم النبیین) اس بارے میں نص ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب نبی کا آنا محال ہے تو رسول کا آنا بدرجہ اولی محال ہے کیونکہ منصب رسالت خاص ہے منصب نبوت سے۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔"

Marfat.com

امام ابن کثیر اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ختم نبوت اور آخری نبی ہونے پر متعدد احادیث پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وقد اخبر الله تبارك وتعالى فى كتاب ورسوله صلى الله عليه وسلم فى السنه المتواتره عنه وانه لا نبى بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده مخصو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تحرق و شعبذ واتى بانواع السحر والطلاسم والنيربجنيات۔ (تفسیر ابن کثیر' ج ۳' ص ۴۹۴)

"اور تحقیق آگاہ فرمادیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (آگاہ اس لیے فرمایا) تاکہ امت محمدیہ ﷺ جان لے کہ آپ کے بعد جو شخص بھی اس منصب (یعنی نبوت) کا دعویٰ کرے وہ کذاب و جھوٹا و بہتان طراز' مکار و دجال' گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ خواہ وہ فرق عادت واقعات' شعبدہ بازیاں اور کسی قسم کے غیر معمولی کرشمے اور جادوگری و طلاسم دکھاتا پھرے۔"

امام ابو سعود محمد بن محمد العمادی المتوفی ۹۵۱ھ

وخاتم النبيين اى كان آخرهم الذى ختبوا بسم وقرى بكسر التاء اى كان خاتمهم ولا يقرح فيه نزول وعيسى بعده لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينباء احد بعده وعيسى ممن نبى قبله۔ (تفسیر ابی السعود' ج ۴' ص ۱۰۴)

"خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ سب انبیاء کے آخر میں مبعوث ہوئے اور آپ نے سلسلہ نبوت پر مہر لگادی۔ خاتم تا کی زیر کے ساتھ' اس کا

Marfat.com

معنی ہے آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم فرمادیا۔ اب آپ کی بعثت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ختم نبوت کی تردید نہیں ہوتی۔ کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ رہا معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو وہ ان انبیاء میں شامل ہیں، جنہیں آپؐ کی بعثت سے پہلے منصب نبوت عطا کیا جا چکا ہے۔"

امام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

وکان اللہ بکل شی علیما منہ بان لا نبی بعدہ واذا نزل السید عیسی یحکم شریعتہ (تفسیر جلالین، ص ۳۵۵)

"اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے اور وہ جانتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور جب سیدنا حضرت عیسیٰؑ (دوبارہ) نازل ہوں گے تو وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کے متبع اور پیروکار ہوں گے۔"

علامہ نظام الدین نیشاپوری

علامہ نیشاپوری جو نویں صدی ہجری کے آخر کے اجل علماء میں سے تھے وہ لکھتے ہیں کہ:

لانبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومجیی عیسی علیہ السلام فی اخرالزمان لانیا فی ذالک ممن نبی قبل وھو یجبی علی شریعہ نبینا مغلیا الی قبلتہ وکانہ بعض امتہ۔ (تفسیر غرائب القرآن غائب الفرقان، حاشیہ تفسیر طبری، ج ۱۰ جز و ۲۲، ص ۱۵)

"حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کا آخر زمانہ قرب قیامت میں آنا اس کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے منصب نبوت پر فائز رہ چکے تھے۔ اب وہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت کے پیروکار کی حیثیت سے

Marfat.com

آئیں گے۔ آپ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں گے۔ جس طرح امت کے دیگر افراد کرتے ہیں۔"

علامہ اسماعیل حقی المتوفی ۱۱۳۷ھ

وقال اہل السنه والجماعه لانبی بعد نبینا لقوله تعالی ولکن رسول الله وخاتم النبیین وقوله علیه السلام لانبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکر النص و کذالک اوشک فیه لان الحجه تبین الحق من الباطل ومن ادعی النبوه بعد موت محمد (صلی الله علیه وسلم) لایکون دعوه الاباطلا۔ (تفسیر روح البیان ج ۷ 'جزو ۲۲ 'ص ۱۸۸)

"اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد اب کسی نبی کی بعثت نہیں ہوگی۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خود فرمادیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے تو اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا ہے۔ اس طرح جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حجت نے حق کو واضح اور روشن کر دیا ہے باطل سے اور جس نے محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا یہ دعویٰ کرنا سوائے باطل اور کفر کے کچھ نہیں۔"

علامہ قاضی ثناء اللہ المظہری پانی پتی المتوفی ۱۲۲۵ھ

قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ خاتم بفتح التاء کا معنی آخر اور خاتم بکسر التاء کا معنی ہے:

Marfat.com

الذی ختم النبیین حتی لایکون بعدہ نبی۔
"آپ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرمادیا ہے۔اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ:

ولا یقرح فیہ نزول عیسی بعدہ لانہ اذا ینزل یکون علی شریعتہ مع ان عیسی علیہ السلام صار نبیا قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم و ختم اللہ سبحانہ الاستنباء بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم و بقاء نبی سابق لاینافی ختم النبوہ۔ (تفسیر مظہری، ج ۷، ص ۳۵۰، ۳۵۱)

"حضرت عیسی علیہ السلام کا حضور ﷺ کے بعد نازل ہونا اس میں قادح نہیں ہے کیونکہ ان کی حیثیت حضور ﷺ کی شریعت کے متبع کی ہوگی۔ ساتھ یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعثت محمدی ﷺ سے قبل کے نبی ہیں۔ اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم فرمادیا ہے اور کسی سابق نبی کا باقی رہنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔"

علامہ شوکانی المتوفی ۱۲۵۵ھ

وقرا الجمھور خاتم بکسر القاء و قرا عاصم بفتحھا و معنی القراءہ الاولی انہ ختمھم ای جاء آخرھم و معنی القراءہ الثانیہ انہ صار کالخاتم لھم الذی یتختمون بہ۔ (تفسیر فتح القدیر، ج ۴، ص ۲۸۵)

(الفظ خاتم کی قرات کے بارے میں قرا حضرات کے مابین اختلاف ہے، چنانچہ) جمہور نے خاتم تا کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جبکہ عاصم نے تا کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ پہلی قرات کا معنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم

Marfat.com

فرمادیا ہے۔ یعنی آپ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے۔ اور دوسری قرات کا معنی ہے کہ آپ سابقہ انبیاء کے لیے مہر کی مانند ہیں، جس سے ان کا سلسلہ (یعنی سلسلہ نبوت) سربمہر ہو چکا ہے۔"

علامہ سید محمود آلوسی المتوفی ۱۲۷۰ھ

والمراد بالنبی ماھواعم من الرسول فیلزم من کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کونہ خاتم المرسلین و المراد بکونہ علیہ الصلوہ والسلام خاتمھم انقطاع حدوث وصف النبوہ فی احد من الثقلین بعد تحلیہ علیہ الصلوہ والسلام بھا فی ھذا النشاہ۔ (روح المعانی ج ۱۲، ص ۳۴)

"نبی کا لفظ عام ہے اور رسول خاص۔ اس لیے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ آپ خاتم المرسلین بھی ہیں، چنانچہ آپ کے خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ کے منصب نبوت و رسالت پر فائز ہونے کے بعد جن و انس میں سے اب کسی کو یہ منصب عطا نہ ہو گا۔"

علامہ آلوسی آگے لکھتے ہیں کہ:

وکونہ خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب و صدعت بہ السنہ و اجمعت علیہ الامہ فیکفر مدعی خلافہ۔ (روح المعانی، ج ۱۲، ص ۳۴)

"حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا ایسی حقیقت ہے جس کی تصریح خود کتاب اللہ نے کر دی ہے اور سنت نے اس کی توضیح و تشریح کر دی ہے اور اس مسئلہ پر اجماع امت ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف جو دعویٰ کرے گا، کافر قرار پائے گا۔ (لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا قرآن و سنت اور اجماع امت کا منکر ہے، چنانچہ وہ کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔)

Marfat.com

اکابرین امت کے ہاں خاتم النبیین کا معنی

آئمہ لغت و آئمہ تفسیر نے لفظ "خاتم النبیین" کا جو معنی و مفہوم مراد لیا ہے وہ پیش کرنے کے بعد اب ہم اختصار کے ساتھ اکابرین امت فقہا و محدثین کا موقف پیش کریں گے تاکہ یہ چیز اظہر من الشمس ہو جائے کہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ نے تشریف لا کر بعثت انبیاء کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ اس معنی پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے۔ بلکہ امت کا یہ بھی اجماعی فیصلہ ہے کہ آپ کے بعد دعوئی نبوت کفر و ارتداد اور کذب و افترا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تو مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔

امام ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت المتوفی ۱۵۰ھ

وتنبا رجل فی زمن ابی حنیفہ رحمہ اللہ و قال امھلونی حتی اجیئی بالعلامات وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ من طلب منہ علامہ فقد کفر لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی۔ (مناقب الاعظم ابی حنیفہ، ج ۱، ص ۱۶۱، باب ۷، من طلب علامہ من المتنبی فقد کفر)

"حضرت امام ابو حنیفہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعوئی کیا اور

Marfat.com

اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تاکہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں' حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا (جو شخص حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بھی کافر ہے اور) جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

امام ابو جعفر طحاوی المتوفی ۳۲۱ھ

وکل دعوہ بعدہ علیہ السلام بغی وھوی۔ (العقیدہ السلفیہ ص ۱۴)

"حضور علیہ السلام کے بعد ہر قسم کا دعویٰ نبوت بغاوت و گمراہی اور خواہش نفس کی پیروی ہے۔"

اس کے بعد امام طحاوی ائمہ سلف خصوصاً "امام ابو حنیفہ' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمتہ اللہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے' اس کے نبی اور محبوب ہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ سید الانبیاء' سید المرسلین اور رب العالمین کے محبوب ہیں۔" (شرح الطحاویہ فی العقیدہ السلفیہ ص ۱۰۲' ۱۰۰' ۹۶' ۸۷' ۱۵)

علامہ ابن حزم اندلسی المتوفی ۴۵۶ھ

وکذلک من قال...... ان بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا غیر عیسی ابن مریم فانہ لایختلف اثنان فی تکفیرہ۔ (الملل و النحل' ج ۳' ص ۲۴۹' کتاب الایمان فصل الکلام فی من یکفر ولا یکفر)

"اسی طرح جو یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے' سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے تو ایسے شخص کو کافر قرار دینے میں دو مسلمانوں میں بھی اختلاف نہیں ہے۔ (یعنی یہ امت کا متفقہ اور اجماعی موقف ہے۔)

Marfat.com

دوسرے مقام پر علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ:

وان الوحی قد انقطع مذمات النبی صلی اللہ علیہ وسلم برہان ذلک ان الوحی لایکون الا الی نبی وقد قال عزوجل ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (المحلی، ج ۱، ص ۲۶، مسائل التوحید مسئلہ نمبر ۴۴)

"بے شک نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد نزول وحی منقطع ہو گئی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ وحی کا نزول صرف نبی پر ہوتا ہے اور جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔" (یعنی جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔)

ایک اور جگہ علامہ اندلسی فرماتے ہیں کہ:

وانہ علیہ السلام خاتم النبیین لانبی بعدہ برہان ذلک قول اللہ تعالی (ما کان محمد------ الی آخر الایہ) (المحلی ج ۱، ص ۹، مسئلہ ۱۱)

"بے شک نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دلیل اس کی فرمان باری تعالیٰ ہے۔ ما کان محمد-----الی اخر الایہ۔

امام غزالی المتوفی ۵۰۵ھ

ان الامتہ فہمت بالاجماع من ہذا اللفظ ومن قرائن احوالہ انہ افہم عدم النبی بعدہ ابدا و عدم رسول ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص فمنکر ہذا الایکون منکر الاجماع۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۱۴)

"بے شک تمام امت محمدیہ ﷺ نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لانبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے یہی سمجھا ہے کہ آپ کے بعد کبھی بھی نہ کوئی

Marfat.com

نبی ہو گا اور نہ رسول۔ نیز یہ کہ اس میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے نہ تخصیص۔ پس اس کا منکر اجماع امت کا منکر ہے۔"

امام غزالیؒ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ جو شخص خاتم النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ کس تخصیص کی طرف پھیرے تو:

لا یمنع الحکم بتکفره لانه مکذب لهذا النص الذی اجمعت الدمه علی انه غیر موول ولا مخصوص۔ (فتاویٰ رضویہ ۶، ۵۷-۵۸، بحوالہ الاقتصاد فی الاعتقاد)

"ایسے شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی ممانعت نہیں کیونکہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا ہے جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔"

قاضی عیاض شافعی المتوفی ۵۴۴ھ

اولن ادعی النبوه لنفسه اوجوزا کتابها والبلوغ الصفاء القلب الی مرتبتها..... وکذالک من ادعی منهم انه یوحی الیه وان لم یدعی النبوه.... فهوء لاء مکهم کفار و کذبون للنبی صلی الله علیه وسلم لانه اخبر النبی صلی الله علیه وسلم وانه خاتم النبیین لا نبی بعده واخبر عن الله تعالی انه اتم النبیین وانه رسل کافه للناس واجمعت الامه علی حمل هذا الکلام علی ظاهره وان مفهوم المراد منه دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر هولاء الطوائن مکها قطعا واجماعا وسمعا۔ (الشفاء ۲، ۱۰۷، ۱۰۷، باب ۳ فصل ماهو من القالات کفر)

Marfat.com

"یا جو شخص (حضور ﷺ کے بعد) نبوت کا دعویٰ کرے یا سمجھے کہ (ریاضت و مجاہد کے ذریعے) کوئی اسے حاصل کر سکتا ہے اور صفاء قلبی سے منصب نبوت پا سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اگرچہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے پس ایسے سب مدعیان کافر ہیں اور تاجدار کائنات کی تکذیب کرنے والے ہیں' کیونکہ آپ ﷺ نے باخبر کردیا کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی اور آپؑ نے من جانب اللہ (ہمیں) آگاہ فرمادیا ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ بے شک اللہ نے آپ کو تمام کائنات انسانی کی طرف مبعوث کیا ہے (قرآن و سنت کے علاوہ) تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔ اور ان الفاظ کا جو ظاہری مفہوم ہے۔ بالکل وہی بغیر کسی تاویل و تخصیص کے حرام ہو گا۔ (جو لوگ اس کا خلاف کریں) قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے ان (سب) کے کفر میں کوئی شک نہیں۔"

امام نجم الدین عمر نسفی

امام نسفی فرماتے ہیں کہ:

واول الانبیاء ادم واخرهم محمد صلی الله علیه وسلم۔ (عقائد نسفیه 'ص ۹۹' بیان فی ارسال الرسل)

"انبیاء میں سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ۔"

علامہ سعد الدین تفتازانی المتوفی ۷۹۱ھ

علامہ تفتازانی اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وقد دل کلامه و کلام الله المنزل علیه انه خاتم النبیین وانه مبعوث الی کافه للناس بل الی الجن

Marfat.com

والانس ثبت انه آخر الانبیاء۔ (عقائد نسفیہ' ص ۹۹ بیان فی ارسال الرسل)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام (حدیث مبارکہ) اور کلام الٰہی جو آپ پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ہے اور آپ تمام کائنات انسانی بلکہ تمام جن و انس کی طرف (رسول بن کر) مبعوث ہوئے ہیں۔ (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں۔"

علامہ تفتازانی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو گا پھر آپ' آخری نبی کیسے ہوئے' فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور اب وہ حضور ﷺ کی شریعت کے تبع اور آپ کے خلیفہ کی حیثیت سے آئیں گے اور دوسرے لوگوں کی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ (عقائد نسفیہ' ص ۹۹' بیان فی ارسال الرسل)

محمد شہاب الکردری المتوفی ۸۲۷ھ

واما الایمان بسیدنا علیه الصلوه والسلام فیجب بانه رسولنا فی الحال و خاتم الانبیاء والرسل فاذا امن بانه رسول ولم یومن بانه خاتم الرسل لاینسخ دینه الی یوم القیامه لایکون مومنا و عیسی علیه الصلوه والسلام ینزل الی الناس وید عوا الی شریعته و هو وسائق لامته الی دینه۔ (فتاویٰ بزازیہ' کتاب السیر' باب فی المرتد' ج ۶)

"حضور علیہ السلام پر ایمان لانا یہ واجب کرتا ہے کہ (ہم اعتقاد رکھیں) آپ ' آج بھی ہمارے رسول ہیں اور سلسلہ انبیاء و رسل کو ختم فرمانے والے ہیں' اگر کوئی شخص یہ ایمان رکھے کہ آپ' اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ایمان نہ رکھے کہ

Marfat.com

آپ آخری رسول ہیں (اسی طرح اگر کوئی شخص یہ اعتقاد بھی نہ رکھے کہ) تاقیامت آپ کا دین منسوخ نہیں ہوگا تو وہ مومن نہیں (ہمارا یہ اعتقاد بھی ہونا چاہیے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ اسلام لوگوں کی طرف نازل ہوں گے اور انہیں شریعت مصطفوی ﷺ کی طرف بلائیں گے اور وہ آپ کی امت کو آپ کے دین (پر عمل پیرا ہونے) کی رغبت دلائیں گے۔"

امام ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

وفضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی سائر النبیین وان اللہ خاتم بہ المرسلین واکمل بہ شراع الدین۔ (فتح الباری شرح بخاری ۶: ۵۶۹، کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ پر بعثت رسل کا سلسلہ ختم کردیا اور آپ کے ذریعے شریعت کی تکمیل کر دی۔"

امام قسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ

و خاتم النبیین ای اخرھم الذی ختمھم او ختموا بہ۔ (ارشاد الساری شرح بخاری ۶:۲۱ کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

"خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپ سب سے آخر میں تشریف لائیں آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم فرمادیا اور اس پر مہر لگادی۔"

علامہ ابن نجیم حنفی المتوفی ۹۷۰ھ

اذا لم یعرف ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔ (الاشباہ و النظائر ۱:۲۹۶، الفن الثانی کتاب السیر باب الردۃ)

Marfat.com

"اگر کوئی شخص یہ نہ جانے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ ضرورت دین میں سے ہے"۔ علامہ ابن نجیم دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

انہ یکفر بہ...... بقولہ لااعلم ان ادم علیہ السلام نبی اولاد ولو قال امنت بجمیع الانبیاء علیہم السلام بعدم موقہ ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء عند البعض۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۵: ۱۳۰ کتاب السیر باب احکام المرتدین)

"اس شخص کو کافر قرار دیا جائے گا جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ اسلام پہلے نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ آخری نبی اگرچہ وہ یہ کہتا پھرے کہ میں تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہوں۔"

علامہ موصوف اس کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ انا رسول اللہ (میں اللہ کا رسول ہوں) تو اسے بھی کافر قرار دیا جائے گا۔"

امام عبدالوھاب شعرانی المتوفی ۹۷۳ھ

اعلم ان الاجماع قد انعقد علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کما انہ خاتم النبیین (الیواقیت والجواہر ۲:۳۷، مبحث ۳۵)

"جان لو! امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور ﷺ نے سلسلہ رسل ختم فرمادیا ہے۔ جس طرح آپ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمایا ہے۔"

علامہ شعرانی، شیخ ابن عربی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیخ نے فتوحات نے فرمایا ہے کہ:

ھذا باب اغلق بعد موت صلی اللہ علیہ وسلم فلا یفتح لاحد الی یوم القیامہ۔ (الیواقیت والجواہر ۲:۳۷، مبحث

Marfat.com

(۳۵

"یہ (وحی نبوت کا) باب حضور ﷺ کے وصال کے بعد بند ہو چکا ہے اب قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔"

ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۶ھ

ودعوى النبوه بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع۔ (شرح فقہ اکبر، ص ۲۰۲، المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر)

"ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے۔"

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی المتوفی ۱۰۶۹ھ

نكفر ادعى نبوه احد فانه خاتم النبيين بنص القرآن والحديث فهذا تكذيب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم۔ (نسیم الریاض فی شرح الشفاء، ج ۴، ص ۵۰۶، فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر)

"(حضور ﷺ کے بعد) جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا، ہم اسے کافر قرار دیں گے۔ بے شک آپؐ سلسلہ انبیاء کو ختم فرمانے والے ہیں۔ قرآن و سنت نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ پس (مدعی نبوت) اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے۔" (چنانچہ وہ قرآن و سنت کا منکر اور کافر ہے)

امام زرقانی مالکی المتوفی ۱۱۲۲ھ

ولكن رسول الله وخاتم النبيين اى اخرهم الذى ختمهم او ختموا به۔ (شرح زرقانی علی المواھب الدنیہ، ج ۵، ص ۲۶۷، کتاب المعجزات والخصائص القسم الرابع)

"آپؐ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آخری نبی جنہوں نے سلسلہ نبوت ختم فرما دیا ہے اور اس پر مہر لگا دی ہے۔"

Marfat.com

فتاویٰ عالمگیری

فتاویٰ عالمگیری وہ معتبر اور مستند کتاب ہے جسے بارہویں صدی ہجری میں اجل علماء کے ایک بورڈ نے اورنگزیب عالمگیر شہنشاہ ہند کی ہدایت پر مدون کیا تھا اس میں ہے کہ:

اذالم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء علیہم وعلی نبینا علیہ السلام فلیس بمسلم۔ (فتاویٰ عالمگیری ۲ کتاب السیر فی احکام المرتدین)

"جو شخص یہ نہ جانے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے۔"

--- وکذالک لوقال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیہ من پیغمبرم یریدبہ من پیغام برم یکفر۔ (فتاویٰ عالمگیری' ج ۲ کتاب سیرباب فی احکام المرتدین)

"......اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں (اور اسکی) مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تو اسے کافر قرار دیا جائے گا۔"

امام احمد رضا خان بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"حضور پر نور خاتم النبیین' سید المرسلین صلی اللہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے' کافر مرتد ملعون ہے۔ آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وحدیث متواترہ لانبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفا۔ خلفا۔ یہی معنی سمجھے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے۔ حضور ﷺ کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنی

Marfat.com

محال ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج ٦، ص ٥٧، کتاب السیر رسالتہ المبین ختم النبیین)

دوسری جگہ ضروریات دین کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ:

"ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یوں ہی ان میں شک وشبہ اور احتمال ماننا بھی کفر ہے۔ یوں ہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج ٦ ص ٥٧)

اعلیٰ حضرت، امام عبدالغنی نابلسی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام نابلسی نے اپنی کتاب "شرح الفرائد" میں لکھا ہے:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اوبعدہ یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین واخر المرسلین وفی السنتہ العاقب لانبی بعدی واجمعت الامہ علی ابقاع ھذا الکلام علی ظاہرہ وھذہ احدی المسائل المشہورہ التی کفرنا بھا الفلاسہ لعنھم اللہ۔" (فتاویٰ رضویہ ج ٦، ص ٥٧)

"ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین اور آخر المرسلین ہیں۔ اور حدیث میں فرمایا کہ میں پچھلا نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے۔ یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ کہ ان مشہور مسئلوں میں سے جن کے سبب ہم، اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو۔ اللہ تعالیٰ اپنی لعنت کرے۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک جتنے بھی اکابرین امت گزرے میں ان سب کی تصریحات، تشریحات اور دلائل واقوال سے ثابت ہو گیا کہ امت نے خاتم النبیین کا مطلب ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک ہر قسم کی نبوت ورسالت کا سلسلہ بند ہے۔ اس لیے حضور ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت ورسالت کا دعویٰ کرے اور پھر اس دعویٰ کے بارے میں کتنی ہی تاویلیں

Marfat.com

کیوں نہ کرے اپنی نبوت کو ظلی' بروزی' لغوی ثابت کرنے کے لاکھ جتن کرے مگر اسے کافر' مرتد اور زندیق ہی سمجھا جائے گا اور صرف اسے ہی نہیں بلکہ اسے سچا ماننے والوں کو بھی اس دائرہ میں شامل کیا جائے گا۔ حتی کہ جو اس دجال اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک بھی کرے اسے بھی خارج از اسلام قرار دیا جائے گا۔ ایسے مردود لوگ دراصل اپنے کفر والحاد کو چھپانے کے لیے دجل و تلبیس کے سنہرے جال بنتے اور بے سروپا تاویلوں کا سہارا لیتے ہیں۔ مگر صلحائے امت اور علمائے ربانی کے دلائل و براہین کے سامنے ان کے یہ سارے پھندے وجال تار عنکبوت سے بھی کمزور ثابت ہوتے ہیں۔

علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۳۵۲ھ

علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ (المتوفی ۱۳۵۲ھ) اپنے رسالہ "خاتم النبیین ﷺ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"----- زمانہ سابق میں نئے نبی کی آمد کے بعد بھی گزشتہ نبی کی نبوت اگرچہ بحال رہتی تھی۔ تاہم یہ بات صادق آتی تھی کہ ایک اور نبی آ پہنچا اور عہد نبوت از سرنو تازہ ہو گیا۔ بخلاف زمانہ خاتم الانبیاء کے کہ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس لیے فرمایا: وخاتم النبیین۔ یعنی آپؐ اشخاص انبیاء کے خاتم اور آخری فرد ہیں (کہ علم الٰہی میں انبیاء کی جو تعداد مقرر تھی وہ آپؐ کی تشریف آوری سے پایہ تکمیل کو پہنچ گئی اور انبیاء کرام کی گنتی ایک ایک کر کے پوری ہو گئی اور (جب آپؐ کی آمد سے انبیاء کرام کی تعداد ختم ہو چکی تو) اس سے خود بخود لازم آتا ہے کہ آپؐ سلسلہ نبوت کے بھی خاتم ہوں اور چونکہ خاتم نبوت کی تجدید نہیں ہو گی۔ اس لیے اب قیامت تک آپؐ ہی کی نبوت دائم و قائم رہے گی۔

اور اب یہ احتمال بھی باقی نہ رہا کہ آپؐ نبوت مستقلہ کے لیے تو خاتم ہوں' مگر آپؐ کی پیروی سے نبوت جاری رہے۔ نہیں! بلکہ آپؐ تو اشخاص انبیاء کے خاتم اور ان کی تعداد کے تکمیل کنندہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی شخصیت کے لحاظ سے جدا جدا وجود رکھتے ہیں۔ یعنی ان کی نبوت خواہ بلاواسطہ ہو یا (بالفرض) بواسطہ اتباع ہو۔ بہرصورت ہر

Marfat.com

ایک کی اپنی شخصیت دوسرے سے ممتاز اور جداگانہ رہے گی۔ یہ تو نہیں ہوگا کہ اتباع کی صورت میں ان کا شخصی تغایر کالعدم اور نظر سے ساقط ہو جائے، نہیں بلکہ وہ تعداد میں جتنے تھے، اتنے ہی رہیں گے۔ اور نص قرآن اسی تعداد کے ختم ہونے اور اسی سلسلہ کے اختتام کا اعلان کرنے کی غرض سے نازل ہوتی ہے اور اس نے کہیں بھی تقسیم نبوت سے تعرض نہیں کیا اور بتایا ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک نبوت بالاصالتہ (بلاواسطہ) اور دوسری نبوت بواسطہ اتباع۔ پس قرآن کے صریح منطوق کو چھوڑ دینا اور جو چیز اس کی نظر میں ناقابل اعتبار ہے، اس کا اعتبار کرنا قرآن کو اس کے مقصد و مدعا سے خالی کرنا (اور اسے اپنے خود تراشیدہ معنی پہنانا) ہے جو سب سے بڑا الحاد ہے۔

علماء نے کہا ہے کہ ارشاد خداوندی "وخاتم النبیین" حق تعالیٰ کی جانب سے وصیت ہے اور اہل جہان کو آگاہ اور متنبہ کرنا ہے کہ یہ پیغمبر آخری پیغمبر ہے۔ اور آخری حجت ہے جو پوری کر دی گئی، آپؐ کا دین آخری دین اور آخری پیغام الٰہی ہے، ایسا نہ ہو کہ اس سے بھی محروم رہ جاؤ۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی قوم کا مقتدا اور رئیس یوں کہے کہ "یہ میری تم سے آخری بات اور آخری عہد و وصیت ہے ایسا نہ ہو کہ اس کو ضائع کر ڈالو اور پھر وقت ہاتھ سے نکل جائے۔" اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ آپؐ رسول تو اپنی امت کے لیے ہیں اور خاتم انبیاء سابقین کے لیے۔ اور یہ نکتہ جو علماء نے ارشاد فرمایا ہے، نہایت لطیف ہے، اور اس سے آیت کا باہمی ربط واضح ہو جاتا ہے کہ آپؐ کے بعد کسی نبی کا انتظار مت رکھو۔

-----اور جب کسی کام کا صاحب اختیار مالک خود ہی فیصلہ کر دے کہ فلاں سلسلہ، جو فلاں حد سے شروع ہوا تھا، ہم اسے فلاں حد پر ختم کر دیں گے۔ اب اگر کوئی شخص اس مقررہ حد کے بعد بھی تاویل و تحریف کے ذریعہ اس سلسلہ کا جاری رہنا تجویز کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ اس مالک مختار سے معارضہ اور مقابلہ کرتا ہے اور اس کے کلام کا مذاق اڑاتا ہے، اور یہ سرکش خود اسی کے روبرو اس کے کلام کے ایسے خود تراشیدہ معنی بیان کرتا ہے جو اس کے مقصود و مدعا کی عین ضد ہیں۔

-----پس (ارشاد خداوندی کے مطابق) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کا زمانہ اجرائے

Marfat.com

نبوت کا دور تھا۔ (اس لیے انبیاء کرامؑ یکے بعد دیگرے تشریف لاتے رہے۔) اور خاتم الانبیاء ﷺ پر وہ دور ختم ہو چکا اور زمانہ آخر تک آپ کی نبوت کے ذیل میں شامل ہو گیا۔ (الغرض جب نبوت محض عطیہ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ خود اعلان کر چکا کہ محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم کیا جاتا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی شخص اس منصب پر فائز نہیں ہو گا' اس صریح اعلان کے بعد بھی جو شخص اجرائے نبوت کا مدعی ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ سے مناقشہ کرتا ہے کہ نبوت کی فلاں قسم تو ابھی باقی تھی۔ (نعوذ باللہ) آپ نے غلط فہمی سے مطلقاً ختم نبوت کا اعلان کر دیا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کسی کام کے ختم کرنے میں صاحب اختیار کے ساتھ مناقشہ کیوں؟ آخر وہ کس وقت ختم کرتا؟ اور کس کے مشورے سے کرتا؟ جب مالک مختار اور حکیم مطلق کی جانب سے سلسلہ نبوت کے بالکلیہ اختتام کا اعلان ہو چکا تو) اس کے بعد یہ سوال کرنا (کہ نبوت کیوں ختم ہو گئی؟ اور یہ کہنا کہ وہ دین تو لعنتی دین ہے جس میں نبوت کا سلسلہ جاری نہ ہو) یہ ٹھیک اسی طرح کی کٹ حجتی ہے جو حدیث میں مذکور ہے کہ لوگ ہر بات میں بیہودہ سوالات کیا کریں گے۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ ساری چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں' اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

------اور کسی کام کی انتہا کبھی تو فقدان قابل کے سبب ہوتی ہے (کہ اب کوئی ایسا آدمی میسر نہیں آتا جو اس کام کو کرنے کی صحیح اہلیت رکھتا ہو' اس لیے مجبوراً وہ کام بند کر دینا پڑتا ہے اور) یہ نقص ہے اور کبھی کام کی انتہا بہ سبب ارادہ فاعل کے ہوتی ہے کہ وہ اس کام کو نقطہ کمال تک پہنچا کر ختم کر دینا چاہتا ہے اور یہ (نقص نہیں بلکہ عین) کمال ہے۔ (چنانچہ ختم نبوت کے مسئلہ میں یہی دوسری صورت پیش آتی ہے کہ نبوت کو اس کی معراج کمال تک پہنچا کر اسے آنحضرت ﷺ کی ذات عالی پر ختم کر دیا گیا۔)

-----شاگرد کا استاد کے علم کو سیکھ لینا اور اپنی فطری استعداد کے مطابق اس سے کمالات کا استفادہ کرنا اہل جہان کی عادت ہے' اسی طرح مرید کا مرشد سے استفادہ کرنا بھی موجود و معلوم ہے' لیکن یہ صورت کہ کسی شخص میں نبوت منعکس ہو جائے اور صحبت و ریاضت اور کمال اتباع کی بدولت اسے مقام نبوت حاصل ہو جائے' یہ ایک لایعنی دعویٰ ہے جس سے دین سماوی کی پوری تاریخ ناآشنا ہے' محض لفاظی ہے جو مفہوم و معنی سے

Marfat.com

عاری ہے' خالی عنوان جس کے تحت کوئی معنون نہیں اور نہ اس پر کوئی واقعی حکم مرتب ہو سکتا ہے' اس کی مثال ایسی سمجھئے کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بادشاہ کا ظل و بروز ہے اور ------ اس "بروزی اتحاد" کی وجہ سے اسے بادشاہ کا نام و مقام حاصل ہو گیا ہے۔ (لہٰذا شاہی محلات و حشم و خدم اب اس کے زیر تصرف ہیں اور ملک کا تمام نظم و نسق اب بادشاہ کے بجائے اس کے سپرد ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص واقعۃ "بادشاہ کا محب و عاشق نہیں کہلائے گا' بلکہ اسے سرکش' غدار اور باغی تصور کیا جائے گا' اور وہ سزائے بغاوت کا مستحق ہو گا۔ اور اپنے کیفر کردار کو پہنچ کر رہے گا۔ (ٹھیک اسی طرح جو شخص آنحضرت ﷺ سے ظلی اتحاد کا دعویٰ کر کے نبوت کے نام و مقام اور حقوق کو اپنی طرف منسوب کر کے یہ کہے کہ اب میں محمد رسول اللہ ہوں' رحمۃ للعالمین ہوں' اور تمام دنیا کی نجات آنحضرت ﷺ کی پیروی کے بجائے اب میری اتباع میں منحصر ہے' ایسا شخص اگر پاگل اور دیوانہ نہیں تو اسلام کا غدار اور محمد ﷺ کا باغی ہے اور وہ جرم بغاوت و ارتداد کی بناء پر قتل کا مستحق ہے)

-----اور معلوم رہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ سے استفادہ کے ذریعہ نبوت کا جاری ہونا اس آیت کریمہ میں عزبیت کے لحاظ سے بھی باطل ہے----- کیونکہ صرف لکن "قصر قلب" کے لیے آتا ہے اور اس کا مابعد' ماقبل کے بدل میں واقع ہوتا ہے' اور وہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان تبادل اور تدافع شرط ہے تاکہ بدل اور مبدل منہ جمع نہ ہو جائیں۔ جیسا کہ کتب نحو و معانی میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے------ آیت کریمہ میں "لکن" سے ماقبل ابوت کی نفی ہے اور "لکن" کے بعد ختم نبوت کا اثبات ہے اور اہل فہم پر مخفی نہیں کو ابوت اور ختم نبوت کے درمیان بلاواسطہ کوئی تدافع نہیں کہ موخر الذکر' اول الذکر کے بدل میں واقع ہو سکے اور "لکن" کے استعمال کی شرط پوری ہو جائے' بلکہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں' پس آیت کی تفسیر وہی ہے جو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ یعنی ابوت سے اجرائے نبوت کا وہم ہو سکتا تھا' اس لیے ابوت کی نفی کر کے اس کے بدل میں ختم نبوت کو رکھا گیا۔ کیونکہ سنت سابقہ کے مطابق بقائے ابوت اور ختم نبوت کے درمیان ایک طرح کا تدافع تھا۔ خوب سمجھ لو۔

Marfat.com

.....نبوت در حقیقت انبیاء کرام کی تکمیل ذات کے لیے نہیں ہوتی' کیونکہ تکمیل ذات تو ولایت ہے جو نبوت کا ایک ذیلی شعبہ ہے بلکہ نبوت یا تو تشریع کے لیے ہوتی ہے' یا شریعت کی حفاظت و بقا اور امت کی سیاست اور نگہداشت کے لیے۔ (یہ نکتہ ملحوظ رکھ کر غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد نبوت کی ضرورت ہی ختم ہو چکی' کیونکہ) یہاں شریعت خود اوج کمال تک پہنچ چکی ہے (چنانچہ اعلان فرمادیا گیا: الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ:۲) اور شریعت کی بقاء و حفاظت کی کفالت خود حضرت حق جل شانہ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے' چنانچہ ارشاد ہے: انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر:۹) لہٰذا اب نہ تشریع کے لیے اجرائے نبوت کی ضرورت رہی۔ نہ شریعت کی حفاظت کے لیے۔ چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ واقعہ میں بھی وہ محفوظ ہے۔ (رہی سیاست امت تو وہ خلفاء کے سپرد ہو چکی ہے) اور تکمیل نفسی کا شعبہ ولایت ہے۔ (جو اولیاء امت کے سپرد کیا جا چکا۔ الغرض آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی منصب ایسا باقی نہ رہا جس کے لیے کسی نئے نبی کی ضرورت ہو۔)

.....اور شاید لفظ "ختم" کا استعمال عرف لغت میں اشخاص کے ساتھ زیادہ مناسب ہے اور لفظ "انقطاع" وصف رسالت و نبوت کے ساتھ انسب ہے' نہ کہ اشخاص کے ساتھ۔ لفظ "ختم" ماقبل کے امتداد کو چاہتا ہے اور یہ امر "انقطاع" کے مفہوم میں معتبر نہیں۔ پس قرآن نے فرمایا کہ (وہ) اشخاص (جنہیں نبی کہا جاتا ہے) ختم ہو لیے (اور ان کی فہرست مکمل ہو گئی) اور حدیث نے بتایا کہ یہ عہدہ ہی باقی نہیں رہا' یا یوں کہو کہ یہ منصب بند کر دیا گیا' چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے:

ان الرساله والنبوه قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی)

"بے شک رسالت و نبوت منقطع ہو چکی' پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا' نہ نبی۔"

عالم کی موجودہ صورت نہ تو ابتداء ہی سے کامل پیدا کی گئی ہے اور نہ تماثل ادوار واکوان سے ظہور پذیر ہوتی' بلکہ بطور تربیت تمہید سے مقصود کی جانب ترقی ہوتی رہی' جیسا

Marfat.com

کہ جواہر و احجار، نباتات و اشجار اور حیوانات و انسان میں مشاہد ہے۔ چونکہ مخلوق کا آغاز نفس واحدہ سے کیا گیا اور پھر اسے عروج و کمال تک پہنچایا گیا، تو اس سے معلوم ہوا کہ کامل ترین ذات حضرت خاتم النبیین ﷺ کو کامل ترین دور ہی میں لایا جائے گا، نہ کہ اس کے برعکس اور جس طرح کہ عالم کی ابتداء آدم صوری و زمانی سے ہوتی ہے، نہ کہ کسی اعتباری و اضافی سے، اسی طرح انتہاء بھی ایسے خاتم پر ہوتی چاہیے جو صورۃ و معنی دونوں طرح کا خاتم ہو...... یعنی اس کے بعد اصل نبوت اور کمال نبوت دونوں کا انقطاع ہو جائے نہ کہ وہ فقط اضافی و معنوی خاتم ہو، او یہی مدعا ہے حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں اللہ تعالیٰ کے ہاں "خاتم النبیین" لکھا ہوا تھا۔ جبکہ حضرت آدم ہنوز آب و گل میں تھے۔" مراد یہ کہ آغاز کار ہی سے یہ امر ملحوظ تھا کہ سلسلہ نبوت کا اختتام مجھ پر ہوگا، زمانہ کے اعتبار سے بھی اور کمال کے اعتبار سے بھی، اب اگر آپ کی خاتمیت کو حقیقی نہیں بلکہ اضافی فرض کریں تو آدم علیہ السلام سے تقابل فوت ہو جاتا ہے، اور حدیث بے ربط ہو جاتی ہے اور یہ مضمون احادیث میں بار بار آیا ہے۔

-----اور مخفی نہ رہے کہ آنحضرت ﷺ نے نبوت کے تمام دائرہ کو اور اس کے مقام و مسافت کو اول سے آخر تک طے فرمایا ہے، اور اسی بناء پر اول و آخر میں ظہور فرمایا اور آپ اس تمام دورہ پر حاوی ہوئے، اندریں صورت کسی شخص کا آپ کے بعد آنا اگرچہ آپ سے استفادہ کے ذریعہ آئے۔ آپ کے حق میں ایک نقص ہے، گویا آپ بذات خود اس مرحلہ کو طے نہیں کر سکے۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ غبی شقی قادیانی اس سے محروم رہا ہے۔

----اور یہ امر بھی سمجھ لینا چاہیے کہ لفظ "ختم" کے مدلول کا تعلق ما قبل سے ہے، نہ کہ مابعد سے ----- پس مدلول آیت کے مطابق آنحضرت ﷺ کا جو تعلق انبیاء کرام سے ہے وہ تمام تر خاتمیت کا تعلق ہے، اور یہ تعلق انبیاء سابقین سے ہے نہ کہ بعد میں آنے والے نبیوں سے اور انبیاء سابقین کو آپ کی زیر سیادت رکھا گیا کیونکہ کسی پیشرو کا بعد میں آنے کی اتباع کرنا موخرالذکر کی سیادت و کمال کو زیادہ واضح کرتا ہے۔ یہ بہ نسبت اس کے برعکس (کہ بعد میں آنے والے اپنے پیشرو کی اتباع کیا ہی کرتے ہیں۔ الغرض انبیاء سابقین

Marfat.com

بمنزلہ رعیت کے ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ بمنزلہ سلطان الانبیاء کے ہیں) اور قاعدے کی بات ہے کہ رعیت پہلے سے موجود ہوتی ہے' تب سلطان ان کے بعد آتا ہے۔ جیسا کہ شب معراج میں انبیاء کرام بیت المقدس میں جمع ہونے کے بعد نماز کے لیے امام کے منتظر تھے' غرضیکہ جو چیز اجتماع کا مقتضا ہو وہ اجتماع کے بعد ہوتی ہے' نہ کہ اس سے قبل----- چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ میں بھی یہی ہوا کہ سامان پہلے سے مہیا کیا گیا' اور خلیفہ بعد میں لایا گیا۔

------ جاننا چاہیے کہ حق طلبی' حق پسندی اور حق نیوشی کا طریقہ یہ ہے کہ کلام معجز نظام کے قیود' کلام ملک علام سے ہی لیے جائیں' بلکہ ہر ایک حاضر الحواس متکلم کے کلام میں یہی طریقہ ہے' اپنی جانب سے اتباع ہوا اور اغراض نفس کی خاطر قیدیں لگانا' تقسیمیں نکالنا اور پھر کلام معجز نظام کے ٹکڑے کرکے اسے ان پر چسپاں کرنا الحاد و زندقہ کی اصل بنیاد ہے' پس جب حق تعالیٰ نے ایک بار تصریح فرمادی کہ "محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں' بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں" تو شیوہ ایمان یہ ہے کہ تمام حیلوں بہانوں کو چھوڑ کر ہم آنحضرت ﷺ کو "تمام نبیوں کا ختم کرنے والا" یقین کریں اور اسی پر ایمان لائیں۔ کیونکہ اسی عقیدہ کو سکھانے کے لیے تو یہ آیت آئی ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ کی تقسیم و تقلید نہیں فرمائی تو ہمیں حق نہیں کہ زیغ و الحاد کے شبہات کی بناء پر آیت کے عموم اور اطلاق کو خیرباد کہہ دیں' کیونکہ یہ نص کے مقابلہ میں قیاس کو پیش کرنا ہے اور قیاس سے نص کا مقابلہ و معارضہ سب سے پہلے ابلیس نے کیا تھا۔ پھر اجماع بلافصل بھی اس عقیدہ پر منعقد ہے اور دور نبوت سے آج تک مسلسل یہی عقیدہ چلا آتا ہے' پس یہ عقیدہ ہمیشہ قطعی الثبوت رہا ہے اور یہ آیت اس کے اثبات میں قطعی الدلالت رہی ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے نزدیک خاتم النبیین کا معنی

گزشتہ صفحات میں ہم نے آئمہ لغات' آئمہ تفسیر' محدثین' فقہا اور اکابرین امت کے اقوال کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ لفظ "خاتم النبیین" کا معنی آخری نبی اور سلسلہ

Marfat.com

نبوت و رسالت کو ختم کرنے والا مراد ہے اور یہ امت مسلمہ کا متفقہ اور اجماعی موقف ہے، جبکہ قادیانی اس کا معنی "نبیوں کی مہر" مراد لیتے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ جس پر آپ مہر لگا دیں وہ نبی بن جائے گا اور کبھی خاتم النبیین کا معنی افضل نبی مراد لیتے ہیں۔ اس لیے اب ہم بانی قادیانیت مرزا غلام قادیانی کا موقف پیش کریں گے۔ تاکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ ذلالت و گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنے اور انگریزی نبوت ملنے سے قبل مرزا غلام قادیانی کا بھی وہی عقیدہ تھا جو امت مسلمہ کا ہے۔

چنانچہ اس وقت مرزا کے نزدیک بھی حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا شخص کافر، کذاب، بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج تھا اور اس کا ایمان بھی یہی تھا کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ وحی کیونکہ آپؐ پر ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی کا ابتدائی موقف:

خاتم کا معنی ہے آخری یعنی جس کے بعد کوئی نہ آئے

لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں لکھتا ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔" (تریاق القلوب، ص ۳۰۰)

دعویٰ نبوت سے قبل حضور ﷺ کی ختم نبوت اور خاتم النبیین کے حوالے سے مرزا قادیانی کا عقیدہ کیا تھا، اس کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا

Marfat.com

قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ اس کے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ' ص ۲)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

"ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے..... اب میں مفصلا" ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (تبلیغ رسالت' حصہ دوم' ص ۴۴' بحوالہ فیصلہ وفاقی شرعی عدالت' ص ۸۶)

حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر اور کذاب ہے

"میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد ﷺ پر ختم ہو گئی۔ (تبلیغ رسالت' ج دوم' ص ۲۰' بحوالہ فیصلہ وفاقی شرعی عدالت' ص ۸۵)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

ماکان لی ان ادعی النبوہ و اخرج من الاسلام و الحق بقوم کافرین۔ (حمامتہ البشری' ص ۲۸۲)

"اور میرے لیے جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں۔"

حضور ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی وحی

مرزا لکھتا ہے کہ:

Marfat.com

"نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور نہ لیلتہ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل ہوں اور یقین کامل سے جانتا ہوں۔ اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور حضور ﷺ کے بعد اس امت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا اور قرآن کا ایک شوشہ یا نکتہ منسوخ نہیں ہو گا۔" (آسمانی نشانی، ص ۲۸)

مرزا ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ:

ولا یجی نبی بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو خاتم النبیین وما کان لاحد ان ینسخ القران بعد تکمیله۔ (حمامتہ البشریٰ، ص ۲۷ حاشیہ)

"پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی قرآن کو اس کی تکمیل کے بعد منسوخ نہیں کر سکتا۔"

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین لا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل اسمی نبینا صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاء بغیر استشنا و خسره تبینا فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح لطالبین ولوجوزنا ظهور نبی بعد نبینا ﷺ بعوزنا الفتاح باب وحی النبوه بعد تعلقیها وهذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجی نبی بعد رسولنا صلی الله علیه وسلم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النبیین۔

(حمامہ البشریٰ، ص ۸۱ تا ۸۴)

"یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ رحم کرنے والے

Marfat.com

رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لانبی بعدی کے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کو بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے، وہ بعد امت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے؟"

"حوالہ اوہام" میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ (حوالہ اوہام)

"محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔"

"یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ اب وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے۔" (ازالہ اوہام، ص ۲۲۹)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

"ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل کو بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے، یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسول ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔" حمامتہ البشریٰ" میں لکھتا ہے کہ:

فلا حاجہ لنا الی نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقد احاطت برکاتہ کل ازمنہ....... (حمامتہ البشریٰ، ص ۱۷۹، ۱۸۰)

"پس محمد ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کی برکات نے ہر زمانہ کا احاطہ کرلیا ہے۔"

Marfat.com

محمد علی قادیانی لاہوری "النبوۃ فی الاسلام" میں لکھتا ہے کہ:

"لفظ "خاتم" بمعنی مہر بھی ہے اور آخری بھی۔ مگر خاتم کا لفظ جب کسی قوم کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی صرف آخری ہوتے ہیں چنانچہ لغت اس پر شاہد ہے کہ خاتم القوم کے معنی اخرھم ہیں اور کچھ نہیں۔ پس خاتم النبیین کے حقیقی معنی سوائے آخری نبی کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔"

آگے لکھتا ہے کہ "یہی وجہ ہے کہ ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبیین سے ایک ایسے اجماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی ہے یہی مراد لی ہے کہ آپؐ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔" (النبوۃ الاسلام' باب سوم' ص ۸۵)

ایک اور مقام پر یوں رقمطراز ہے کہ:

"خاتم النبیین اور خاتم النبیین (تا کی زبر اور زیر کے ساتھ) کے معنی ہیں آخری نبی اور آپ کو خاتم النبیین کہا اس لیے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا...... پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد نبی کا نہ آنا جن احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں......! اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دینی سے انکار ہے۔"

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا حضور ﷺ کی ختم نبوت کے بارے میں ابتدا" وہی عقیدہ تھا جو امت مسلمہ کا عقیدہ ہے اور جس کی تصریح قرآن و سنت نے کی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے نبوت کی طرف اپنا سفر انتہائی مکاری اور عیاری کے ساتھ جاری رکھا۔ مجدد' مہدی اور مسیح موعود سے ہوتا ہوا جب وہ ایک ایسے مقام پر پہنچا کہ اب انگریز کی عنایات کی بارش موسلادھار شکل اختیار کر چکی ہے اور ادھر

Marfat.com

شیطان اور اس کی ذریت کی مدد و نصرت مکمل ہو چکی ہے تو حسب وعدہ (شیطان اور انگریز سے کیا گیا وعدہ) اس نے اپنی موت سے سات سال قبل ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اس سے قبل وہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت اور منکر ختم نبوت کذاب کافر بے دین اور خارج از اسلام سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس کے سچے موقف کے تحت ہی امت نے بھی اسے مرتد، کاذب اور کافر قرار دیا۔

ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے چند ثبوت

"اور اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھ مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچے ہیں۔" (حقیقتہ الوحی، ص ۳۸۷، روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۵۰۳)

"تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔" (دافع البلاء، ص ۱۶، روحانی خزائن نمبر ۱۸، ص ۲۳۰)

"پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے، اس کے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔" (حقیقتہ النبوۃ، ص ۱۷۴)

ایک اور مقام پر مرزا محمود احمد کہتا ہے:

"آپ (یعنی مرزا غلام قادیانی) نبی ہیں اور خدا نے اور اس کے رسول نے انہیں الفاظ میں آپ کو نبی کہا ہے جس میں قرآن کریم اور احادیث میں پچھلے نبیوں کو نبی کہا گیا ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ، ص ۶۹، ۷۰)

دلیل نمبر ۲: حضور نبی اکرم ﷺ کسی بالغ مرد کے باپ نہیں

مذکورہ آیت ہی ختم نبوت کی دوسری دلیل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله۔(احزاب ۳۳۔۴۰)

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں۔"

کسی بالغ مرد کا باپ نہ ہونا بلکہ رسول اللہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

کوئی سوال کر سکتا ہے کہ باپ نہ ہونے سے ختم نبوت کا ثبوت کیسے ہو گیا؟ کیونکہ نبی تو باپ ہو سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کے باپ تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ تھے وغیرہ۔

جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام افضل الانبیاء ہیں۔ آپؐ سے پہلے جتنے بھی انبیاء گزرے ہیں ان کے اگر بیٹے ہوئے تو وہ بھی نبی ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیل اور حضرت حضرت اسحٰق علیہ السلام نبی تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے، یعنی جن انبیاء علیہم السلام کے بیٹے ہوئے ان کو اللہ تعالیٰ نے دو شرف بخشے۔ خود نبی ہونا اور نبیوں کے باپ بھی ہونا۔

حضور علیہ السلام کے بعد چونکہ کسی نبی نے نہیں آنا تھا۔ اس بنا پر آپؐ کسی بالغ مرد کے باپ نہ ہوئے، کیونکہ اگر حضور ﷺ کے بیٹے زندہ ہوتے تو وہ نبی بن جاتے جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہ ہو وہ لم یلد ولم یولد کی صفت سے متصف ہو۔ کیونکہ (معاذ اللہ) اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا تو خداوند کریم کی شان کے مطابق اس میں بھی یقیناً "صفت الوہیت ہوتی، ارشاد خداوندی ہے:

قل ان كان للرحمن ولد فانا اول العبدين۔

(الزخرف، ۸۱)

"آپ (ان احمقوں) سے کہیے کہ اگر خدائے رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوں۔"

یعنی اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو اس میں صفت الوہیت ہوتی، اس لیے وہ لائق عبادت

Marfat.com

ہو تا مگر تم دیکھتے ہو کہ میں کسی کی عبادت نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی۔ لہٰذا اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے بالکل اسی طرح اگر حضور علیہ السلام کے بالغ بیٹے ہوتے تو وہ نبی ہوتے' چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کے بیٹے حضرت ابراہیم کا (بچپن میں) انتقال ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا:

لو عاش لكان صديقا نبيا۔ (سنن ابن ماجہ)

"اگر ابراہیم زندہ رہتے (اور سن بلوغ کو پہنچ جاتے) تو سچے نبی ہوتے۔"

چونکہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا تھا۔ اس لیے آپ کا بالغ بیٹا بھی نہیں ہوا۔ دوسرا یہ کہ اگر حضور علیہ السلام کے بیٹے زندہ رہتے اور سن بلوغ کو پہنچتے لیکن نبی نہ ہوتے تو غیروں سے طعنہ ملتا کہ ہم جن انبیاء کو مانتے ہیں ان کے بیٹے نبی تھے۔ مگر اے مسلمانو! جس نبی کو تم مانتے ہو اس کے بالغ بیٹے بھی ہوئے لیکن نبی نہیں ہوئے' یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے بچپن میں انتقال فرما گئے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ:

رايت ابراهيم بن النبى صلى الله عليه وسلم خال مات صغيرا ولوقضى ان يكون بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبى عاش ابنه ولكن لا نبى بعده۔

(صحیح بخاری ۲' کتاب الادب' باب ا' احیاء الاسماء الا اللہ' ص ۹۱۴)

"تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ بچپن میں انتقال کر گئے اور اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپؐ کے صاحبزادے زندہ رہتے مگر آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (اس لیے وہ زندہ نہ رہے۔)"

لہٰذا معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے' جس طرح اللہ کا کوئی بیٹا نہیں تاکہ الوہیت میں شرکت نہ ہو اسی طرح حضور کا کوئی بالغ بیٹا نہیں تاکہ نبوت میں شرکت نہ ہو۔ آپ کے پسری خاندان کو باقی رکھنا اور پھر ان کے اندر سلسلہ نبوت کو باقی رکھنا ان دونوں باتوں کے درمیان اگرچہ کوئی عقلی یا شرعی تلازم نہیں' لیکن محبان یہی چاہا

Marfat.com

کرتے ہیں کہ خاندان میں سلسلہ وراثت باقی رہے۔ اس لیے یہ خیال ذہن میں آ سکتا تھا کہ نہ معلوم خاندان نبویؐ میں کون سا سلسلہ رہتا ہے۔ سلسلہ نبوت یا سلسلہ خلافت و ولی عہدی یا وراثت مال کا سلسلہ وغیرہ۔ بس یہ بالکل واضح فرمادیا کہ حضور ﷺ کے بارے میں تمہارے ذہنوں میں جو خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ وہ پسری خاندان کو جاری کرنے یا کسی نوعیت کی وراثت باقی رکھنے کے لیے ہیں' ایسا نہیں ہو گا۔ ہماری تقدیر میں تو وہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے کے لیے ہیں۔ اس لیے پسری خاندان میں بھی ولی عہدی کا سلسلہ نہیں ہو گا۔ پس نبوت کا سلسلہ ظاہر ہے کہ بدرجہ اولیٰ نہیں ہو گا۔ اسی طرح آیت سے اس طرز اسلوب سے توریث نبوت بالاستفادہ کے سلسلہ کی نفی بھی بدرجہ اولیٰ ہو جاتی ہے۔ جس طرح بالغ مردوں کے حق میں آپ کی ابوت ہر اعتبار سے منقطع قرار دی گئی اور متبنیٰ بھی باطل ہوئی اس طرح امت کے بالغ مردوں میں نبوت کی بھی کوئی قسم باقی نہیں رہی اور نہ اس کا باقی رہنا مقدر رہوا۔ اس کا توارث اور استفادہ بھی باقی نہ رہا۔ البتہ اس کے بدل میں آپ کی شخصی نبوت دائم و قائم ہے کیونکہ مورث خود موجود ہے جیسا کہ حدیث نبویؐ میں آتا ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں' نماز پڑھتے ہیں۔ (فتح الباری) اور اسی بناء پر فرمایا وازواجہ امھاتم پس دیگر تعلقات کو باقی رکھا مگر سلسلہ نبوت کو باقی نہیں رکھا۔ پس ثابت ہوا کہ آیت کا یہ حصہ کہ محمد ﷺ تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ یہ بھی ختم نبوت کی مستقل دلیل ہے۔

دلیل نمبر ۳: قرآن مجید میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا ذکر نہیں

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ:

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ (البقرہ)

"اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو کچھ (اے رسول) آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوا (یعنی کلام اللہ اور وحی الٰہی) اور (اس پر

Marfat.com

بھی) جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا۔"

اس مقام پر شرائط ایمان کا ذکر ہو رہا ہے جس میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی پر ایمان لایا جائے خواہ وہ وحی حضور علیہ السلام پر نازل ہوئی ہو یا آپ سے پہلے پیغمبروں پر۔

اقسام وحی

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے وحی کی دو قسموں کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ الفاتحہ تا والناس پورے قرآن مجید میں جب بھی وحی کو باعتبار ایمان تقسیم کیا گیا تو صرف یہی دو اقسام بیان کی گئیں۔

۱۔ اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی۔

۲۔ اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہوئی۔

اس تقسیم کی روشنی میں حضور ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اسے ماننا ایمان اور اس کا انکار کفر ہے۔ حضور ﷺ سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا ماننا ایمان اور انکار کفر ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نازل ہونا ہوتی تو اس کی بھی یہی شان ہوتی اور قرآن ضرور اس کا ذکر کرتا مگر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فقط دو قسموں کی وحی کی بات کی ہے ایک جو حضورؐ تاجدار کائنات پر اتری۔ دوسری جو آپؐ سے پہلے اتری۔ وحی بھیجنے والا خود صرف دو قسم کی وحی کی بات کرتا ہے تو کسی اور کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ تیسری قسم کی وحی کی بات کرے اور کہے کہ آپؐ کے بعد بھی وحی جاری ہے۔

ایمان اور وحی کا باہمی تعلق

مذکورہ بالا آیت میں ایمان کا ذکر تھا اور ایمان اس ماننے کو کہتے ہیں جس کے انکار سے کفر لازم آجائے کیونکہ وحی کو بھی ایمان کے موضوع میں شامل کیا گیا ہے لہٰذا وحی بھی وہ چیز ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ چنانچہ انکار وحی کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ نبی سچا تھا، اس پر وحی نازل ہوئی، کسی نے انکار کر دیا تو انکار کرتے ہی کافر

Marfat.com

ہو گیا۔

۲۔ کسی پر وحی نازل نہ ہو اور نہ وہ نبی ہو۔ آپ نے کہہ دیا یہ نبی ہے تب بھی کفر لازم آجائے گا۔

ایمان کا مسئلہ انتہائی نازک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں ایمان کا ذکر کیا وہاں اس کی وضاحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ اس لیے کہ اگر اللہ اور اس کا رسول ایمان اور اس کے متعلقات کو واضح نہ کریں تو اسے واضح کرنے کے لیے اور کون آئے گا۔ چونکہ مذکورہ بالا آیت بھی ایمان سے متعلق ہے' اس لیے یہ ممکن نہیں کہ وحی کی ان دو اقسام کے علاوہ کوئی تیسری قسم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے بیان نہ فرمایا ہو۔

حضور ﷺ کا ذکر مقدم رکھنے کی حکمتیں

مذکورہ بالا آیت ملاحظہ کرنے کے بعد ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو چیز پہلے اترے اس کا ذکر پہلے کرتے ہیں اور جو چیز بعد میں اترے اس کا ذکر بعد میں کرتے ہیں لیکن نزول وحی کے باب میں یہ ترتیب برعکس ہے' آخر کیوں؟ سردست ہم اس کی دو حکمتیں بیان کرتے ہیں:

پہلی حکمت:

تقدم ذکر کی پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت انبیاء میں حضور ﷺ کا مقام واضح کرنا چاہتا ہے۔ بے شک وحی سابقہ انبیاء پر پہلے اتری مگر تاجدار کائنات مرتبے' مقام و فضیلت اور تخلیق میں تمام انبیاء سے مقدم ہیں۔ حضور ﷺ کے مرتبے کا تقاضا تھا کہ آپ کا ذکر سب پر مقدم ہو۔

دوسری حکمت:

تقدیم ذکر کی دوسری حکمت ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ آیت مبارکہ میں لفظ "قبلک" استعمال ہوا ہے۔ اور قبل کا معنی پہلے ہے۔ اس کی ضد اور مقابل بعد بھی ہے اور آخر بھی۔ مگر بعد اور آخر میں فرق ہے مثلاً دس آدمی کسی کے گھر چلے جائیں تو دوسرا

Marfat.com

آدمی پہلے کے بعد ہے۔ جبکہ تیسرا دوسرے کے بعد ہے۔ اس طرح نواں آٹھویں کے بعد ہے ان میں سے ہر ایک اپنے سے پہلے کے بعد ہے مگر آخر کوئی بھی نہیں۔ آخر صرف وہی کہلائے گا جو سب کے بعد ہو اور اس کے بعد کوئی نہ ہو۔

یعنی وہ جس کے آنے کے بعد سب کا آنا ختم ہو جائے اور اس کے آنے کے بعد کسی کے آنے کا امکان نہ رہے۔ اگر ہم کسی کا نام لے کر کہیں کہ باقی سارے اس سے پہلے آئے ہیں' ہمارا یہ کہنا ہی اس کے سب سے آخر میں آنے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ ؐ کا ذکر کرتے ہوئے تمام انبیاء کو آپ سے پہلے قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے کہ:

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک۔ (الانعام ۶'۴۲)

"بے شک ہم نے آپ ؐ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف رسول بھیجے۔"

چنانچہ سب انبیاء کا آپ سے پہلے ہونا آپ کے آخر ہونے کی دلیل ہے۔ نیز یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی ارسال رسل کا ذکر کیا تو من قبلک فرمایا۔ کسی ایک جگہ بھی من من بعدک نہیں فرمایا۔ اگر آپ ؐ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو قرآن ضرور اس کا ذکر کرتا چونکہ قرآن مجید میں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا ذکر نہیں ہے۔ اس لیے ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

دلیل نمبر ۴: حضور ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب فقط کتب سابقہ کی مصدق ہے:

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

یا ایھا الذین امنوا ابنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ۔ (النساء ۴'۱۳۶)

"اے ایمان والو! ایمان لاؤ' اللہ پر' (اپنے قول و عمل دونوں سے) اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے برگزیدہ رسول پر نازل کی۔"

اس مقام پر قرآن مجید ایمان والوں سے مخاطب ہے کہ تم دعویٰ ایمان کرتے ہو تو

Marfat.com

ایمان لانے کا حق بھی ادا کرو۔ اللہ پر ایمان لانے کا حق ادا کرنا۔ یہ فقط تمہاری زبان پر اللہ کی توحید' اس کی وحدانیت' اس کی الوہیت اور ربوبیت کا نام نہ ہو بلکہ تمہارے عمل سے اس کے تقاضے بھی پورے ہو رہے ہوں۔ اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اس کتاب پر جو اس برگزیدہ رسول پر اللہ تعالیٰ نے نازل کی۔ اس کے بعد اسی آیت میں الگ طور پر فرمایا کہ:

والکتب الذی انزل من قبل۔ (قرآن مجید)

"اور ان کتابوں پر (ایمان لاؤ) جو اس سے پہلے اللہ نے نازل کیں۔"

سابقہ انبیاء کرام اور حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی میں فرق

جو وحی حضور ﷺ سے پہلے نازل ہوئی اس کی شان بھی وحی الٰہی کی ہے اور جو وحی حضور ﷺ پر نازل ہوئی اس کی شان بھی وحی الٰہی کی ہے' لیکن فرق یہ ہے کہ وہ وحی اور کتابیں اپنی صداقت و حقانیت کی تصدیق کے لیے قرآن کی محتاج ہیں۔ قرآن نے ان کی صداقت و حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس لیے قرآن کریم نہ صرف خود وحی ہے بلکہ پہلے اترنے والی وحی کی تصدیق بھی کرنے والا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم۔ (البقرہ ۲'۴)

"اور (اے اہل کتاب) ایمان لاؤ۔ اس کتاب قرآن مجید) پر جو میں نے (اپنے پیارے رسول محمد ﷺ پر) اتاری۔ (حالانکہ) یہ اس کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔"

اس آیت کریمہ سے دو چیزیں معلوم ہوئیں:

اللہ پاک نے اہل کتاب کو صرف قرآن مجید پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد کسی اور وحی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا۔

قرآن مجید اپنے ماقبل وحی کی تصدیق کرتا ہے۔ اگر بعد میں بھی وحی نازل ہونا ہوتی تو ضرور اس کی بھی تصدیق کرتا۔ قرآن کو یہ شان تصدیق اس لیے عطا کی گئی کہ اس نے آخر پر آنا تھا۔ باقی سب کتابیں اس سے پہلے آچکی تھیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین

Marfat.com

یدیہ۔(آل عمران ۳'۳)

"(اے محمد ﷺ) اسی نے یہ کتاب آپ پر حق کے ساتھ اتاری (یہ) ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔"

قرآنی تصدیق معیار حق ہے

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ فقط اسی کتاب اور وحی کو حق مانا جائے گا' جس کی تصدیق قرآن نے کر دی اور جس کی تصدیق قرآن نے نہیں کی' وہ لائق ایمان نہیں۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ قرآنی تصدیق معیار حق ہے۔ نیز یہ کہ شان مصدقیت فقط قرآن کو عطا کی گئی ہے۔ قرآن دنیا میں مصدق بن کر اترا ہے۔ جس نے اپنے سے پہلے نازل شدہ وحی کے حق ہونے کی تصدیق کر دی۔ قرآن کے بعد نازل ہونے والی کتاب اور وحی کے حق ہونے کی تصدیق تو بعد کی بات ہے۔ قرآن نے تو اشارۃً "اور کنایتہً" اس کا ذکر تک بھی نہیں کیا۔ چنانچہ جو کتاب اور وحی تصدیق و تشہیر قرآن سے خالی ہو وہ حق نہیں ہو سکتی۔

قرآنی تصدیق میں نقص ماننا کفر ہے

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی تصدیق ناقص ہے یا کامل۔ اگر قرآن کی تصدیق کامل ہے تو پھر اگر قرآن کے بعد بھی وحی اترنا ہوتی تو قرآن ضرور اس کی تصدیق کرتا قرآن کا بعد میں اترنے والی کسی وحی کی تصدیق نہ کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس کے بعد کوئی وحی نہیں۔ سو اگر کوئی شخص قرآن کے بعد نزول وحی کا اعتقاد رکھے تو وہ قرآن کے دائرہ تصدیق سے خارج ہے اور جو نام نہاد وحی قرآن کے دائرہ تصدیق سے خارج ہے وہ لائق ایمان ہی نہیں۔ اگر معاذ اللہ یہ کہا جائے کہ قرآنی تصدیق ناقص ہے تو قرآن بعض کی تصدیق تو کرتا ہے' بعض کی نہیں' تو پھر اس تصدیق کا کوئی فائدہ نہیں نیز یہ کہ جس طرح ذات مصطفیٰ ﷺ میں کسی قسم کا کوئی نقص اور عیب سمجھنا کفر ہے۔ اسی طرح قرآن اور اس کی تصدیق میں کسی قسم کا کوئی نقص اور عیب سمجھنا بھی کفر ہے۔ جس طرح حضور ﷺ کی ذات اقدس کامل و اکمل ہے' اسی طرح قرآنی تصدیق بھی کامل ہے۔

Marfat.com

دلیل نمبر۵: حضور گزشتہ نبیوں کے مصدق ہیں

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو آخری کتاب بنانے کے لیے ساری کتابوں کا مصدق بنادیا ہے۔ اسی طرح صاحب قرآن حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی بنانے کے لیے سارے نبیوں کا مصدق بنایا۔ قرآن اترا تو پہلی ساری وحی الٰہی کی تصدیق ہو گئی۔ آقائے دو جہاں ﷺ تشریف لائے تو پہلی ساری نبوتوں کی تصدیق ہو گئی۔ جو شخص قرآن کے بعد کسی وحی کا اعتقاد رکھے۔ قرآن اس کی تصدیق کرنے سے انکاری ہے اور جو شخص حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے' تاجدار مدینہ اس کی تصدیق کرنے سے انکاری ہیں۔ نبوتیں بھی وہی حق ہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے اتریں اور حضور ﷺ نے ان پر ختم نبوت کی مہر ثبت فرمادی۔ وحی اور کتابیں بھی وہی حق ہیں۔ جو قرآن سے پہلے اتریں اور قرآن نے اتر کر اپنی مہر تصدیق ثبت فرمادی۔ قرآن کی شان مصدقیت کا ذکر تو پچھلے صفحات پر گزر چکا ہے۔ اب ہم حضور ﷺ کی شان مصدقیت کا ذکر کریں گے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمہ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ۔ (آل عمران ۳'۸۱)

"اور جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد کرلیا کہ (اے گروہ انبیاء) جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کردوں اور (نسل بنی آدم کی رشد وہدایت کے لیے تمہیں بھیجوں) پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو' جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور تم اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور تم اس کی مدد کروگے۔"

اس آیت مبارکہ میں لفظ میثاق مضاف اور النبیین مضاف الیہ ہے اور یہ جمع کا صیغہ ہے۔ عربی زبان کا قاعدہ یہ ہے کہ جب جمع کا صیغہ مضاف الیہ واقع ہو تو اس میں عموم آ جاتا ہے۔ اس قاعدے کی رو سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ یہ میثاق (جو کہ میثاق نبوت تھا)

Marfat.com

اللہ پاک نے تمام انبیاء سے لیا تھا وہ شخص جو اس میثاق میں شامل نہ تھا۔ وہ گروہ انبیاء سے خارج ہے' اس کے علاوہ یہ کہ حضور ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کی مدد و نصرت کرنے کا جو پختہ وعدہ اللہ پاک نے اپنے انبیاء سے لیا تھا' یہی وعدہ انبیاء اپنی امتوں سے لیتے رہے۔

چنانچہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لم يبعث الله عزوجل نبيا ادم فمن بعده الا اخذ عليه العهد فى محمد صلى الله عليه وسلم لئن بعث وهو حى ليومنن به ولينصرنه ويامره ضيا خذ العهد على قومه (تفسیر طبری' ج ۳' آیتہ مذکورہ' ص ۲۳۶)

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد جتنے بھی نبی بھیجے ہر نبی کو مبعوث کرنے سے پہلے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں ان سے پختہ عہد لیا کہ ان کی دنیوی زندگی میں اگر حضور ﷺ تشریف لے آئیں تو وہ ضرور بالضرور حضور ﷺ پر ایمان لائیں گے اور ضرور بالضرور آپ ؐ کی مدد کریں گے اور ان کو یہ حکم بھی دیا کہ وہ اپنی امتوں سے بھی (یہی) عہد لیں۔"

ثم لانے کی حکمت

مذکورہ آیت میثاق میں لفظ ثم استعمال ہوا ہے (ثم جاء کم رسول) جو کہ بعدیت کے لیے آتا ہے۔ پہلے انبیاء کو کتاب و حکمت کے ساتھ بھیج دیئے جانے کا ذکر کرنے کے بعد ثم لایا گیا جو بعدیت پر دلالت کر رہا ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ اے گروہ انبیاء و رسل! جب تم سارے کتاب و حکمت کے ساتھ آچکو گے تو پھر تم سب کے بعد وہ رسول آئے گا' وہ نبی آخر الزماں' وہ تاجدار کائنات' وہ شان مصدقیت کا پیکر آئے گا جو آکر تمہاری نبوت کی اور تمہاری رسالتوں کی' تمہاری تعلیمات اور ہدایات کی تصدیق فرمائے گا۔

ایمان اور مدد و نصرت کا مفہوم

حضور ﷺ پر ایمان لانا اور حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنا' یہ وہ ذمہ داری تھی

Marfat.com

جو اللہ پاک نے اپنے انبیاء کو سونپی اور اس کی ادائیگی کا ان سے پختہ وعدہ لیا‘ چنانچہ ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ ہر نبی نے نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان قبول فرمانا ہے‘ ہر نبی کی نبوت حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانے پر منحصر تھی۔ انبیاء کرام نے حضور ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ آپ کی مدد و نصرت بھی کی۔ مدد و نصرت کی ایک صورت یہ تھی کہ ہر نبی نے اپنے معاصر یا اپنے ماقبل انبیاء کی نصرت تصدیق کی۔ اسی طرح اپنے مابعد آنے والے کی بھی نصرت کی۔ اور یہ نصرت واجب اور ان کے فرائض منصبی میں شامل تھی۔ بعد میں آنے والے کی نصرت کی ایک صورت یہ ہے کہ اس کے متعلق پیشین گوئی کی جائے اور اس کی علامتوں اور نشانیوں کو اچھی طرح واضح کیا جائے اور اس پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق و اتباع اور مدد و نصرت کی وصیت اپنی امت کو کر دی جائے۔ چنانچہ امام رازی آیت میثاق کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

ان الانبياء عليهم الصلوه والسلام كانوا ياخذون الميثاق من اممهم بانه اذا بعث محمد صلى الله عليه وسلم فانه يجب عليهم ان يومنوا به ان ينصروه۔ (تفسیر کبیر‘ ۸:۱۱۶)

”تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں سے یہ عہد لیتے رہے کہ جب حضرت محمد ﷺ تشریف لائیں تو ان پر واجب ہے کہ وہ محمد ﷺ پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔“

مدد و نصرت کی دوسری صورت یہ ہے کہ ہر نبی نے اپنے زمانے میں آقائے دوجہاں ﷺ کی بعثت کا ذکر کیا اور اپنی قوم کو اس کی بشارت دی‘ اس کی ایک مثال ہم قرآن کریم سے پیش کرتے ہیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے آپ کی بعثت کا ذکر کیا اور قوم کو بشارت دی۔

بشارت عیسیٰ علیہ السلام اور بعثت مصطفیٰ ﷺ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

Marfat.com

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (الصف ۶:۶۱)

"اور جب (حضرت) عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا (کہ) اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں (جو) تمہاری طرف (بھیجا) گیا ہوں (میں) تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے۔ ان کا اسم گرامی احمد ہو گا۔"

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا دعوہ ابراہیم وبشارہ عیسی۔ (حدیث نبوی)

"میں (اپنے جد امجد) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ (جس کا ذکر سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۹ میں واقع ہے) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔" (جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں ہے)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

انا دعوہ ابراہیم وبشرئ عیسی ابن مریم۔ (کنز العمال، ج ۱۱، حدیث ۳۱۸۳۴)

"میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں۔"

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

لی خمسہ اسماء انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الی شر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب۔ (صحیح بخاری ج ۱، کتاب المناقب باب ماجاء فی اسماء رسول، ص ۵۰۱)

"میرے پانچ نام (امم سابقہ میں مشہور ہیں) میں محمد ہوں اور (میں) احمد ہوں اور میں ماحی ہوں۔ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں۔

Marfat.com

لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا اور میں عاقب ہوں۔"

حضور ﷺ کے اسم مبارک محمد ﷺ کے علاوہ احمد بھی صحابہ کرام کے ہاں معروف و مستعمل تھا۔ چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ثناخواں مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

صلی الالہ و من یحف بعرشہ و الطیبون علی المبارک احمد۔ (روح المعانی، ج ۱۴، جزو ۲۸، تفسیر سورہ الصف، ص ۸۶)

"اللہ جل شانہ، حاملین عرش، تمام طیب اور پاک لوگ درود و سلام بھیجیں اس ہستی پر جن کا نام مبارک احمد ﷺ ہے۔"

احمد اور محمد رسول اللہ ﷺ دونوں حضور ﷺ کے ذاتی نام ہیں

محمد اور احمد ﷺ، دونوں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ذاتی نام ہیں، باقی سب آپ کے صفاتی نام ہیں، سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب حضور تاجدار کائنات، نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد کی بشارت و خوشخبری دی تو انہوں نے آپ کے اسم مبارک محمد کی بجائے احمد کیوں ذکر کیا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ محمد اور احمد دونوں حضور ﷺ کے ذاتی نام ہیں مگر احادیث سے ثابت ہے کہ آسمانوں پر آپ کے اسم احمد کی دھوم ہے جبکہ زمین پر اسم محمد ﷺ کی دھوم ہے۔ انہوں نے وہ نام بتایا جس کی آسمانوں پر دھوم تھی۔ چنانچہ امام قسطلانی حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

لما خلق اللہ تعالی آدم الھمہ ان قال یارب لما کنیتی ابا محمد قال اللہ تعالی یادم ارفع راسک فرفع راسہ فرای نور محمد ﷺ فی سرادق العرش فقال یا رب ما ھذا النور قال ھذا النور نبی من ذریتک اسمہ فی اسماء احمد و فی الارض محمد لولاہ ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا ارضا۔ (المواھب

Marfat.com

الدینہ ج ا ص ۹)

"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کو الہام کیا تو انہوں نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار تو نے کس لیے میری کنیت ابو محمد رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے آدم اپنا سر اوپر اٹھاؤ' حضرت آدم علیہ السلام نے جب اپنا سر اوپر اٹھایا تو انہوں نے حضرت محمد ﷺ کا نور اقدس سرادق عرش میں دیکھا تو انہوں نے پوچھا' اے میرے مولا یہ نور کیا ہے' اللہ پاک نے فرمایا (اے آدم" یہ میرے (برگزیدہ) نبی کا نور ہے جو تیری اولاد سے ہے۔ اس (پیکر نور) کا نام آسمان پہ احمد اور زمین پر محمد ہے۔ اگر یہ پیکر نور نہ ہوتا تو نہ میں تجھے پیدا کرتا اور نہ آسمان کو پیدا کرتا اور نہ ہی زمین کو۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جو آپ کا اسم احمد ذکر فرمایا اس کی بے شمار حکمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ جب وہ آپ مصطفیٰ ﷺ کی بات کر رہے تھے تو اس وقت حضور ﷺ کے قیام کا آسمانی زمانہ تھا۔ یعنی زمینی دور نہ تھا۔ اس لیے حضور علیہ السلام کے اس نام کا ذکر کیا جو آپ کو اس وقت پکارا جا رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا' جو نبی میرے بعد آنے والا ہے' اس کا نام احمد ہے' دوسرا سوال کہ حضور ﷺ کا اگر آسمان پر نام احمد اور زمین پر محمد ہے تو حضور ﷺ نے زمین پر آنا تھا اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چاہیے تھا کہ وہ محمد ﷺ بتاتے' کیونکہ زمین پر اسی کی دھوم ہونی تھی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گو زمین پر پیدا ہوئے اور زمین والوں میں رہے۔ ان کے ساتھ زندگی بسر کی مگر فی الواقع ان کی پیدائش سے لے کر رفع سماوی تک ان کے بہت سے احوال آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ ان کی پیدائش مروجہ انسان طریقہ سے ہٹ کر ہوئی۔ آسمان کے جلیل القدر فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت مریم کے دامن پر پھونک ماری اسی کے اثر سے ان کی پیدائش ہوئی پھر مختصر ارضی زندگی بسر کرنے کے بعد دوبارہ ان کا آسمان پر عروج ہو گیا۔ گویا آغاز و اختتام کے اعتبار سے ان کی حیات آسمانی مخلوق سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس لیے انہوں نے حضور ﷺ کا سماوی نام یعنی "احمد" لوگوں کو بتایا۔

Marfat.com

اہل کتاب کو بعثت مصطفوی ﷺ کے بارے میں مکمل معرفت تھی

امم سابقہ جو صاحبان کتاب گزری ہیں، وہ نبی آخرالزماں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں مکمل معرفت رکھتی تھیں۔ انہیں آپ کی جائے ولادت، مقام بعثت، مقام ہجرت، آپ کے خصائص و کمالات، اوصاف و معجزات اور محامد و محاسن کے بارے میں اپنے انبیاء اور کتب سے کامل آگاہی حاصل ہو چکی تھی۔ جیسے والدین کو اپنی اولاد کو پہچاننے میں کسی قسم کا کوئی اشتباہ اور مغالطہ نہیں ہو سکتا۔ بالکل اس طرح آنحضرت ﷺ کے بارے میں اتنا مفصل حال وہ اپنی کتابوں میں پڑھ چکے تھے کہ انہیں آپ ﷺ کو دیکھ کر پہچاننے میں کوئی شبہ نہ رہا، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے کہ:

الذین اتینھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابنائھم۔ (البقرہ ۲، ۱۴۶)

"اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے، وہ اس (رسول آخرالزماں حضرت محمد ﷺ) کو اسی طرح پہچانتے ہیں، جیسا کہ بلاشبہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔"

یہودی قوم انبیاء بنی اسرائیل سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کا ذکر سن کر اور یہ سن کر کہ وہ ہجرت کر کے کھجوروں والے شہر میں آکر آباد ہوں گے، مدینہ میں بعثت نبوی سے صدیوں پہلے آکر آباد ہو گئے اور منتظر رہے کہ جس نبی آخرالزماں کا ذکر انبیائے بنی اسرائیل صدیوں سے کرتے چلے آرہے ہیں، نہ جانے وہ کب آجائے۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے بارگاہ خداوندی میں آنحضرت ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے۔

اہل کتاب بعثت مصطفوی ﷺ سے قبل آپ کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے

علامہ سید محمود آلوسی نقل کرتے ہیں کہ:

Marfat.com

اذا اشتد الحرب بينهم وبين المشركين اخرجو التورته وضعوا ايديهم علی موضع ذکر النبی صلی الله علیه وسلم و قالو "اللهم انا نسئلك بحق نبیك الذی وعدتنا ان تبعثه فی آخر الزمان ان تنصرنا الیوم علی عدونا فینصرون"۔(روح المعانی، ج ۱، ص ۳۲۰، آیت مذکورہ کی تشریح)

"جب قوم یہود اور مشرکین عرب کے درمیان جنگ شدت پکڑ لیتی تو وہ (یعنی اہل کتاب یہود) تورات کھولتے اور وہ مقام جہاں پر حضور ﷺ کی عظمت و شان کا ذکر ہوتا، پر اپنا ہاتھ رکھتے اور یہ دعا کرتے "اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں تیرے اس برگزیدہ نبی کے وسیلہ سے درخواست کرتے ہیں، جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ تو اس اپنے پیارے محبوب کو آخری زمانے میں (آخری نبی بنا کر) مبعوث فرمائے گا۔ آج ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔ پس حضور ﷺ کے توسل سے اللہ پاک انہیں فتح و نصرت عطا فرما۔"

جب حضور ﷺ تشریف لے آئے تو انہوں نے پھر اپنے نسلی تعصب کی بنا پر آپ کی نبوت و رسالت اور شان ختم نبوت کا انکار کر دیا۔ نسلی تعصب یہ تھا کہ احمد مجتبیٰ حضرت محمد ﷺ ہماری قوم بنی اسرائیل میں کیوں نہیں آئے۔ قوم قریش میں کیوں آئے ہیں، چنانچہ ان کے انکار کا اللہ پاک نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وکانوا من قبل یستفتون علی الذین کفروا فلما جاء هم اعرفو اکفر و ابه فلعنته الله علی الکفرین۔(البقر ۸۹:۲۰)

"حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں ﷺ کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے سو جب ان کے پاس وہی نبی تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

Marfat.com

دلیل نمبر ٦: دین اسلام کی تکمیل کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت باقی نہ رہی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدہ)

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (نبوت و رسالت محمدی ﷺ کی صورت میں) تمام کر دی۔ اور تمہارے لیے اسلام کی بطور دین (دائمی نظام حیات) منتخب کر لیا۔"

اس آیت مبارکہ میں اکمل دین سے مراد دین اسلام ہے۔ جبکہ اتمام نعمت سے مراد حضور ﷺ کی ختم نبوت ہے۔ یعنی اے ایمان والو! تم پر نعمت نبوت ختم ہو چکی۔ اب کس کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں اور دین اسلام مکمل شکل میں تمہارے پاس آ گیا۔ اب قیامت تک یہی دین چلے گا۔ کسی نئے دین کی ضرورت نہیں۔

اکمال دین کا مفہوم

علامہ علاؤ الدین بغدادی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وقیل اکمال الدین لهذا الامه انه لایزول ولا یسخ وان شریعتهم باقیه الی یوم القیامه (خازن ۱، ۴۳۵)

"اور کہا گیا ہے کہ اس امت کے لیے تکمیل دین سے مراد یہ ہے کہ یہ دین نہ مٹے گا اور نہ منسوخ ہو گا اور ان کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی۔"

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ:

هذه اکبر نعم الله تعالی علی هذه الامه حیث اکمل تعالی لهم دینهم فلا یحتاجون الی دین غیره ولاالی نبی غیرنبیهم صلوة الله وسلامه علیه ولهذا جعله الله تعالی خاتمه الانبیاء وبعثه الی

Marfat.com

الانس والجن فلا حلال الا ما احله ولا حرام الا ما حرمه ولا دین الا ما شرعه و کل شی اخبر به فهو صدق لا کذب فیه ولا خلف۔ (تفسیر ابن کثیر' ۲ ' ۱۲)

"اللہ کا اس امت پر سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ ان کے لیے ان کا دین مکمل کر دیا۔ اب وہ کسی دوسرے دین کے محتاج نہیں اور نہ اپنے نبی ﷺ کے سوا کسی دوسرے نبی کے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام نبیوں کے آخر میں جن وانس کی طرف بھیجا۔ پس جس چیز کو آپؐ نے حلال قرار دیا ہے۔ وہی حلال ہے اور جس چیز کو آپؐ نے حرام قرار دیا اس کے علاوہ کوئی حرام نہیں اور جس دین کو آپ لائے اس کے علاوہ (قیامت تک) کوئی دین نہیں اور ہر وہ چیز جس کے متعلق آپ نے خبر دی وہ سچی ہے' اس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں اور نہ ہی وہ خلاف واقع ہے۔"

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

واخرج ابن جریر وابن منذر عنه قال اخبر الله نبیه والمومنین انه اکمل لهم الایمان فلا یحتاجون الی زیاره وقد ائمته فلا ینقص ابدا و د رفیه من فلا یسخطه ابدا۔

"ابن جریر اور ابن منذر بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ اور ایمان والوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان (یعنی دین) کو مکمل کر دیا۔ بس اب کبھی بھی اس میں اضافہ کی ضرورت نہیں اور نعمت کو تمام کر دی جو کبھی بھی کم نہ ہو گی اور اسلام پر راضی ہو گیا۔ پس اب کبھی بھی ناراض نہ ہو گا۔"

اب نئے نبی کی بعثت کی ضرورت کیوں نہیں

انسانی ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے متعدد انبیاء مبعوث فرمائے ایک نبی کی بعثت کے بعد اللہ پاک دوسرا نیا نبی مبعوث فرما دیتا۔ امت

Marfat.com

مسلمہ میں حضور ﷺ کی بعثت کے بعد اب نئے نبی کی ضرورت کیوں نہیں۔ اس کا ایک جواب تو اوپر گزر چکا ہے کہ دین کی تکمیل کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہی' اسی سوال کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اب نیابت محمدی ﷺ کا نظام چلے گا۔

اب قیامت تک صرف نیابت محمدی ﷺ کا نظام چلے گا

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لیے اور اپنے مقدس پیغام کو کائنات انسانی تک پہنچانے کے لیے وحی کا سلسلہ شروع فرمایا اور انبیاء کرام کو مختلف وقتوں میں مبعوث فرما کر ان پر اپنی وحی نازل کی۔ بعضوں پر کتابیں اتاریں اور بعضوں پر صحیفے اتارے اور بعضوں سے اللہ رب العزت اپنی شان کے مطابق ہم کلام ہوئے' اس طرح اللہ کا پیغام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے ذریعے نسل انسانی تک مختلف وقتوں میں پہنچتا رہا۔ تا آنکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا وقت آگیا۔ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی بعثت کے بعد نبیوں کی بعثت کے نظام کو ختم کر دیا اور خلافت و نیابت محمدی ﷺ کا نظام قائم کر دیا۔ اب قیامت تک یہی نظام چلے گا۔ چنانچہ کتب صحاح اور حدیث و تفسیر کی دیگر کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے۔ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکفرون۔ (صحیح بخاری' کتاب الانبیاء)

"(پہلے زمانے میں) بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وصال فرما جاتا تو اللہ پاک دوسرا نبی مبعوث فرما دیتے (پھر میری بعثت ہو گئی) میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو گا۔ (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد) اب (میرے) خلفاء ہوں گے جو بکثرت ہوں گے۔"

اس حدیث پاک سے واضح ہو گیا کہ پہلے زمانے میں لوگوں کی قیادت کے لیے اللہ پاک نے اجراء نبوت کا نظام جو بنی اسرائیل میں جاری فرمایا تھا وہ نبی آخر الزماں حضور

Marfat.com

ﷺ کی بعثت کے بعد اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔ البتہ اب امت مسلمہ میں لوگوں کی قیادت کے لیے قیامت تک خلافت و نیامت محمدی ﷺ کا نظام چلے گا۔ حضور ﷺ کی امت کے خلفاء و پیروکار اور علماء اب خلیفہ اور نائب ہوں گے۔ جبکہ حقیقی قیادت و خلافت جو کہ خلافت الہیہ سے موسوم ہے' وہ حضور ﷺ ہی کی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو لوگوں نے آپ کو خلیفہ اللہ پکارا جس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

لست خلیفه الله ولکنی خلیفه رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (مقدمہ ابن خلدون' فصل نمبر۲۶)

"میں خدا کا خلیفہ نہیں' بلکہ رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔"

طبرانی حاکم' ابن عساکر اور دیگر کتب حدیث و سیر میں بالاتفاق مذکور ہے کہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہمیشہ خود کو خلیفہ رسول اللہ ﷺ کہتے اور دیگر تمام صحابہ اور مسلمین بھی آپ کو اسی لقب سے یاد کرتے تھے۔ علامہ ابن خلدون اسی تصور کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

انه نیابه عن صاحب الشریعه فی حفظ الدین و سیاست الدنیا به تسمی خلافه و امامه۔ (مقدمہ ابن خلدون' فصل ۲۶)

"منصب خلافت و امامت دینی اور دنیوی امور کی حفاظت میں صاحب شریعت یعنی نبی کی نیابت کو کہتے ہیں۔"

جب اللہ پاک نے اپنی حکمت کاملہ سے دین مکمل کر دیا اور اجرائے نبوت کا نظام ختم کر کے اس کی جگہ نبوت مصطفوی ﷺ کی خلافت و نیابت کا نظام جاری فرمادیا تو اب کسی نئے نبی کی بعثت کی ضرورت نہ رہی۔ مذکورہ بالا سوال کا تیسرا جواب یہ ہے کہ:

پیامبر کے لیے پیغام الٰہی کا ہونا ضروری ہے

نبی کا کام اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے' لہٰذا جو بھی نبوت و رسالت کا

Marfat.com

دعویٰ کرے اس کے پاس پیغام الٰہی کا ہونا ضروری ہے' اگر اس کے پاس پیغام ہی نہ ہو تو پھر وہ پیامبر کیسا۔ ہم ایک مثال سے اس کی وضاحت کرتے ہیں' مثلاً" ایک شخص ہے جو تلاش معاش کے سلسلے میں پردیس میں رہتا ہے' اسے خبر ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے شہر جا رہا ہے وہ اس کے ہاتھ اپنے گھر والوں کو اپنا مکمل حال' احوال اور پیغام بھیج دیتا ہے۔ دوسرے دن کوئی اور شخص آ کر یہ کہتا ہے کہ میں تمہارے شہر جا رہا ہوں' کوئی پیغام ہو تو مجھے دے دیں۔ اب وہ پیغام تو پہلے ہی بھیج چکا ہے' لہٰذا وہ کہے گا کہ پیغام تو کوئی نہیں بس سب کو دعا سلام کہہ دینا۔

حضور ﷺ کی آمد ہوئی تو انسانیت کے لیے اللہ کے پاس جو پیغام تھا وہ سارا اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کے ذریعے بھیج دیا۔ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا۔ اپنا پیغام اور ہدایت تمہارے پاس بھیج کر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اب اس نعمت میں کوئی کمی نہیں رہی۔ گو نعمت بھی پوری کر دی گئی اور پیغام بھی پورا بھیج دیا گیا۔ جب حضور ﷺ کی آمد ہوئی' اللہ تعالیٰ کا سارا پیغام انسانیت تک پہنچ گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کے قرآن کے ساتھ مبعوث ہونے کے بعد بھی ابھی کوئی پیغام انسانیت کے نام رہ گیا تھا جو حضور ﷺ کو نہیں مل سکا۔ اور وہ پیغام اس کے ہاتھوں بھیجا گیا ہے۔ اس طرح تو قرآن ناقص ہوا۔ اگر نعمت تمام ہے اور نبوت مکمل ہے تو پھر نیا پیغام کیسے؟ اور دین کے لیے پیامبر اور نبی کہاں سے آئے؟ کیونکہ پیامبر کو موجود ہونا واضح کرتا ہے کہ کوئی پیغام ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا پیغام قرآن کی صورت میں مکمل آ چکا اور احکام و ہدایت دین اسلام کی صورت میں مکمل آ چکے تو اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہ رہی۔

چنانچہ اب پھر کسی نئے نبی کی آمد کا اعلان سوائے اللہ پر ایمان نہ لانے کے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پھر ایسا شخص رسول کی نبوت اور قرآن کو نامکمل جاننے والا ہے۔ اور جو شخص حضور ﷺ کی نبوت اور قرآن کو ناقص و نامکمل سمجھے' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

Marfat.com

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

انسانی ذہن میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ نبوت و بعثت اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے۔ امم سابقہ پر یہ نعمت جاری رہی۔ مگر جب حضور ﷺ کی امت آئی تو اللہ پاک نے اس نعمت کو بعد میں جاری رکھنے کی بجائے اس سلسلے کہ ختم کر دیا۔ (معاذ اللہ) یہ اس امت کے حق میں اللہ کی زیادتی اور امت کی اس عظیم نعمت سے محرومی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مفہوم تصور کرنا غلط ہے۔ بے شک نبوت اور بعثت اللہ کی کائنات میں سب سے بڑی نعمت ہے۔ لیکن نعمت سے محرومی تب ہو۔ جب نبوت موجود نہ ہو۔ حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت موجود ہے۔

حضور ﷺ کی نبوت کی عالمگیریت اور دائمیت

پہلے زمانے میں جب کوئی نبی مبعوث ہوتا تو اس کی نبوت کا دائرہ اور علاقہ محدود ہوتا تھا۔ وہ کسی ایک شہر یا گاؤں کے لیے مبعوث ہوتا اور صرف اسی علاقے کے رہنے والے لوگوں کے لیے ضروری ہوتا کہ اس نبی پر ایمان لائیں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام بھی اسی علاقے کی حد تک پہنچایا جاتا۔ اب رہ گیا اگلا علاقہ جو اس نبی کی حدود میں شامل نہ ہوتا تو وہاں کے لیے کسی اور نبی کی بعثت ہوتی۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ ایک ہی وقت میں زمین پر اللہ کے کئی نبی موجود ہوتے تھے اور جب کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو وہ بعد از وصال بھی نبوت کی شان سے عالم برزخ میں بہرہ ور رہتا۔ لیکن انسانوں کے لیے اس کی نبوت کا زمانہ ختم ہوتا تھا۔ اس لیے نئے نبی کی بعثت کی ضرورت ہوتی۔ بڑھتے بڑھتے جب آقائے دوجہاں کا وقت آگیا تو نہ صرف مشرق سے مغرب تک' بلکہ پوری کائنات کی وسعتوں میں مکان تو کئی تھے' علاقے تو کئی تھے' خطے تو کئی تھے لیکن نبی سب علاقوں کے لیے ایک تھا۔ گویا سارے مکانوں کے لیے ایک نبی ہو گیا۔ جس طرح اللہ نے حضور کی بعثت سے سارے مکانوں کو ایک ہی نبوت عطا فرما دی' اسی طرح حضور کی بعثت کے بعد قیامت تک سارے زمانوں کو ایک ہی نبوت عطا فرما دی۔ سو محرومی کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے' جب نبوت کی نعمت موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور کی ختم نبوت کا معنی یہ ہوا کہ لوگو! پہلے نبوتیں اپنے دائروں میں محدود

Marfat.com

تھیں۔ اب میرے محبوب کی نبوت زماں اور مکاں کی ساری وسعتوں پر حاوی ہے۔ لہٰذا اب ہر زمانے میں میرے اس نبی کی نبوت موجود رہے گی اور قائم رہے گی۔ جس طرح حضور اکرم ﷺ آج سے چودہ صدیاں پہلے اسی دور میں بطور نبی موجود تھے۔ اسی طرح حضور ﷺ آج بھی بطور نبی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک نبی کی آمد پر جب اس نبی کا کلمہ دیا جاتا تو دوسرے نبی کی آمد پر اس کلمہ کو بدل دیا جاتا اور اس کا نام تبدیل کر دیا جاتا یا دوسرے علاقے میں کلمہ دوسرے نبی کے نام پر ہوتا۔ لیکن چودہ صدیاں بیت گئیں۔ کروڑوں سالوں کا عرصہ بیت جائے گا۔ کلمہ فقط ایک ہے' اور ایک ہی رہے گا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جس طرح یہ کہا جائے گا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' ساتھ ہی یہ بھی کہا جائے گا کہ محمد ﷺ کے سوا کائنات میں کوئی رسول نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ غلاموں پر آج بھی شفقت فرماتے ہیں اور اپنے دیدار سے بہرہ ور کرتے ہیں اور رشد و ہدایت کا سلسلہ آپ کی ذات سے جس طرح پہلے قائم تھا۔ ویسے ہی آج بھی قائم ہے۔

اس لیے ہم کہتے ہیں کہ نبوت کی نعمت باقی ہے۔ سلسلہ نبوت ختم ہوا ہے۔ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ نبوت محمدی ﷺ کی نعمت آج بھی قائم ہے۔ قیامت کے دن اور قیامت کے بعد بھی قائم رہے گی۔

حضور ﷺ کی نبوت کی دائمیت پر نص قرآنی

دیہات میں رہنے والے ایک گنہگار شخص نے جب اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاوک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم رسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔

(النساء ۴' ۶۴)

"اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا۔ آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ان کے لیے معافی طلب کرتے تو اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

Marfat.com

سنا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں چلے جاؤ تو سب گناہ دھل جاتے ہیں وہ دوڑا۔ اس خیال سے کہ حضور حیات ہوں گے اور میں حضور کی خدمت میں جاؤں گا اور اللہ رب العزت سے معافی مانگوں گا اور آپ کو درخواست کروں گا کہ وہ میری شفاعت کر دیں۔ لیکن جب وہ مدینہ پہنچا تو اس نے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو وصال فرما چکے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے ان کا مزار انور دکھادو۔

چنانچہ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کی ایک جماعت جن میں شیخ ابو منصور الصباغ بھی شامل ہیں' انہوں نے عتبی سے روایت کیا ہے۔ عتبی کہتے ہیں کہ:

> کنت جالسا عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء اعرابی فقال السلام علیک یا رسول اللہ سمعت اللہ یقول ولوانھم اذ ظلموا انفسھم جاوک الی آخر الایہ وقد جئتک مستغفرا الذنبی مستشفعا بک الی ربی ثم انصرف الاعرابی فغلبتنی عینی فرایت النبی ﷺ فی النوم فقال یا عتبی الحق الاعرابی فبشرہ ان اللہ قد غفرلہ۔ (تفسیر ابن کثیر' ج ۱' ص ۵۲۰)

"میں نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس کے قریب بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے آکر اسلام علیک یا رسول اللہ (ہدیہ صلوۃ و سلام پیش کرنے کے بعد کہنے لگا) اللہ کا یہ ارشاد سن کر ولوانھم اذ ظلموا انفسھم جائوک ----الی آخر الایتہ۔ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے پاس حاضر ہوا تھا کہ اللہ رب العزت سے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں گا اور آپ سے درخواست کروں گا کہ اللہ پاک کے حضور میری شفاعت فرما دیں (میری بدقسمتی کے میرے پہنچنے سے پہلے آپ وصال فرما گئے۔ اب میں مایوسی کی حالت میں واپس جا رہا ہوں) یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے حالت خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا' اے عتبی (میرے عاشق اٹھ) اس

Marfat.com

دیہاتی (میرے گنہگار امتی) کو خوشخبری دے (کہ اس کا آنا قبول کر لیا گیا ہے اور) اللہ پاک نے اس کی بخشش فرمادی ہے۔"

علامہ قرطبی ایک واقعہ سیدنا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قدم علینا اعرابی بعد ما دفنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلثه ایام فرمی بمقسه علی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم وحثا علی راسه من ترابه فقال قلت یا رسول الله فسمعنا قولک و وعیت عن الله فوعینا عنک و کان فیما انزل الله علیک ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاوک الی آخرالایه و قد ظلمت نفسی و جئتک تستغفرلی فنودی من القبرانه قد غفرلک۔ (تفسیر قرطبی، ج ۳، جزو ۵، ص ۲۶۶)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے تین دن بعد ایک دیہاتی ہمارے پاس آیا۔ وہ (آتے ہی) حضور کے مزار اقدس پر گر پڑا اور آپ کی تربت مبارکہ کی مٹی اپنے سر میں ڈالنا شروع ہو گیا اور (رو رو کر) عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے سنا جو آپ نے فرمایا اور جو آپ نے اللہ پاک سے سیکھا۔ ہم نے وہ آپ سے سیکھا۔ یارسول اللہ جو قرآن اللہ پاک نے آپ پر نازل فرمایا۔ اس میں یہ آیت کریمہ ہے ولو انهم اذاظلموا انفسهم جاوک ----- الی آخرالایته۔ اے میرے آقا میں نے اپنے آپ پر بڑے ظلم کیے۔ اب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ میری بخشش و مغفرت کی دعا کیجیے اور میری شفاعت فرمائیے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور سے آواز آئی (اے میرے گنہگار اور دکھی دل امتی خوش ہو جا) تجھے بخش دیا گیا ہے۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ سلسلہ نبوت تو ختم ہوا ہے لیکن نبوت ختم نہیں ہوئی۔ نبوت کی

Marfat.com

نعمت نبوت کی شفاعت اور نبوت کی رحمت آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی اور قیامت کے بعد جنت میں بھی جاری رہے گی۔ جس نبوت کا زمانہ جنت تک جاتا ہو۔ وہ نبوت کس طرح ختم ہو سکتی ہے۔

نبوت باری تعالیٰ کی نعمت اور ختم نبوت نعمت عظمیٰ ہے

حضور ﷺ کی آمد سے پہلے جب نئے نبی کی بعثت ہوتی تو کچھ اس کو مانتے اور کچھ نہ مانتے۔ چنانچہ جو شخص مان لیتے اور اس پر ایمان لے آتے تو وہ مومن ہی رہتے اور جو نئے نبی کو ماننے اور اس پر ایمان لانے سے انکار کر دیتے تو وہ کافر ہو جاتے۔ گویا مومن ہو کر بھی کافر ہو جاتے۔ بنی اسرائیل کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ یہودیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ اور عیسائیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ اولاً "اور اصلاً" مومن تھے۔ خبر سنتے چلے آئے تھے کہ سرتاج نبوت آخری نبی آنے والا ہے اور یہ بھی پڑھتے چلے آئے تھے کہ اس کا قیام کھجوروں والے شہر میں ہو گا۔ یہودی ہزاروں سینکڑوں میلوں سے مسافت طے کر کے صرف حضور ﷺ کی آمد کے انتظار میں مدینہ آکر آباد ہو گئے تھے۔ وہ اپنے نبی پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن جب حضور اکرم ﷺ آگئے تو بعض یہودی جو مومن ہوتے ہوئے بھی اپنی بدبختی کے باعث حضور ﷺ پر ایمان نہ لائے۔ اب بتائیے کہ وہ مومن رہے؟ نہیں' کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جب وہ حضور ﷺ کا انکار کر بیٹھے تو اصلاً" مومن ہو کر بھی وہ کافر ہو گئے۔ نبی کی آمد ایک بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے۔ جو لوگ پہلے سے نبی کو مانتے چلے آرہے ہوں۔ جب نیا نبی آجائے تو اس پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ایمان نہیں لائیں گے تو کافر ہو جائیں گے۔ ایک مرتبہ یہ ساری امت حضور ﷺ پر ایمان لا چکی تھی۔ اگر اس امت میں بھی انبیاء کے آنے کا سلسلہ قائم رہتا اور نئے نبی اپنے اپنے وقتوں میں آتے رہتے تو کوئی مانتا اور کوئی انکار کر دیتا۔ جو مانتے وہ مومن رہتے اور جو نہ مانتے وہ مومن ہو کر بھی کافر ہو جاتے۔ ان کا پہلا ایمان کسی کام کا نہ رہتا۔ اللہ نے اپنا فضل و احسان کرتے ہوئے اس امت کو اس سے

Marfat.com

بچالیا۔ اگر خدانخواستہ امت مسلمہ کو ختم نبوت کی نعمت عطا نہ ہوتی اور اجرائے نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو مختلف زمانوں میں نبی آتے رہتے اور ہمارے زمانے میں خدانخواستہ اگر کوئی سچا نبی اپنی نبوت کا اعلان کرتا۔ ادھر جھوٹے لوگ بھی اعلان کرتے تو کوئی سچے نبی کو مانتا اور کوئی جھوٹے کو مانتا۔ اس طرح جھوٹے کو ماننے والے کا ایمان بھی جل کر تباہ ہو جاتا اور سچے نبی کو نہ ماننے والے کا ایمان بھی جل جاتا۔ ہم تو اتنے کورے لوگ ہیں کہ نبی کی پہچان تو دور ہم کھرے کھوٹے کی پہچان نہیں کر سکتے۔ کتنے رہبرو راہنما پھرتے ہیں۔ لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، کتنی قیادتیں قوموں کو بلاتی ہیں۔ دھوکا دیتی ہیں۔ دھوکے کا سلسلہ جاری ہے، لوگ سو بار دھوکا کھا کر بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ یہ اتنی ناسمجھ قوم اس کو اگر نبیوں کی پہچان اور ایمان کے مرحلے میں ڈال دیا جاتا تو خدا جانے کس حال میں یہ مبتلا ہو جاتی۔ ہم تو عام انسان کی پرکھ کے بھی قائل نہیں۔ چہ جائیکہ جھوٹی نبوت اور سچی نبوت پرکھ سکیں۔ چنانچہ رب العزت نے امت مسلمہ پر احسان عظیم کرتے ہوئے انہیں ختم نبوت کی نعمت عظمیٰ وجود مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں عطا کر دی۔ پس اے لوگو! تمہیں وہ عظمت اور شان و شوکت والا محبوب عطا کر دیا ہے جو اپنے خصائص و معجزات میں، اپنے فضائل و کمالات میں، اپنے محامد و محاسن میں اور رفعت ذکر میں سب انبیاء اور رسل سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ موجود نور، وہ پیکر حسن و جمال، سراج منیر، وہ مقام دنیٰ فتدلی تک رسائی رکھنے والا، وہ عرش کا مہمان، تاجدار کائنات، رحمتہ اللعلمین، خاتم الانبیاء والمرسلین، راحت قلوب العاشقین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمہیں عطا کر دیا۔ بس اب آنکھیں بند کر کے اس کے جوڑوں کو چومتے رہو۔ اس کا نام جپتے رہو۔ اس کی محبت کے ترانے گاتے رہو۔ اب نہ کسی نئے کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے اور نہ ادھر سے منہ موڑنے کی ضرورت ہے۔

دلیل نمبر۷: قرآن مجید قیامت تک کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون۔ (الحجر ۱۵، ۹)

Marfat.com

"بے شک ہم نے ہی (یہ) ذکر مبارک (قرآن) نازل فرمایا ہے اور یقیناً" ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔"

علامہ زمخشری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

وهو حافظه فى كل امت من كل زياده ونقصان و تحريف وتبديل بخلاف الكتب المقدمه فانه لم يتول حفظها وانما استحفظها الربانيين والاحبار۔ (کشاف، ۲، ۵۷۲)

"اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو ہر زمانے میں ہر قسم کی زیادتی و نقصان اور تحریف و تبدیل سے بچانے والا اور محافظ ہے۔ برخلاف کتب سابقہ کے۔ ان کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پاک نے نہیں لی، بلکہ ان کی حفاظت کی ذمہ داری (اس دور کے) علماء پر ڈالی۔"

قرآن مجید سے پہلے بھی انبیاء پر وحی نازل ہوتی رہی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل ہونے والی وحی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی۔ کیونکہ ہر نبی کے بعد دوسرے نبی نے آنا تھا۔ اور اس پر وحی جدید آنی تھی۔ مگر حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی حفاظت کی ذمہ داری اس لیے لی کہ بعد میں سلسلہ نبوت اور وحی کا انقطاع مقصود تھا۔ اور قیامت تک انسانیت کے لیے اب فقط قرآن ہی سرچشمہ ہدایت رہنا تھا۔

نبوت و رسالت محمدی ﷺ قیامت تک تمام کائنات انسانی کے لیے ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

قل يايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا۔
(الاعراف، ۷، ۱۵۸)

"آپ فرما دیجئے کہ اے کائنات انسانی! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اس کائنات میں جب تک نسل انسانی کا ایک

Marfat.com

فرد بھی باقی رہے گا، خواہ اس کا تعلق کسی بھی رنگ، نسل، قوم، علاقہ اور زبان سے ہو۔ حضور ﷺ بلا شرکت غیر اس کے نبی اور رسول ہوں گے، نیز یہ کا کائنات انسانی کے سارے فرمان و مکان نبوت و رسالت محمدی ﷺ میں داخل ہیں۔ اسی تصور کو واضح کرتے ہوئے اللہ پاک نے دوسری جگہ فرمایا:

وارسلنك للناس رسولا و کفی بالله شهيدا۔
(النساء، ۴، ۷۹)

"اور (اے پیارے محبوب ﷺ) ہم نے تو آپ کو تمام کائنات انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور (آپ کی رسالت کی عمومیت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔"

سورہ سبا میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وما ارسلنك الا کافه الناس بشيرا و نذيرا۔ (سبا، ۳۴، ۲۸)

"اور (اے رسول) ہم نے آپ کو ساری انسانیت کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

اللہ پاک نے امت محمدی ﷺ کے بارے میں فرمایا:

کنتم خیر امه اخرجت للناس۔ (آل عمران، ۳، ۱۱۰)

"(اے امت محمدی ﷺ) تم بہترین امت ہو، جو نسل انسانی (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہو۔"

قیامت تک اب صرف حضور ﷺ کی امت ہی ہوگی۔ چونکہ آپؐ کے بعد اور کوئی نبی نہیں اس لیے امت محمدی ﷺ کے بعد اور کوئی امت نہ ہوگی۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

لانبی بعدی ولا امه بعد امتی۔ (دلائل النبوۃ، ج ۷، ۳۸، باب ماروی فی رویا ابن رسل)

"نہ میرے بعد کوئی نبی اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔"

Marfat.com

دوسری جگہ آپ نے فرمایا کہ:

آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔(سنن ابن ماجہ ابولب الفتن باب فتنہ الدجال)

"میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔"

اس لیے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی نبوت ورسالت' منصب بشار وانداز قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے ہر فرد کے لیے ہے اور اب قیامت تک صرف آپ ہی کی امت ہو گئی۔ آپ آخری نبی ہیں اور امت مسلمہ آخری امت۔

سابقہ انبیاء پر فضیلت محمدی ﷺ ایک ایمان افروز حدیث کی روشنی میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء لسبت اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی المغانم وھلت لی الارض طھورا و مسجدا و ارسلت الی الخلق کافہ و ختم نبی النبیون۔(المسلم' ج ا'کتاب المساجد' ص ۱۹۹)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جملہ انبیاء پر (بطور خاص) چھ چیزوں میں خصوصی فضیلت عطا کی گئی۔ مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے' رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا۔ میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا' مجھے ساری مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے اوپر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔"

ضروری وضاحت

یوں تو حضور ﷺ کے وہ فضائل جو دیگر انبیاء کرام اور مرسلین عظام پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ان کا کوئی شمار نہیں لیکن جب ایک تعداد مقرر کر کے بات کی جاتی

Marfat.com

ہے تو تعداد کی حکمت کا خاص پس منظر ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمام انبیاء پر حضور ﷺ کی فضیلت ان چھ باتوں میں ہے اور اس کے علاوہ کسی اور امر پر فضیلت نہیں، بلکہ اس ایک موقع پر حضور ﷺ نے چھ چیزوں کا ذکر مقرر کر کے ان کا اظہار فرمادیا۔ تیسرے موقع پر بعض اور امور کا خیال آیا تو ان کا ذکر فرمادیا۔ اس طرح مختلف وقتوں میں مختلف آداب کے ساتھ امتیازی خصوصیات اور فضائل و مراتب کا بیان کرنا ان کو محصور اور محدود کر دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک وقت میں ایک عدد بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں بھی آپ نے فضیلت ختم نبوت کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے:

لیکن یہاں اگر ہم پانچویں اور چھٹی فضیلت کو یکجا دیکھیں تو بات زیادہ سمجھ میں آتی ہے۔

پانچویں فضیلت ارشاد فرمائی کہ:

ارسلت الی الخلق کافہ۔

"باقی انبیاء اور رسولوں کو خاص علاقوں کی طرف خاص نسلوں اور قبیلوں کی طرف بھیجا جاتا، لیکن جب میری بعثت کا وقت آیا تو یہ ساری حد بندیاں اٹھا دی گئیں اور اللہ تعالیٰ کی جتنی مخلوق بھی اس کائنات میں ہے۔ میری رسالت کا پیغام ساری مخلوق کی طرف کر دیا۔ گویا میری رسالت اب کسی ایک طبقے، کسی ایک نسل، کسی ایک قبیلے کے لیے نہیں ہے بلکہ جہاں جہاں تک اللہ کی خلق کا نشان ہے، وہاں وہاں تک میری رسالت کا پیغام ہے۔"

"ختم بی النبیون" اور چونکہ میں ساری مخلوق کا نبیؐ بن کر آیا ہوں، اب اللہ کی مخلوق کا کوئی طبقہ بھی میرے دامن رسالت سے خالی نہیں ہے اور مجھ پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اب آپ دیکھیے کہ دونوں فضائل کا آپس میں کتنا تعلق ہے۔ اگر حضور ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک ساری مخلوق کے لیے نہ ہوتی اور انسانوں کے بعض طبقات ایسے ہوتے جو حضور ﷺ کی رسالت کے دائرے سے معاذاللہ خارج ہوتے تو پھر ان طبقات کے لیے اور نبی یا رسول بھیجے جاتے، لیکن آقائے دو جہاں ﷺ کو ساری خلق کے لیے رسول بنا دیا گیا اور مخلوقات الٰہیہ کا کوئی طبقہ بھی آپ کے

Marfat.com

فیضان رسالت سے باہر نہ رہا۔ تو اس لیے لازم ہو گیا کہ حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کو بھی آخری بنایا جائے۔

نبوت و رسالت محمدی ﷺ کی ہمہ گیریت و ابدیت

آپ کا یہ فرمان کہ ختم بی النبیون کہ انبیاء و رسل اور نبوت و رسالت کا جو سلسلہ چلا آ رہا تھا۔ میری آمد پر اسے ختم کر دیا گیا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا۔ اس حدیث پاک نے بھی آپ کی نبوت و رسالت کی عالمگیریت، ہمہ گیریت اور ابدیت کو آپ کی ختم نبوت کی دلیل بنا دیا۔

قیامت تک نبوت محمدی ﷺ کا فیضان جاری رہے گا

یہ بات قابل غور ہے کہ جب آپؐ کی نبوت ساری خلق کے لیے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیکر نبوت و رسالت سے جس جس نوعیت کا فیض پہنچ سکتا ہے۔ وہ ساری نوعیتوں کے فیض حضور اکرم ﷺ کی ذات سے پہنچ رہے ہیں۔ یعنی نبی اللہ کی توحید پیغام بھی دیتا ہے۔ دعوت و تبلیغ کا کام بھی کرتا ہے اور اس نبوی فریضہ کو امت کے اندر منتقل بھی کرتا ہے۔ تبشیر و تنذیر کا کام بھی کرتا ہے، تزکیہ و تنکیر کا کام بھی کرتا ہے۔ اصلاح ظاہر بھی کرتا ہے، اصلاح باطن بھی کرتا ہے، علوم و فنون کے فیضان بھی دیتا ہے، مصارف و لطائف بھی دیتا ہے۔ علم ظاہر بھی دیتا ہے۔ علم لدنی بھی دیتا ہے۔ دین کو غالب کرنے کا ضابطہ بھی دیتا ہے، آقائے دو جہاں ﷺ کی رسالت کی خصوصیت یہ ہے کہ دین کو غالب کر کے بھی دکھایا اور قیامت تک دین اسلام کو غالب کرنے کا نظام بھی دیا۔ اپنی سیرت بھی دی، اپنا اسوہ بھی دیا، اپنا روحانی اور تعلیماتی فیض بھی دیا۔ اپنا عملی فیض بھی دیا۔ الغرض ہر وہ فیض جو نبی کی ذات سے امت کو پہنچنا چاہیے، اگر اس میں سے کچھ فیض پہنچے اور کچھ پہنچنا بند ہو جائے تو پھر اس کی نبوت و رسالت کو آخری رہنے کا حق نہیں پہنچتا۔ وہ نبوت و رسالت ابدی، حتمی، قطعی اور دائمی تبھی رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کائنات میں زندگی رہے تب تک ہر قسم کے فیض کہ لہریں اس بارگاہ سے جاری رہیں۔ فیض نبوت کی جتنی نہریں اور فیضان

نبوت کے جتنے سوتے ہیں اگر وہ سارے جاری رہیں اور سب سے فیضان نبوت کا پانی بہتا رہے اور امت کے ہر طبقے کو رہتی کائنات تک ہر قسم کا فیض پہنچتا رہے اور دستار سالت ہر حاجت مند کی کفالت کرتا رہے اور امت کے سروں پر دست رسالت ہمیشہ قائم رہے تب تو حضور اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری رہنے کا حق ہے اگر بعض فیض پہنچیں اور بعض بند ہو جائیں اور بعضوں کے لیے وہی فیض رہے اور بعضوں کے لیے معاذ اللہ نبی نبوت کے فیض کی ضرورت پڑ جائے پھر آقائے دوجہاں ہر اعتبار سے من کل الوجوہ آخری نبی نہیں رہتے' یا پھر یہ بات کہ اللہ کی طرف سے اپنے بندوں پر معاذ اللہ ظلم نہیں تو کیا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے سے پاک ہے۔ اس سے بڑھ کر رحم کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اگر بندوں کو ضرورت ہدایت ہے اور وہ ہدایت بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے نہ ملے تو نئی نبوت کے سلسلے کو بند کرنے کا معنی کیا ہے؟ اگر لوگوں کو طلب روحانیت ہے اور روح مصطفیٰ ﷺ سے روحانیت کا فیض نہ ملے تو نئی نبوت کا سلسلہ بند کرنے کا معنی کیا ہے؟ اگر مردہ دلوں کو زندگی درکار ہے اور بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے زندگی نہ ملے تو نئی نبوت کا سلسلہ بند کرنے کا معنی کیا ہے؟ اگر دعوت و تبلیغ کے سوتے خشک ہو جائیں اور ان کی اثر انگیزی باقی نہ رہے اور حضور اکرم ﷺ کی دعوت و تبلیغ کے سلسلے پھر سے جاری نہ ہوں تو نئی نبوت کا بند کرنے کا معنی کیا ہے؟ اگر وہ نہیں رواں دواں نہیں تو پھر فیض اسی نہر سے ملے گا۔ کسی اور نبی سے مانگنے کی حاجت نہیں اور اس نبی نے تو لاکھوں' کروڑوں نہریں جاری کر دیں۔ کوئی اولیاء کی' کوئی علماء کی صورت میں جاری ہے۔ کوئی مجددین کی صورت میں جاری ہے۔ کوئی مصلحین کی صورت میں جاری ہے' لاکھوں کروڑوں' نہریں ہیں جو چشمہ فیض "مصطفوی" سے چل رہی ہیں۔ اور امت کے ہر طبقے کو حسب ضرورت اپنی استطاعت کے مطابق فیض مل رہا ہے' اب ہر قسم کا فیض بارگاہ مصطفوی ﷺ سے ہی ملے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس پیکر نبوت ﷺ کی بعثت پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا کیونکہ اب نئے نبی کی ضرورت و احتیاج نہیں۔

یاد رکھیں کہ شریعت میں نبوت کی کوئی ایسی تقسیم نہیں ہے کہ ایک نبوت کو کامل اور دوسری کو ناقص کہا جاسکے' ایک نبوت تام اور دوسری نبوت جزوی ہو' ایک نبوت

Marfat.com

حقیقی یا اصلی ہو اور دوسری ظلی و بروزی ہو ایک نبوت مستقل ہو اور دوسری غیر مستقل۔ ایسی نبوت کی کوئی تقسیم نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔ نبوت کا معاملہ 'نبوت کا تصور اور نبوت پہ ایمان' یہ ایک فروعی مسئلہ نہیں بلکہ یہ اصولی مسئلہ ہے۔ یہ ایمان اور کفر کا مسئلہ ہے۔ نبوت کا قرآن وسنت نے ایک ہی تصور دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے۔ وہ نبی ہوتا ہے۔ خواہ وحی ایک بار آئے یا ہزار بار۔ یہ نکتہ قابل توجہ رہے کہ جس شخص پر زندگی میں اللہ تعالیٰ کی سچی وحی آگئی' وہ اللہ کا سچا اور کامل نبی ہے۔ اس کی نبوت جزوی' ظلی اور بروزی نہیں۔ نبوت میں ظلی' بروزی' حقیقی اور اصلی کا کوئی تصور موجود نہیں۔ یہ تصور خود ساختہ اور اپنے کفر کو اسلام کا لبادہ اوڑھانے اور اپنی ظلالت و گمراہی کو ہدایت کا لبادہ اوڑھانے کے لیے ہے' ورنہ نبوت کی کوئی تقسیم نہ اللہ نے بیان فرمائی ہے اور نہ اللہ کے رسول نے۔

دلیل نمبر۹: رحمت و نبوت مصطفوی ﷺ کی عالمگیریت

اللہ رب العزت نے اپنی شان ربوبیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

الحمد للہ رب العلمین۔ (سورۃ الفاتحہ '۱'۱)

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔"

حضور اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کے بارے میں فرمایا:

ان ھو الا ذکر للعالمین۔ (التکویر '۸۱'۲۷)

"یہ (قرآن) تو بس عالمین کے لیے بڑی نصیحت ہے۔"

بیت اللہ شریف جو قبلہ محبوب ﷺ ہے' اس کے بارے میں فرمایا:

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکہ مبارکا وھدی للعالمین۔ (آل عمران '۳'۹۶)

"بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا' وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا ہے اور عالمین کے لیے (مرکز) ہدایت ہے۔"

حضور اکرم ﷺ کی شان نذیریت کے بارے میں فرمایا:

Marfat.com

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔(الفرقان ‘۲۵‘۱)

”بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ عالمین کو ڈرانے والا ہو۔“

سورۃ الانبیاء میں حضور اکرم ﷺ کی شان رحمت کے بارے میں فرمایا:

وما ارسلنک الا رحمہ للعالمین۔(الانبیاء‘۲۱‘۱۰۷)

”ہم نے آپ کو سارے عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔“

گویا آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آپ کا قبلہ‘ آپ کی شان نذیریت اور آپ کی رحمت اپنے اندر شان عالمگیریت رکھتی ہے۔ عالمین‘ عالم جمع ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً ”عالم انسان‘ عالم جن‘ عالم نجر و حجر‘ عالم نباتات و جمادات‘ عالم پست و بالا‘ عالم ناسوت‘ عالم برزخ‘ عالم آخرت‘ عالم ارواح‘ عالم ملکوت‘ عالم جبروت‘ عالم لاہوت‘ عالم باہوت‘ الغرض جتنے بھی عالم ہیں‘ ان سب کے مجموعہ کو عالمین کہتے ہیں۔ جہاں تک دائرہ عالمین ہے‘ وہاں تک رحمت مصطفیٰ ہے‘ یہ ساری کائنات ایک عالم ہے‘ خدا جانے کتنی اور کائناتیں اور عالم ایسے ہیں‘ جن کی ہمیں اب تک خبر بھی نہیں‘ رب کائنات نے حضور ﷺ کو فقط ایک عالم کا نہیں بلکہ سارے عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور ظاہر ہے کہ جس عالم پر حضور اکرم ﷺ کی رحمت کا سایہ ہو گا اس پر آپؐ کی نبوت کی چادر بھی تنی ہو گی‘ گویا قرآن نے آپ کو سارے عالمین کے لیے رحمت بنا قرار دے کر آپ کی نبوت و رسالت کی عالمگیریت کو بیان کیا ہے۔

اب تمام عالمین میں اللہ رب العزت کی ربوبیت اور اس کے محبوب کی رحمت و نبوت جلوہ گر ہے‘ پوری کائنات میں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور مصطفیٰ (ﷺ) کے علاوہ کوئی نبی اور رسول نہیں۔

حضور ﷺ کی سب فضیلتیں زمان و مکان کی حدود سے ماوراء ہیں

اللہ رب العزت نے آپؐ کی نبوت اور رسالت اور رحمت کو جس

Marfat.com

طرح عالمگیر بنایا اور انہیں تمام زمان و مکان کی حدود سے ماورا رکھا اسی طرح آپ کو عطا کی گئی نعمتوں اور فضیلتوں کو بھی زمان و مکان کی حدود سے ماورا' مطلق اور غیر مقید رکھا' ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یا ایھا النبی انا ارسلنک شاہدو مبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ (الاحزاب)

"اے نبی' ہم ہی نے آپ کو گواہ اور خوشخبری اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور ایک روشن چراغ بنا (بنا کر) بھیجا ہے۔"

آپ کے کسی منصب' فضیلت اور شان پر رب کائنات نے کوئی قید نہیں لگائی۔ بلکہ انہیں مطلق اور زمان و مکان کی قیود سے آزاد رکھا۔ ایسے عظیم اور عالمگیر نبی کے ہوتے ہوئے کسی اور کی نبوت کا گمان بھی ازلی بدبختی کی علامت ہے' قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی آپ کے فضائل اور اعزازات کو بیان کیا گیا تو انہیں مطلق رکھا گیا' مثلاً "فضیلت شاہدیت کو ہی لے لیں۔

جب کبھی بات کی جائے کہ فلاں شخص گواہ ہے' فوراً" ذہن میں سوال ابھرتا ہے کہ کس چیز کا گواہ؟ جب تک کوئی شے متعین نہ کی جائے' اس وقت تک گواہی کا تصور ممکن نہیں۔ کائنات کی ساری شہادتیں متعین ہیں' لیکن شہادت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم غیر متعین ہے۔ ازل سے ابد تک کائنات کی جس شے پر بھی گواہی مطلوب ہو' آپ کو اس پر گواہ بنایا جائے گا اوروں کی شہادتیں زمان و مکان کے ساتھ مقید ہیں مگر حضور کی شہادت اور گواہی مطلق اور عالمگیر ہے' قرآن مجید نے گواہی کے اس تصور کو بڑی وضاحت کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

فکیف اذا جئنا من کل امه بشهید وجئنا بک علی هولاء شهیدا۔ (النساء' ۴' ۴۱)

"پھر ان کا کیا حال ہو گا جب (قیامت کے دن) ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (یعنی ان کے نبی کو) لائیں گے۔ اور (اے رسول کریم) آپ کو ان سب پر گواہ

Marfat.com

بنا کر لائیں گے۔"

قیامت کے دن ہر امت سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں پیغام توحید پہنچا تھا کہ نہیں؟ بعض منکرین عذاب کے ڈر سے انکار کر دیں گے اور کہیں گے کہ نہیں۔ پھر اس امت کے نبی کو لایا جائے گا۔ اور وہ نبی گواہی دے گا کہ یا اللہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے پیغام توحید ان تک پہنچا دیا تھا۔ جب سارے نبی گواہ بن کر آئیں گے' نظام عدالت میں پوچھا جائے گا' ان سب پر گواہ کون ہے؟ پھر حضور اکرم ﷺ اٹھیں گے اور ان سب پر گواہی دیں گے' دوسرے نبیوں کی گواہی فقط اپنی امتوں تک رہے گی۔ مگر آپ کی گواہی عالمگیر اور ان سب پر ہو گی۔ جب عالمگیر گواہ تشریف لا چکے تو اب کسی اور کی گواہی کی کیا ضرورت ہے؟ کسی اور کی نبوت کی کیا حاجت ہے؟ ایسی عظیم اور عالمگیر گواہی والے پیغمبر کے آنے کے بعد اب کسی اور کا دعویٰ نبوت دجل و فریب کے سوا کچھ نہیں۔

الغرض کائنات نے اپنے پیارے حبیب کو جو بھی شان عطا کی' اسے مطلق رکھا۔ زمان و مکان کی قیود سے آزاد رکھا۔ کائنات کی ساری حدیں حضور کے دامن نبوت کے اندر سمٹ گئی ہیں۔ جہاں سارے زمان و مکان ختم ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا منصب نبوت و رسالت اور شان عظمت اپنی وسعت کے اعتبار سے اس سے بھی آگے ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ کی ساری شانیں اور منصب عالمگیر ہوئے تو ان شانوں اور منصب کا منبع و مرکز یعنی شان نبوت و رسالت کیوں عام نہ ہو گی اور عالمگیر نہ ہو گی اور جب شان نبوت و رسالت عام ہوئی تو پھر ایسی مطلق شان نبوت و رسالت کے بعد کسی اور نبی کا تصور درحقیقت شان رسالت مصطفیٰ کی نفی ہے۔

دلیل نمبر۱۰: امت محمدی ﷺ کو فریضہ نبوت سونپا جانا

منصب نبوت میں سے فریضہ تبلیغ جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت سے پہلے انبیاء کرام سرانجام دیتے تھے۔ آپ کی امت کو سونپ دیا گیا۔ جبکہ اس سے قبل صاحب شریعت نبی کے چلے جانے کے بعد دوسرا نبی آتا جو صاحب شریعت نبی کی تبلیغ اور اصلاح کا کام سرانجام دیتا' چونکہ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی نے مبعوث نہ ہونا تھا۔ اس لیے آپ

Marfat.com

کے بعد آپ کی امت کو یہ فریضہ سونپا گیا' ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ولتکن منکم امہ یدعون الی الخیر یامرون بالمعرف وینھون عن المنکر۔ (آل عمران '۳'۱۰۴)

"تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے' جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔"

یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کی امت کو اللہ تعالیٰ نے خود "خیر امت" کا خطاب دیا' چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

کنتم خیر امہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر تومنون باللہ۔ (آل عمران '۳'۱۱۰)

"تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضروری ہونی چاہیے' جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔"

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے حبیب ﷺ کو آخر الانبیاء والرسل اور افضل الخلائق بنایا' اسی طرح آپ کی امت کے سر پر خیر الامم کا تاج پہنایا۔ چنانچہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے' حضور ﷺ نے فرمایا:

انتم تتمون سبعین امہ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ۔

"تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بزرگ ہو۔"

کار نبوت حضور کی امت کو عطا ہوا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کی نبوت کو دائمی' ابدی اور عالمگیر بنایا اور آپ کی امت کو آخری امت بنانے کے لیے وہ کار نبوت جو امت کے کرنے کے لائق تھا اور جس کے آئندہ جاری رہنے کی ضرورت تھی۔ اس نوعیت کا سارا کار نبوت حضور ﷺ کی امت کو منتقل کر دیا' تاکہ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ اس ضرورت کے تحت نئے نبی کی

Marfat.com

ضرورت ہے' اس لیے جو ضرورتیں پہلی امت میں نبی اور رسول آکر پوری کیا کرتے تھے۔ اللہ نے حضور ﷺ کی رحمت کے توسط سے امت مصطفوی ﷺ کو یہ تمام مقام عطا کر دیا کہ اب حضور ﷺ کی نبوت کے فیض سے وہ ضرورتیں اب حضور ﷺ کی امت پوری کرتی رہے گی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ (ترمذی)

"میری امت کے علماء (علماء ربانیین) نبی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ان العلماء ورثہ الانبیاء۔ (ترمذی)

"انبیاء کے وارث علماء ہیں۔"

یعنی رشد و ہدایت' دعوت و تبلیغ' اصلاح احوال اور احیاء و تجدید دین کی جو ضرورتیں پوری کرنے کے لیے بنی اسرائیل میں انبیاء آتے تھے اب وہ ضرورتیں پوری کرنے کے لیے میری امت میں اہل حق علماء پیدا ہوں گے۔ رشد وہدایت کے چشمے میری امت کے علماء ربانیین سے پھوٹیں گے۔ دعوت اور تبلیغ وارشاد کے کام میری امت کے علماء کے ہاتھوں انجام پائیں گے۔

امت محمدی ﷺ کا امم سابقہ پر گواہ ہونا

اللہ جل مجدہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو افضل الخلائق' آخر الانبیاء اور شاہد و گواہ بنایا۔ جبکہ آپؐ کے توسط سے آپ کی امت کو خیر الامم اور آخر الامم ہونے کے ساتھ امم سابقہ پر شاہد اور گواہ بھی بنایا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وکذلک جعلنکم امہ وسطا لتکونو اشھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ (البقرہ' ۲' ۱۴۳)

"اور (اے امت محمدی ﷺ) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر

Marfat.com

امت بنایا۔ تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول تم پر گواہ ہو۔"

دوسری جگہ فرمایا:

لیکون الرسول شهیدا علیکم و تکونوا شهداء علی الناس ۔(الحج ۲۲'۷۸)

"تاکہ رسول تم پر گواہ ہو' اور تم لوگوں پر گواہی دو۔"

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اور آپ کی امت کو یہ مقام عطا کیا کہ لوگو یہ نبی اور رسول تمہیں دین کی تبلیغ کرتا ہے اور تمہارے اوپر گواہ ہے اور تم اوروں کو تبلیغ کرو گے تو تم اوروں پر گواہ ہو جاؤ گے۔ گویا نبی کی شہادت و گواہی تمہارے اوپر ہے اور اے امت محمدی ﷺ تمہاری شہادت باقی اقوام عالم پر۔ نبی تمہیں تبلیغ کرتا ہے اور تمہارے حال پر گواہ ہے' تم دوسروں کو تبلیغ کرو گے۔ تو تم دوسروں پر گواہ ہو جاؤ گے۔ اللہ نے تمہیں سب سے برگزیدہ امت سب سے بڑی امت سب سے اعلیٰ وارفع امت اور سب سے چنی ہوئی امت اس لیے بنایا کہ تم بنی اسرائیل کے انبیاء جیسا کام کر سکو۔ تم وہ کام کر سکو' جو پہلی امتوں کے نبی کرتے تھے۔ یعنی دین حق کی دعوت دینا' تبلیغ کرنا اور رشد و ہدایت کی شمعیں جلانا' ظاہر و باطن کے احوال کی اصلاح کرنا اور دین کو زندہ کرنا اور اپنی امتوں پر گواہ بننا یہ پہلے انبیاء کا کام تھا۔ اور تمہیں امت وسط اس لیے بنایا تاکہ تم وہ کام سنبھال سکو اور دوسری امتوں کے لیے جو کام تم کر رہے ہو۔ تمہارے لیے وہ کام میرا مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہے۔ یعنی وہ شمعیں جلا جلا کر تمہیں دیتا جا رہا ہے اور تم اس کی جلائی ہوئی شمعوں کو دنیا میں پھیلاتے جا رہے ہو۔

حضور ﷺ کا فرض منصبی

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کو شریعت کی تبلیغ اس کی دعوت' دین کی تجدید اور دین کا احیاء حتی کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا منصب عطا کیا۔ یہ کار نبوت ہے اور یہ نبی کا منصب ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

یامرهم بالمعروف و ینهٰهم عن المنکر و یحل

Marfat.com

لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث۔ (الاعراف ۷'
۱۵۷)

"وہ ان کو نیک کاموں کا حکم فرماتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔
اور سب پاک چیزیں ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام
کرتے ہیں۔"

آقا علیہ السلام کے فرض منصبی کے دو حصے ہیں۔

۱۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

حضور ﷺ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع فرماتے ہیں۔

۲۔ جو چیزیں پاک ہیں وہ یہ رسول امت کے لیے حلال کر دیتا ہے اور جو ناپاک ہیں' انہیں حرام کر دیتا ہے۔ جس شے کو نبی حلال کہہ دے' وہ حلال ہے اور جس کو حرام کہہ دے وہ حرام ہے۔ پاک و ناپاک کو حلال و حرام قرار دینا' یہ نبی کا تشریعی اختیار ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

حرمت علیکم المیتہ۔ (المائدہ ۵'۳)

"لوگو تمہارے اوپر مردار حرام ہے۔"

قرآن مجید نے چار مقام پر مردار کے حرام ہونے کا اعلان کیا ہے۔ مردار اس جانور کو کہتے ہیں۔ جو ویسے تو حلال ہو لیکن ذبح کیے بغیر مر جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تمہارے اوپر مردار حرام ہے اور چونکہ حلت و حرمت کا اختیار نبی کو بھی دیا گیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

کل میتہ حرام الا قیتان السمک والجراد۔ (المبسوط)

"لوگو! سارے مردار حرام ہیں' سوائے مچھلی اور ٹڈی کے۔"

یہاں یہ امر قابل توجہ رہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ اختیار کا انکار کرنے والوں اور دین اسلام کے لیے سنت کے بغیر فقط قرآن کو کافی سمجھنے والوں کو ذرا رک کر سوچنا۔ کہ مچھلی قرآن کی کس نص کی رو سے کھائی جاتی ہے۔ اگر سنت نبوی ﷺ پر اعتبار نہ ہوتا۔ تو

Marfat.com

قرآن تو مچھلی کو حرام کہہ چکا تھا۔ آپ مچھلی کو ذبح کیے بغیر کھاتے ہیں اور قرآن بغیر ذبح کے حلال جانور کو میتہ کہہ کہ حرام قرار دیتا ہے۔ جبکہ اسے حرام کے زمرے سے نکالنے والا اللہ کا رسول ہے۔ ٹڈی کو حلال کرنے والا رسول ہے۔ مردوں کے لیے ریشم کا کپڑا حرام کیا۔ مگر حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے ان دونوں کے لیے ریشم حلال کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اورخص للزبیر بن العوام و عبدالرحمن بن عوف فی لبس الحریرلحکمہ کانت بہا۔ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدلرحمٰن بن عوف کو خارش (جلد کی بیماری) کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔"

تو گویا اللہ کے نبی کے فرض منصبی دو طرح کے ہوئے۔ ایک ہے فقط نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا۔ دوسرا ہے حلال و حرام قرار دینا۔

دونوں احکام جدا ہوئے اب قیامت تک نہ کسی حلال کو حرام قرار دینے کی ضرورت ہے اور نہ ہی حرام کو حلال قرار دینے کی ضرورت ہے جسے حرام قرار دے دیا گیا وہ قیامت تک حرام ہے اور جسے حلال قرار دے دیا گیا۔ وہ قیامت تک حلال ہے۔ حلت و حرمت کے لیے صاف ظاہر ہے کہ کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اب اگر ضرورت ہو سکتی تھی۔ تو وہ نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا ہے۔ امر و نہی کے لیے جو اللہ کے نبی کا منصب تھا۔ یہ منصب آپ کی امت کو منتقل کر دیا گیا ہے' فرمایا۔ اے امت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم تر برگزیدہ چنی ہوئی امت ہو اور تمہارا منصب یہ ہے کہ اپنے نبی کی طرح نیکی کا حکم دو اور بدی سے روکو۔ تو یہ منصب من حیث الکل امت کو منتقل ہو گیا۔ اب قرآن کی رو سے یہ منصب امت ہی چلائے گی۔ تو اس منصب کو چلانے کے لیے پھر کسی نبی کے آنے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔

Marfat.com

کار نبوت چلانے کے طریقے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا کار نبوت چلانے کے لیے چار کام کیے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

لقد من الله على المومنين اذ بعث فيهم الرسولا من انفسهم يتلوا عليهم ايه ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمه۔ (آل عمران)

"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت کرتا ہے۔ پھر ان (کے قلب و باطن اور نفوس) کا تزکیہ کرتا ہے۔ (ان کے من کو میل کچیل سے پاک کر دیتا ہے) پھر انہیں کتاب کی (یعنی قرآن کی) تعلیم دیتا ہے اور انہیں حکمت اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں کار نبوت کو چار اجزا پر مشتمل کیا گیا ہے:

نبوت کے چار اجزا

۱۔ تلاوت آیات۔
۲۔ تزکیہ نفوس۔
۳۔ تعلیم کتاب۔
۴۔ تعلیم حکمت۔

یہ چاروں اجزا آپؐ کے بعد آپؐ کی امت کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ تلاوت آیات

قرآن کی تلاوت کرنا اور قرآن کو محفوظ رکھنا یہ حضور ﷺ کی امت کے حافظوں کے سپرد کر دیا ہے، حفاظ اور قراء حفظ و قرات کا کام کرنے والے سارے خوش نصیب ہیں کہ انہیں منصب نبوت میں سے تلاوت قرآن مل گیا۔ اب قرآن کی تلاوت اس

Marfat.com

کے حفظ اور اس کے فروغ کے لیے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی' کیونکہ امت میں حافظ بنا دیے گئے ہیں۔ گزشتہ امتوں میں کتابوں کے حافظ نہ تھے۔ آقائے دو جہاں ﷺ کی امت کے سات سات سال کے بچے بھی حافظ قرآن ہیں' پوری کائنات میں کسی کتاب کو یہ اعزاز حاصل نہ ہوگا کہ سات سال کا بچہ' جس کی زبان صحیح طور پر نہیں کھلتی وہ قرآن کے تیس پاروں کا حافظ ہو گیا۔ یہ ختم نبوت کا فیض ہے جو امت کو منتقل ہو گیا۔

۲۔ تزکیہ نفوس

حضور ﷺ کی نبوت کے منصب کا یہ جز عملاً "سرانجام دینے کے لیے اللہ پاک نے صوفیاء پیدا فرما دیے' یہ صوفیاء کرام' یہ درویش' یہ اولیا اللہ جن کی صحبتوں میں بیٹھ کر دلوں کے زنگ اترتے ہیں' جن کی نگاہ کی ایک توبہ سے نفوس کے تزکیے ہوتے ہیں' جن کی بارگاہ کی حاضری سے اللہ یاد آتا ہے اور فسق و فجور کی کیفیت ختم ہوتی ہے۔ یہ صوفیاء تزکیہ نفوس کا علم بلند کیے ہوئے ہیں' تزکیہ و احسان' تربیت روحانی' تحسین اخلاق اور تہذیب نفس' یہ سب کچھ صوفیاء کی بارگاہ میں ہو رہا ہے' حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ایک مجلس برپا کرتے' ہندو کفر کا زنگ لے کر آتا تو ایمان کا نور لے کر جاتا' کسی تقریر کی ضرورت نہیں پڑتی' کسی کتاب اور تصنیف کی ضرورت نہیں پڑتی' ان کی صحبت میں آنے سے دلوں کا زنگ دھل جاتا۔ سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی شہنشاہ ولایت کی ایک مجلس وعظ میں سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے احوال بدلتے۔ چور چوری کے ارادے سے آتا تو اس بارگاہ سے شان قطبیت لے کر جاتا۔ یعنی اولیاء اللہ کی مجلس سے ان کی صحبت سے ایمان نصیب ہوتا ہے' عمل صالح ملتا ہے' تقویٰ نصیب ہوتا۔ طہارت نصیب ہوتی ہے' حتیٰ کہ ولایت نصیب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس کا کار نبوت اللہ نے حضور ﷺ کی امت کے اولیاء اور صوفیاء کو عطا کر دیا ہے' اور یہ نہریں آج تک رواں دواں ہیں' ہماری آنکھوں کو ان کی پہچان ہو یا نہ ہو' لیکن امر واقع یہ ہے کہ وہ خطہ زمین کے ہر گوشے پر موجود ہیں' اگر ان کے وجود مسعود نہ ہوں' تو نظام حیات چل ہی نہ سکے۔ اللہ کی نعمتیں ملنا رک جائیں اور ہم عذاب سے تباہ و برباد ہو جائیں۔ حضور ﷺ کی رحمت کی

Marfat.com

مختلف شکلیں ہیں' یہ اس سرچشمہ فیض کی نہریں ہیں' جو اللہ نے کہیں حضرت داتا گنج بخش کے نام سے اور کہیں بابا فرید گنج شکر کے نام سے جاری کی ہوئی ہیں۔ یہ وہ مراکز ہیں' جہاں سے تزکیہ نفس کا مصطفوی فیض مل رہا ہے' تزکیہ نفوس کے یہ سارے چشمے بھی ختم نبوت کا صدقہ ہیں۔

۳۔ تعلیم کتاب

قرآن کی تعلیم کا کام اللہ نے حضور ﷺ کی امت کے علماء آئمہ اور مجتہدین کو منتقل کردیا' وہ علماء جو علوم القرآن اور علوم الحدیث کے ماہر ہوئے' وہ دین کے علوم کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے' انہوں نے شریعت کے علوم و فنون کے اسرار و معارف کو پھیلایا۔

ایسے علماء حق آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ حضور ﷺ نے انہیں العلماء ورثۃ الانبیاء کے خطاب سے نوازا۔ یہ فیض نبوت جو تعلیم کتاب کا ہے' یہ بطریق علماء و مجتہدین آج بھی قائم و دائم ہے اور قائم و دائم رہے گا۔ ختم نبوت کی برکت سے یہ نہ کبھی منقطع ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

۴۔ تعلیم حکمت

یہ منصب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کے مجددین و حکماء کو عطا کیا۔ یہ فیض ختم نبوت حضور ﷺ کی امت کے صاحبان حکمت' صاحبان تجدید اور صاحبان احیاء کو ملا۔ جو اصلاح اور علم و معرفت میں سب سے اونچے قد کے لوگ ہوئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ عزوجل یبعث لھذا الامہ علی راس کل مائہ سنہ من یجدد لھا دینھا۔ (المستدرک للحاکم' ۴' ۵۲۲' کتاب الفتن و اعلام' مشکوۃ المصابیح' کتاب العلم فصل ثانی' ص ۳۶' بحوالہ ابوداؤد)

Marfat.com

"کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے آخر میں ایک شخص بھیجتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید و احیاء کا کام کرتا رہے گا۔"

وہ کام جو بنی اسرائیل کے بڑے بڑے انبیاء کرتے تھے وہ ہر صدی کے فاصلے کے ساتھ حضور ﷺ کی امت کے مجدد کرتے رہیں گے' جب سارے کارہائے نبوت اور ان کے فیوضات کی نہریں جاری و ساری اور رواں دواں ہیں تو اس کا معنی یہ ہوا کہ نبوت مصطفوی ﷺ اپنی کئی شکلوں میں آج ظاہر بھی ہے' باطن بھی ہے اور ہر کسی کو جو فیض مل رہا ہے' وہ اللہ کی عزت کی قسم آقائے دو جہاں ﷺ کا دست شفقت اور پیکر نبوت و رسالت کا ہاتھ ہے جو آج بھی اپنے اس امتی کے سر پر ہے جو سچے دل سے ان کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے اور دیکھنے والے آج بھی پیکر نبوت کو دیکھتے ہیں۔ ان کے اجالے کو دیکھتے ہیں۔ ان سے راہنمائی لیتے ہیں اور ہر قدم حضور ﷺ کے اشاروں سے اٹھاتے ہیں۔ جب فیضان نبوت اس طرح زندہ و تابندہ ہے تو پھر کسی اور نبوت کا تصور کیوں کیا جائے۔

دلیل نمبر ۱۱: بعثت نبوی اور تکمیل مقاصد نبوت

حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی بعثت سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے' ان کا مقصد ایک ہوتا تھا کہ پیغام حق لوگوں تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

فھل علی الرسل الا البلاغ المبین۔ (النحل '١٦' ٣٥)

"پس رسولوں کے ذمہ تو صرف اللہ کا پیغام صاف صاف' واضح انداز سے پہنچا دینا ہے۔"

چنانچہ حضور ﷺ کے سپرد صرف ابلاغ مبین نہ ہوا جبکہ پانچ مقاصد آپ ﷺ کو عطا کیے گئے۔

Marfat.com

ا۔ شرائع ما قبل کی تنسیخ

ما ننسخ من ایۃ او ننسھا فات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شی قدیر۔ (البقرہ‘ ۲‘ ۱۰۶)

"(یاد رکھو کہ) ہم جو کوئی آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسے ہی (جو اپنے زمانے سے ہم آہنگ ہو) کوئی آیت بھیج دیتے ہیں‘ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

اس آیت کریمہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد بعثت میں سے ایک تنسیخ شریعت کا بیان فرمایا۔ دوسرا یہ کہ آپ سابقہ شرائع کو منسوخ کر کے اس سے بہتر لائے ہیں۔

۲۔ تکمیل شریعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ (المائدہ‘ ۵‘ ۳)

"آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نصیحت پوری کر دی۔"

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری سے دین مکمل ہو گیا ہے۔ اکمال دین جو آپ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد تھا‘ وہ پورا ہو چکا ہے۔

تخفیف شریعت

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دیگر فرائض نبوت کے ساتھ ساتھ سابقہ امتوں میں موجود بعض چیزوں کی تخفیف کا فریضہ بھی سرانجام دیا ہے‘ تاکہ امت کے لیے آسانی ہو اور دین واضح ہو جائے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

Marfat.com

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراہ والانجیل یامرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر و یحل لھم الطیبت ویحرم لھم الخبائث ویضع عنھم امرھم والاغلال التی کانت علیھم۔(الاعراف‘۷‘۱۵۷)

”وہ لوگ جو اس رسول ؐ کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہیں‘ جس کے ذکر مبارک کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں‘ وہ ان کو نیک کاموں کا حکم فرماتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور سب پاک چیزیں ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں۔ ان پر سے وہ بوجھ اور طوق جو ان پر (ان کی نافرمانیوں کے باعث سے لگائے گئے تھے) اتار دیتے ہیں۔“

مذکورہ آیت کریمہ میں بنیادی طور پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد بعثت بیان کیے گئے ہیں۔ بعض چیزوں کا حلال کرنا۔ ناپاک کا حرام کرنا‘ اس طرح بوجھ اتار دینا‘ یہ سب امت کی آسانی کے لیے ہے اور یہی دین میں تخفیف ہے۔

تبلیغ شریعت

ارشاد باری تعالی ہے کہ:

یاایھاالرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔(المائدہ‘ ۵‘۶۷)

”اے رسول جو کچھ آپ ؐ پر آپ ؐ کے رب کی طرف سے اترا ہے (سب کا سب لوگوں تک) پہنچا دیجیے۔“

تبلیغ شریعت اہم فریضہ ہے‘ جس کو ہمیشہ جاری رکھنے کے لیے آپ ؐ نے امت کے سپرد کر دیا۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے سابقہ انبیاء کرام کی طرح اپنی شان رسالت کے مطابق مکمل طور پر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ مگر چونکہ سابقہ انبیاء میں ہر نبی کے بعد یہ کام

Marfat.com

دوسرے نبی کے سپرد ہوتا تھا اور حضور ﷺ کے بعد کسی اور نبی نے تو آنا ہی نہیں تھا۔ اس وجہ سے یہ فریضہ نبوت امت کے سپرد ہو گیا۔

تنفیذ شریعت

اللہ پاک نے فرمایا:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون۔(التوبۃ' ۹' ۳۳)

"(اللہ) وہی تو ہے' جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق (یعنی دین اسلام) کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ اس کو وہ تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکین پر کتنا ہی شاک گزرے۔"

اس آیت کریمہ میں علی الدین کله میں کل کا تقاضا یہ ہے کہ دین محمدی ﷺ قیامت تک سب ادیان پر غالب ہے۔

نتیجہ بحث

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد بعثت سے معلوم ہوا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خود تنسیخ کا کام بھی کر دیا۔ تکمیل دین کا کام بھی کر دیا۔ اور تخفیف بھی خود فرمادی۔ تاکہ ہر وہ کام جس کو پہلے انبیاء کرام آکر کرتے رہے' وہ مکمل ہو جائے' اور ان میں سے کوئی کام باقی نہ رہے' اور فریضہ تبلیغ کا جو کام حضور علیہ السلام کے ذمہ تھا' اس کو بھی مکمل کیا۔ بعد میں اسے ہمیشہ کے لیے جاری رکھنے کا ذمہ امت کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ سورۃ الحج میں ہے کہ:

الذین ان مکنهم فی الارض اقاموا الصلوه واتوا الزکوه وامروا بالمعروف ونهوا عن المنکر۔ (الحج' ۲۲' ۴۱)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک پر تسلط بخشیں تو یہ لوگ نمازوں کو قائم

Marfat.com

کریں اور زکوۃ دیں اور (دوسروں کو بھی جملہ) نیک کاموں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔"

حضور علیہ السلام کے بعد چونکہ کسی نبی نے نہیں آنا تھا' اس لیے حضور علیہ السلام نے بطور رسول تبلیغ و تنفیذ شریعت اور دیگر تمام امور باتمام و کمال سرانجام دیے۔ بس صرف وہ کام جس کو غیر نبی ھی کر سکتا تھا۔ یعنی فریضہ تبلیغ' اس کو امتی کے سپرد کر دیا اور حکم دیا کہ تم یہی کام ہمیشہ کرتے رہنا تاکہ تمہارا دین قیامت تک تمام ادیان باطلہ پر غالب رہے' چونکہ بعثت نبوی کے مقاصد پورے اور مکمل ہو چکے' اس لیے حضور" ﷺ کے بعد اب قیامت تک کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی۔

دلیل نمبر ۱۲: حضور اکرم ﷺ کا شاہد و گواہ ہونا

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ:

و یوم نبعث فی کل امه شهیدا علیهم من انفسهم وجئنا بک شهیدا علی هولاء۔ (النحل' ۱۶' ۸۴)

"اور (اے رسول اس دن سے آگاہ کر دیجئے) جس دن ہر امت پر ہم ایک گواہ ان میں سے اٹھائیں گے۔ (یہ وہی پیغمبر ہوں گے جو ان پر انہی میں سے بھیجے گئے تھے' جو اللہ کے سامنے اپنی امت کے نیک و بد اعمال اور عقیدہ پر گواہی دیں گے) اور ان سب پر ہم آپ کو گواہ بنائیں گے۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

فکیف اذا جئنا من کل امه بشهید وجئنا بک علی هولاء شهیدا۔ (النساء' ۴' ۴۱)

"پھر ان کا کیا حال ہو گا جب (قیامت کے دن) ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (یعنی ان کے نبی کو) لائیں گے اور (اے رسول کریم ﷺ) آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے دو باتیں ثابت ہوئیں:

Marfat.com

۱۔ قیامت کے دن ہر امت میں سے صرف ایک ہی نبی گواہ ہوگا اور ان سب انبیاء علیہم السلام پر حضور ﷺ گواہ ہوں گے۔ اب اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی امت میں سے کوئی اور بھی دعویٰ نبوت کرے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو نبی گواہ ہوں گے جو کہ نص قرآنی کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کی نص سے ثابت ہے کہ ہر امت میں صرف ایک نبی گواہ ہوگا۔ لہٰذا جب دو گواہ نہیں ہو سکتے تو حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔

۲۔ اگر اس امت میں کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو یقیناً قیامت کے دن اس امت پر کسی دوسرے گواہ اور نبی کا ذکر قرآن میں ہوتا، لیکن جب پورے قرآن میں حضور ﷺ کے بعد کسی اور گواہ کا ذکر نہیں، تو اس سے ثابت ہوا کہ اس امت کا ایک ہی نبیؐ ہے۔ جو سب انبیاء علیہم السلام کے آخر میں تشریف لایا۔ جس کے بعد کسی نبی کی گنجائش نہیں۔

دلیل نمبر ۱۳: حضور نبی کریم ﷺ کا قیامت تک کے لیے متاع مطلق ہونا

اللہ پاک نے فرمایا:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ (النساء، ۴، ۸۰)

"جو کوئی رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے یا کرے گا، اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔"

لفظ یطیع مضارع کا صیغہ ہے۔ عربی زبان میں تینوں زمانوں کے لیے دو صیغے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایک ماضی اور دوسرا حال کا اور تیسرا مستقبل کا۔ ماضی وہ زمانہ ہوتا ہے، جو بیت گیا اور حال وہ زمانہ ہوتا ہے جو کبھی گزرتا نہیں۔ یعنی ایسا وقت جو ہر گھڑی قائم رہتا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ مستقبل کا معنی ہے۔ آئندہ آنے والا۔ آپ کل (آنے والے) کو مستقبل کہتے ہیں اور جب آپ آئندہ کل میں داخل ہو جائیں گے تو اس سے اگلا کل آپ کے مستقبل سے قائم ہو جائے گا۔ جس طرح زمانہ حال کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اسی طرح زمانہ مستقبل بھی کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یعنی ان دونوں زمانوں میں دوام ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کی اطاعت کے لیے جو صیغہ استعمال کیا ہے، وہ مضارع کا صیغہ ہے اور اس میں دوام اور ہمیشگی پائی جاتی ہے، نیز یہ کہ فعل مضارع

Marfat.com

بیک وقت حال اور مستقبل یعنی دونوں زمانوں پر دلالت کرتا ہے' چنانچہ لفظ " یطیع " کا معنی و مفہوم یہ ہوگا کہ جو کوئی اس رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتا ہے یا کرے گا' اب کرے گا کی کوئی حد نہیں کہ جب تک کرے گا بلکہ عموم ہے' جب تک کسی نہ کسی شکل میں اطاعت کرنے والے ہوں گے' تب تک نبی ﷺ کی نبوت و رسالت ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ لفظ یطیع فعل مضارع کا صیغہ ہے اور اس میں دوام اور ہیشگی پائی جاتی ہے' اس لیے اطاعت رسول ﷺ کے حکم میں بھی دوام اور ہیشگی پائی جائے گی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہر زمانہ میں ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت بھی ہر زمانہ میں ہوگی۔ جس طرح آفتاب رسالت محمدی ﷺ دور صحابہ میں چمک رکھتا تھا اور اسی طرح آج بھی چمک رہا ہے اور اسی طرح قیامت تک چمکتا رہے گا۔ چنانچہ قیامت تک نور کا ہر طالب اسی آفتاب رسالت محمدی ﷺ سے روشنی لیتا رہے گا۔ اس آفتاب رسالت اور ماہتاب نبوت کے ہوتے ہوئے کسی اور نبی کا تصور کرنا معاذ اللہ اس رسالت و نبوت کی نفی ہے۔

لفظ الرسول کا مفہوم

من یطع الرسول لفظ "رسول" پر "ال" لگا کر اسے معرف باللام بنایا گیا ہے۔ عربی زبان میں جب کوئی لفظ معرف باللام ہو تو معرفہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہاں الرسول سے ہر رسول مراد نہیں بلکہ خاص رسول مراد ہے' اور وہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ چنانچہ اب قیامت تک صرف آپ ﷺ کی ذات متاع مطلق ہوگی۔

اطاعت خدا کے لیے اطاعت رسول ﷺ کی ناگزیریت

حضور ﷺ کے لیے مذکورہ آیت کریمہ میں (یطیع) مضارع علیہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے (اطاع) ماضی کا صیغہ استعمال کیا۔ اب قاعدہ یہ ہے کہ صیغہ ماضی تاکید کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور اس میں یقین کا معنی بھی پایا جاتا ہے۔ ایک تمثیل سے اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے دوستوں سے کہے کہ فلاں

Marfat.com

کام سے لاہور چلے جائیں۔ دوست جواب نہ دیں اور وہ یوں کہے کہ آپ نے میری بات نہیں مانی۔ ایک دوست جواب میں کہے کہ اچھا مانتا ہوں جبکہ دوسرا کہے کہ میں نے آپ کی بات مان لی۔ جواب دونوں کا ایک ہے۔ مگر پہلا جواب مضارع میں ہے جبکہ دوسرا ماضی میں۔ اس لیے دوسرے میں زیادہ تاکید بھی ہے اور یقین بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آقادوجہاں ﷺ کی اطاعت کی عظمت کو بلند کرنے کے لیے فرمایا۔ جو بھی اس رسول کی اطاعت کرتا ہے' یا کرے گا۔ جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ بلکہ فرمایا کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو براہ راست کرنے کی کوشش کی جائے تو اس میں شک ہو سکتا ہے۔ اللہ کی اطاعت ہوئی یا نہ ہوئی۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور غلامی کا قلادہ اپنے گلے میں ڈال لیا تو اللہ پاک صیغہ ماضی میں اعلان فرمارہے ہیں کہ جو میرے رسول ﷺ کی اطاعت و غلامی اختیار کرے گا۔ وہ میری بندگی میں آگیا۔ سو میرا بندہ بننا چاہتے ہو تو پہلے میرے مصطفیٰ کے غلام بنو۔ علامہ اقبالؒ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کی محمدؐ سے وفا تو نے' تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا' لوح و قلم تیرے ہیں

دلیل نمبر ۱۴: اطاعت و اتباع محمدیؐ کی دائمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم۔ (آل عمران' ۳' ۳۱)

"اے حبیب آپؐ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔"

اس الوہی پیغام اور ارشاد خداوندی کے ذریعے حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہم سے بھی مخاطب ہیں اور ہمارے بعد آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی۔ گویا قرآن کے الفاظ کی صورت میں حضور ﷺ کی آواز ہم تک پہنچ رہی ہے کہ لوگو! اللہ تعالیٰ سے محبت اور

Marfat.com

دوستی کرنا چاہتے ہو تو آؤ میری غلامی اختیار کرلو۔ جو حکم کل صحابہ کے لیے تھا۔ وہی حکم آج ہمارے لیے ہے۔ جب تک قرآن رہے گا۔ جب تک زمانہ اور وقت رہے گا۔ جب تک غلامی اور اتباع کرنے والے رہیں گے' تب تک حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور اسوہ قائم رہے گا اور آپ ؐ کی اتباع و اطاعت کا حکم باقی رہے گا۔

اتباع سیرت کے بغیر ممکن نہیں

یہاں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ختم نبوت کی بنیاد آقائے دوجہاں کی اطاعت و اتباع کا حکم قیامت تک قائم رہے گا۔ جبکہ اسوہ اور سیرت کے بغیر اطاعت و اتباع نہیں ہو سکتی تو ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ؐ کی سیرت اور اسوہ حسنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے۔ کسی شخصیت کی سیرت اور اسوہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تبھی لائق اتباع و اطاعت ہو سکتا ہے' جب اس کی سیرت کی تمام تفصیلات ہمیشہ محفوظ رہیں۔ اگر بالفرض ایسا وقت آجائے کہ یہ ریکارڈ محفوظ نہ رہے کہ آقائے دوجہاں ﷺ کس طرح کھاتے پیتے تھے؟ کس طرح پہنتے تھے؟ کس طرح سوتے اور جاگتے تھے؟ کس طرح گفتگو فرماتے تھے اور لوگ اگر اطاعت کرنا چاہیں تو کیا کر سکیں گے؟ فاتبعونی اور اطیعوا الرسول پر عمل ہو سکے گا؟ اللہ کے حکم پر عمل تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب سیرت کا سارا ریکارڈ موجود ہو' جس طرح صحابہ عہد رسالت مآب ﷺ میں مہرہ والضحیٰ دیکھ کر تعلیمات حاصل کرتے تھے۔ ہم اس ریکارڈ سے اسی طرح تعلیمات حاصل کر سکیں۔ جتنے انبیاء و رسل دنیا میں آئے۔ ان کی امتوں کو ان کی سیرت طیبہ کی اطاعت اور پیروی کا حکم ملا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ (النساء ۴' ۶۴)

"ہم نے ہر رسول کو اس لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

آیت مبارکہ بتاتی ہے کہ ہر نبی کی امت کے سامنے اپنے نبی ؑ کی سیرت کا ریکارڈ

Marfat.com

موجود ہوتا ہے ' تبھی تو وہ امت اس قابل ہوتی ہے کہ اس نبی کی اطاعت و پیروی کر سکے اور اگر کسی امت کے پاس اپنے نبی کی سیرت کا اصل ریکارڈ موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس امت کے پاس اپنے نبی کی سیرت محفوظ تھی۔ اس وقت تو وہ واجب الاطاعت تھی۔ مگر جب گردش لیل و نہار سے اس کی سیرت محفوظ نہ رہی اور کوئی دوسرا نبی اپنی سیرت لے کر آگیا تو اب اس کی اطاعت لازمی ہے۔ اگرچہ سابقہ انبیاء کی سیرتیں ایمان کے اعتبار سے دائمی ہیں۔ لیکن اطاعت و اتباع اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ نمونہ سیرت محفوظ رہے۔ جبکہ سابقہ انبیاء کی مکمل سیرت محفوظ نہیں۔ اس لیے وہ لائق اطاعت و اتباع بھی نہیں۔

سابقہ انبیاء کی مکمل سیرت محفوظ نہیں

اس تصور کو اگر سامنے رکھتے ہوئے ہم جائزہ لیں تو آج دنیا میں کوئی مذہب یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے پاس اس کے مذہبی پیشوا کی زندگی کا سارا ریکارڈ موجود ہے۔ مثلاً" کرشن مہاراج کو ماننے والے ' مہاتما بدھ کو ماننے والے ' مہاویر سوامی کو ماننے والے ' زرتشت کو ماننے والے ' حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہما السلام کو ماننے والے ' الغرض پوری دنیا میں کوئی ایسی امت نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ ہمارے پاس ہمارے نبی کی سیرت کا سارا ریکارڈ موجود ہے۔ حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت سے صرف پونے چھ سو سال پہلے گزرنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت جو عیسائی کہلاتی ہے وہ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتی۔ بلکہ عیسائی پادری ' سکالرز خود اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ پہلے اس بات کا تصور کیا جاتا تھا کہ بائبل اور دیگر مقدس کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساری زندگی میں سے فقط تین سالوں کا ریکارڈ اور مواد موجود ہے۔ لیکن اب عیسائی محققین کی جدید تحقیق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور سوانح کا جو ریکارڈ ہم تک پہنچا ہے ' وہ ان کی حیات مبارکہ کے پچاس دنوں سے بھی زیادہ کا نہیں ہے۔ جن کی نبوتوں کے زمانے گزر گئے ' ان کی سیرت کے ریکارڈ کا یہ عالم ہے کہ ان کی امتوں کے پاس ان کے نبی کا صرف دو ماہ کا ریکارڈ بھی موجود نہیں اور جس نبی آخر الزماں ﷺ کا زمانہ قیامت تک رہے گا۔ اس

Marfat.com

کی سیرت مقدسہ کی حفاظت کا یہ عالم ہے کہ حیات مبارکہ کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں، جس کا ریکارڈ موجود نہ ہو۔

سیرت محمدی ﷺ کا ہر حصہ محفوظ ہے

حضور ﷺ کب پیدا ہوئے؟ بچپن کیسے گزرا؟ جوانی کیسے گزری؟ کتنے سفر کیے۔ کس قسم کا لباس پہنتے تھے؟ رنگ کیسا تھا؟ دستار کیسے پہنتے تھے؟ اس کے شملے کیسے چھوڑتے؟ دستار کا رنگ کیا ہوتا؟ آقائے دوجہاں جوتا مبارک کیسے پہنتے؟ اس کے تسمے کیسے ہوتے؟ وہ کس شے کے جوتے ہوتے؟ آقائے دوجہاں ﷺ سرمہ کیسے ڈالتے تھے؟ کتنی مرتبہ آنکھ میں سلائی کھینچتے؟ سوتے کس طرح تھے؟ کس کروٹ پر سوتے؟ مسکراتے کس طرح؟ ہونٹ کتنے کھلتے؟ دانت مبارک کتنے نظر آتے؟ بازو اٹھاتے تو باہیں کتنی نظر آتیں؟ چلتے تو کس طرح قدم اٹھاتے؟

گفتگو میں کس قدر اعتماد ہوتا' گفتگو کے وقت دانت کتنے کھلتے؟ کتنے الفاظ بولتے؟ کس رفتار سے بولتے؟ کس طرح سمجھاتے؟ بات کے دوران ہاتھ مبارک کس طرح ہلاتے؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے جسم مبارک کا سینہ مبارک کیسا تھا؟ سکوت کس طرح ہوتا؟ کلام کس طرح ہوتا؟ سفر کیسا تھا؟ حضر کیا تھا؟ کھاتے کیا تھے؟ مشروب کیسا تھا؟ غذائیں کیا کیا تھیں؟ برتن کیا کیا تھے؟ کس چیز کو پسند فرماتے؟ سفر میں جاتے تو کس شے پر سفر کرتے؟ کس کو ساتھ لے کر جاتے؟ حتیٰ کہ آپ ؐ کے متعلق یہ بھی محفوظ ہے کہ آپ ؐ ناخن کیسے ترشواتے تھے۔ کس انگلی سے ابتدا فرماتے اور کس پر جاکر ختم کرتے۔ ترتیب کیا تھی؟ دنیا کا کون سا ایسا فرد ہے؟ جس کے ناخن کاٹنے تک کا طریقہ محفوظ ہو۔ سفر و حضر کا ایک ایک لمحہ جس پر کوئی توجہ نہیں دیتا' آقا ؐ کا وہ لمحہ بھی ریکارڈ کے بغیر نہیں۔ اگر آپ ؐ اس امر کی تصدیق حاصل کرنا چاہیں تو شمائل ترمذی' زاد المعاد اور شفا شریف وغیرہ فقط نمونے کے طور پر اٹھا کر دیکھ لیں۔ آقائے دوجہاں ﷺ کے شب و روز کے معمولات' عادات' خصائل سب ان میں موجود ہیں۔

Marfat.com

حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کیوں محفوظ رہی؟

آج تک دنیا کی کسی شخصیت کا خواہ نبی ہو یا غیر نبی، جزئیات سے لے کر کلیات تک کا ریکارڈ نہیں بنایا گیا۔

اگر اس دور میں ریکارڈ بنانے کا رواج ہوتا تو کسی اور کا بھی بنایا گیا ہوتا۔ لیکن کسی اور کا نہیں بنایا گیا۔ حیرانگی کی بات تو یہ ہے کہ اس وقت اتنے ادارے، لائبریریاں، یونیورسٹیاں اور تحقیق و تدوین کے شعبے بھی موجود نہ تھے، جن میں ریکارڈ محفوظ کیا جاتا۔ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اعلان نبوت فرمایا تو مکہ کی پوری آبادی میں دس آدمی بھی پڑھے لکھے موجود نہ تھے۔ پھر مدینہ طیبہ کی زندگی اور پھر جنگیں، غزوات، مصائب و آلام، تکالیف و مشکلات سفر و حضر کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ تحقیقی اداروں مرتبین اور مدونین کے بغیر اتنا عظیم ریکارڈ کیسے محفوظ ہوا۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت نہیں؟ اس سربستہ راز کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ آپ کی سیرت طیبہ قیامت کے لیے نمونہ کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی سیرت مقدسہ کو قیامت تک کے لیے محفوظ رکھنا تھا۔ تاکہ قیامت تک کے آخری انسان کے لیے بھی اس ذات مقدسہ کی سیرت پر عمل کرنا ممکن ہو سکے اور ہر فرد بشر اس کی اطاعت اور اتباع کو اپنا سکے اور یہ صرف اس صورت ممکن تھا کہ آپ ﷺ کو آخری رسول بنا دیا جائے اور آپ پر نبوت ختم کر دی جائے۔ چنانچہ یہ سارا کچھ مشیت الٰہی کا منصوبہ تھا کہ آپ ﷺ کو نبوت و رسالت، اسوہ و سیرت کے حوالے سے کائنات کی ابدی و دائمی حتمی اور قطعی شخصیت بنا دیا جائے تاکہ ہر دور میں، ہر زمانے کے لوگ اس کی پیروی اور اتباع کر سکیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آقا کی سیرت و زندگی کا محفوظ رہ کر بحفاظت امت کے ہاتھوں تک پہنچ جانا ختم نبوت کی برکت ہے۔ چونکہ نبوت کے صدقے امت کو یہ سرمایہ سعادت نصیب ہوا۔ اس لیے عقیدہ ختم نبوت کے لیے امت کا حساس ہونا اور اس کی حفاظت کے لیے جان ہتھیلی پر لیے پھرنا ایک بدیہی امر ہے۔

دلیل نمبر ۱۵: ذات محمدی ﷺ اور تعلق بالامہ

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا قیامت تک اپنے امتیوں کے ساتھ وہ گہرا تعلق ہے۔

Marfat.com

سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی کا اپنے امتیوں کے ساتھ ایسا گہرا تعلق نہ تھا۔ آپ ﷺ کے اس تعلق کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھتھم۔(الاحزاب '۳۳'۶)

"نبی کریم (ﷺ) مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں' اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں دو چیزیں بیان کی گئی ہیں:

انا اولی لکل مومن من نفسہ۔(صحیح مسلم۔کتاب الجمعہ' ج ا'ص ۲۸۵)

"ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ میں اس کے قریب ہوں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

ان النبی ﷺ قال مامن مومن الاوانا اولی بہ فی الدنیا والاخرہ۔(صحیح بخاری' کتاب الاستقراض' باب الصلوۃ من ترک دنیا' ج ا'ص ۳۲۳)

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں' مگر یہ کہ دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ میں اس کے قریب ہوں۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ جو شخص مومن ہے اسے دنیا میں بھی حضور ﷺ کی قربت حاصل ہوگی اور آخرت میں بھی۔ اب کوئی بدنصیب شخص ہی ہو سکتا ہے جو قربت مصطفوی ﷺ سے منہ موڑ کر کسی خود ساختہ اور کذاب مدعی نبوت کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

ازواج مطہرات ام المومنین ہیں

مذکورہ آیت میں اللہ رب العزت نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو مومنین کی مائیں قرار دیا چنانچہ اسی تصور کو مزید واضح کرتے ہوئے دوسری جگہ فرمایا:

Marfat.com

ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا۔(الاحزاب ۳۳:۵۳)

"اور نہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔"

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے نکاح کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے امتیوں کے ساتھ بعد از وصال بھی اسی طرح ہیں جس طرح ظاہری حیات میں تھے جبکہ دوسرے لوگوں کے فوت ہو جانے سے ان کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ان کی بیویاں بیوہ ہو جاتی ہیں اور ان سے نکاح جائز ہوتا ہے مگر جب حضور ﷺ کا تعلق اپنی امت سے منقطع نہیں ہوا بلکہ قائم و دائم ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔تو پھر کون ایسا بدبخت اور بدنصیب شخص ہو سکتا ہے جو در مصطفیٰ ﷺ کو چھوڑ کر کسی اور در کا بھکاری بنے۔دہلیز مصطفیٰ سے تعلق توڑ کر خود ساختہ نبوت کا دھندا کرنے والے کذاب اور دجال شخص کے دام فریب میں پھنس کر اپنی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر بیٹھے اور عذاب قبر اپنے مقدر میں لکھوا لے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کا ایندھن بننے کے لیے تیار ہو جائے۔

حضور ﷺ اپنی امت پر رؤف رحیم ہیں

حضور ﷺ کا اپنی امت کے ساتھ تعلق کے بارے میں سورہ توبہ میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم۔(التوبہ ۹:۱۲۸)

"بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک برگزیدہ رسول ﷺ آئے جو تکلیف تم کو پہنچتی ہے۔(وہ تم سے زیادہ) ان (کے قلب اطہر) پر گراں گزرتی ہے۔(وہ) تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے (اور) مومنوں کے حق میں تو نہایت وہ شفیق اور مہربان ہیں۔"

اس آیت میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں:

۱۔ امتی کا دکھ اور پریشانی قلب مصطفوی ﷺ پر ناگوار گزرتی ہے۔

Marfat.com

۲۔ حضور ﷺ اپنی امت کی بھلائی اور رحمت و خیر کی فراوانی کے لیے طالب و حریص ہیں۔

۳۔ حضور ﷺ اہل ایمان پر نہایت شفقت فرمانے والے اور مہربان ہیں۔

جب حضور ﷺ کے اتنے گہرے تعلقات اپنے غلاموں کے ساتھ آج بھی قائم ہیں تو پھر حضور کے ہوتے ہوئے کسی اور نبی کی کیا ضرورت۔

حضور ﷺ آج بھی امت کے اندر موجود ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم۔ (الانفال ۸:۳۳)

"اور (اے رسول) اللہ ایسا نہیں کہ جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں وہ ان پر عذاب کرے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

و كيف تكفرون وانتم تتلى عليكم ايت الله و فيكم رسوله۔ (آل عمران ۳:۱۰۱)

"اور تم کیونکر کفر کر سکتے ہو جبکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول ﷺ (موجود) ہے۔"

حضور ﷺ جس طرح حیات ظاہری میں صحابہ کے اندر موجود رہتے۔ اسی طرح قرآن کے مطابق ہر دور میں امت کے اندر موجود رہیں گے۔ کیونکہ قرآن فقط صحابہ کے لیے ہی نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کے لیے ہے۔"

یہ تیری نظر کا قصور ہے

حضور ﷺ آج بھی امت کے اندر موجود ہیں مگر فرق صرف یہ ہے کہ اس وقت چہرہ مصطفیٰ ﷺ اور وجود مصطفیٰ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو بھی نظر آتا تھا اور ابوجہل کو بھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ شیر خدا کو بھی نظر آتا تھا اور ابولہب کو بھی۔ مگر

Marfat.com

اب ابو جہل اور ابو لہب کو تو نظر نہیں آتا مگر جو دل بینا رکھتے ہیں۔ جنہیں فیض صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ ملتا ہے۔ جو مقام معرفت و مشاہدہ پر فائز ہو چکے ہیں، وہ آج بھی وجود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر رہے ہیں جن کے من کے اندر نور و معرفت ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم اور رحمت کی بارشیں آج بھی امت پر برستی دیکھ رہے ہیں۔ مگر وہ جو دل کے اندھے ہیں جن کے من میں کفرو ارتداد اور "ضلالت و گمراہی ہے جن کا من شیطنت کا مسکن ہے۔ جن کی آنکھیں چہرہ والضحیٰ کی زیارت سے محروم اور بے رونق ہیں۔ جن کا من اندھیر نگری ہے انہیں چونکہ نظر کچھ نہیں آتا۔ اس لیے انہوں نے سمجھا کہ شاید آقا موجود نہیں ہیں۔ اے بدنصیب شخص جلوہ جاناں تو بے نقاب ہے یہ تیری نظر کا قصور ہے۔ جو تجھے دکھائی نہیں دیتا۔ بقول:

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

امت گمراہ نہیں ہو سکتی---- کیونکہ؟

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں امت مسلمہ کے بے دین اور گمراہ نہ ہونے کی ضمانت دو چیزوں کے ساتھ متعلق کر دی گئی ہے۔

۱۔ قرآن کی موجودگی کی وجہ سے امت گمراہ نہیں ہوگی یعنی قرآن مجید کی ہدایت ابدی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے اس وجہ سے بھی امت کی گمراہی کا امکان نہیں چنانچہ وہ شخص جو کفر و ارتداد اور ضلالت و گمراہی میں بد عملی اور بے اعتقادی سے بچنا چاہے تو اسے دامن قرآن اور دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا۔

دلیل نمبر ۱۶: ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوہ حسنہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ۔ (الاحزاب

Marfat.com

(۲۱:۳۳

"(مومنو) بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔"

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کو تمام امتیوں کے لیے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ جب اسوہ موجود ہے تو گویا رسول ﷺ موجود ہے۔ جب اللہ کا رسول ﷺ موجود ہے تو پھر کسی نئے نبی کی ضرورت ہی نہیں۔

دلیل نمبر ۱۷: کثرت مومنین کی وجہ سے نئے نبی کی ضرورت نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ثم ارسلنا رسلنا تترا کلما جاء امه رسولها کذبوه فاتبعنا لبعضهم بعضا وجعلناهم احادیث فبعدا القومه لا یومنون۔ (المومنین ۲۳:۴۴)

"پھر ہم لگا تار اپنے پیغمبر بھیجتے رہے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا تو وہ اس کو جھٹلاتے تو ہم ایک کے بعد ایک (کو ہلاک کرتے) اور دوسری قوم کو لاتے رہے اور ہم نے ان (منکرین کی جماعتوں) کو (نیست و نابود کر کے انہیں دنیا کے لیے سبق آموز) کہانیاں بنا ڈالا۔ پس ایمان نہ لانے والوں کے لیے (رحمت سے) دوری ہے۔"

پہلی قوموں میں انبیاء علیہم السلام آتے۔ قلیل تعداد میں لوگ ایمان لے آتے اور جب ایک نبی چلا جاتا تو پھر دوسرا نبی آتا۔ اس طرح انبیاء یکے بعد دیگرے آتے رہے۔ کثیر تعداد میں لوگ تکذیب کرتے اور قلیل تعداد میں ایمان لاتے۔ کثیر تعداد کے لیے پھر رسول آتے تاکہ پیغام توحید کی قبولیت کا سلسلہ فروغ پاتا رہے۔ مگر حضور ﷺ کی امت کو یہ شرف حاصل ہوا کہ کثیر تعداد میں لوگ ایمان لائے اور دن بدن امت میں اضافہ ہی ہوا۔ بلکہ قیامت تک اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ پیغام توحید اور نور قرآن ہر طرف پھیلتا رہے گا۔ اور دنیا سے کفر و شرک اور ضلالت و گمراہی کا خاتمہ ہوتا رہے گا۔ چونکہ انبیاء کے آنے کا

Marfat.com

مقصد حضور ﷺ کی بعثت کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ اس لیے اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

دلیل نمبر۱۸: یہ امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہو گی (اس لیے نبی کی ضرورت نہیں)

پہلی امتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیاء کرام بھیجے جو انہیں پیغام حق دیتے۔ جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے تو ان کی امت گمراہ اور مشرک ہو جاتی۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا۔ مثلاً" حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں ہی ان کی امت نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذ وعدنا موسى اربعين ليلة ثم اتخذ تم العجل من بعده وانتم ظلمون۔ **(البقرہ۲:۵۱)**

"اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا تھا (وہ چالیس دن رات اعتکاف میں بیٹھے تھے) پھر تم نے موسیٰ علیہ السلام کے (کوہ طور پر جانے کے) بعد بچھڑے کو اپنا خدا ٹھہرالیا اور تم بڑے ظالم تھے۔"

حضرت عزیز علیہ السلام کی امت (یہود) نے انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نصاریٰ نے اللہ کا بیٹا بنا دیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وقالت اليهود عزيز ابن الله وقالت النصرى المسيح ابن الله۔ **(التوبہ۹:۳۰)**

"اور یہود نے کہا عزیز علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔"

پس اسی شرک و گمراہی کی وجہ سے سلسلہ نبوت جاری رہا جبکہ حضور ﷺ نے اپنی امت کے بارے میں فرمایا:

ان امتي لا تجتمع على ضلالة۔ **(ابن ماجہ ابواب الفتن باب السواد الاعظم)**

"میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔"

Marfat.com

ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

والزموا السواد اعظم فان ید اللہ علی الجماعہ۔

(النہج البلاغہ' ج ۲' ص ۱۱۱۲' خطبہ نمبر ۱۲۳)

"اور تم بڑی جماعت سے منسلک رہو کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔"

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ لا یجمع امتی اوقال امہ محمد علی ضلالہ ویداللہ علی الجماعہ ومن شذ شذالی النار

۔(جامع ترمذی' ج ۲' ابواب الفتن' باب فی لزوم الجماعۃ' ص ۳۹)

"بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور (سن لو کہ) جماعت (اجتماعی وحدت) پر اللہ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو کوئی اس سے جدا ہوگا وہ دوزخ میں جا گرے گا۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت گمراہی کی طرف نہیں پلٹے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک جلی کا ڈر نہیں۔ تو اس تصریح سے معلوم ہوا کہ جو خطرہ سابقہ امتوں میں انبیاء کے چلے جانے کے بعد باقی رہتا تھا۔ وہ اب ختم ہو چکا ہے اسی وجہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔

دلیل نمبر ۱۹: بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاً بعد قیامت آئے گی

اللہ پاک نے فرمایا:

فھل ینظرون الا الساعہ ان تاتیھم بغبتہ فقد جاء اشراطھا۔ (المحمد ۴۷:۱۸)

"پس وہ (کفار) تو اسی کے منتظر ہیں کہ ان پر قیامت اچانک آ کھڑی ہو۔ سو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں۔"

Marfat.com

مفسرین نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے "اشراط ساعہ" سے حضور ﷺ کی بعثت مراد لی ہے چنانچہ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ:

فبعثه رسول الله من اشتراط الساعه لانه خاتم الرسل الذی اکمل الله تعالی به الدین واقامه به الحجه علی العالمین۔ (ابن کثیر ۴:۱۷۷)

"پس رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارکہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کیونکہ آپ ﷺ خاتم الرسل ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا اور (سارے عالموں کی طرف رسول بنا کر) آپ کے ذریعہ کائنات پر (اتمام) حجت قائم کر دی۔"

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

بعثت انا والساعه کھاتین۔ (صحیح بخاری' ج ا' ص ۹۶۳' کتاب الرقاق' باب قول النبی ﷺ بعثت انا والساعۃ کھاتین)

"میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں" (آپ نے اپنی دو انگلیاں شہادت والی اور درمیان والی کھڑی کرتے ہوئے فرمایا)

یعنی جس طرح یہ دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح حضور ﷺ کی بعثت اور قیامت ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ حضور ﷺ کی قرب قیامت میں بھیجے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ کی بعثت اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔ بلکہ قیامت تک حضور ﷺ کی ہی نبوت جاری و ساری رہے گی۔

دلیل نمبر ۲۰: باب نزول وحی مسدود ہو چکا ہے

قرآن مجید کئی مقامات پر یہ بات واضح کر چکا ہے کہ وحی وہی ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے نازل ہوئی اور آپ ﷺ کی ذات اقدس پر اس کے نزول کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ قرآن مجید نزول وحی کے باب میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت مقدسہ کے بعد وحی نازل ہونے کے امکان کا بھی ذکر نہیں کرتا چنانچہ ثابت ہوا کہ نزول وحی اور اجرائے

Marfat.com

وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ وحی صرف نبی پر اترتی ہے۔ اگر کوئی نبی آتا ہوتا تو وحی اترنے کا سلسلہ بند نہ ہوتا۔

نبوت اور وحی کا باہمی تعلق

نبی اور غیر نبی کا امتیاز وحی الٰہی ہوتا ہے۔ اور باقی میں کچھ نبوت کے خصائص میں آتا ہے۔ تمام انسانوں اور کائنات بشریت سے جو شے نبی کو منفرد اور ممتاز رکھتی ہے، وہ وحی الٰہی ہے جس کو نبوت کا نام دیا جاتا ہے اور جب وحی الٰہی کے شرف سے اللہ پاک کسی بندے کو مشرف فرمادیتا ہے تو پھر خصائص و خصائل نبوت میں سے اسی پیکر نبوت کو اس کے حسب حال حصہ عطا فرمادیتا ہے۔

نزول وحی کی مختلف صورتیں

وحی الٰہی تین صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر نازل ہوتی ہے۔ اگرچہ کتب حدیث میں اس کی اور بھی کئی شکلیں بیان کی گئی ہیں مگر اس وقت ہماری بحث ان شکلوں سے نہیں ہے ہم صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وحی اللہ کی طرف سے اس کے نبی کی طرف قرآن کی رو سے تین صورتوں میں نازل ہوتی ہے اور اس وحی کو کلام الٰہی کہتے ہیں کیونکہ وحی کی صورت میں اللہ اپنے برگزیدہ بندے کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وما کان بشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا اومن ورائی حجاب اویرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء۔ (الشوریٰ ۴۲:۵۱)

"کسی آدمی کی یہ طاقت نہیں کہ اللہ سے ہم کلام ہو سکے مگر ہاں وحی یا پردے کے پیچھے سے یا (اللہ) کسی فرشتے کو بھیج دے کہ اس کے حکم سے جو اللہ چاہے (فرشتہ وہ) وحی کرے۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ قرآن مجید کی رو سے نزول وحی کی تین صورتیں ہیں:

Marfat.com

نزول وحی کی پہلی صورت: دل میں بات ڈالنا

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا ہے پھر اللہ کا نبی اسے آگے بیان کرتا ہے۔ اس میں نطق تو نبی کا ہوتا ہے، مگر کلام فی الحقیقت اللہ کا ہوتا ہے۔ یعنی انسانوں کے لیے زبان تو بندے کی ہلتی ہے مگر اس زبان سے کلام مولیٰ کا جاری ہوتا ہے۔

دوسری صورت: پس پردہ کلام کرنا

مذکورہ آیت کے مطابق نزول وحی کی دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ براہ راست پردے کے پیچھے سے کلام کرتا ہے۔ اس طرح اللہ کا نبی اپنی آنکھ سے اس کے حسن ذات کو تو نہیں دیکھتا لیکن اپنے کانوں سے اس کی آواز ضرور سنتا ہے، جیسے کہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ شرف نصیب ہوا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وکلمہ اللہ موسی تکلیما۔ (النساء ۴:۱۶۴)

"اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ (جیسا کہ اس کی شان کے لائق تھا)

تیسری صورت: ارسال رسل

تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ اپنے فرشتے کو اپنے نبی کی صرف بھیجتا ہے اور پھر اس فرشتے کے ذریعے اپنی وحی اس نبی کے قلب پر نازل کرتا ہے۔ قرآن مجید کا قلب مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونا اس کے بارے میں فرمایا گیا:

فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ۔ (البقرہ ۲:۹۷)

"بے شک اس (جبریل علیہ السلام) نے یہ کلام (قرآن مجید) آپ کے قلب (انور) پر اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین۔ (شعریٰ ۲۶:۱۹۳، ۱۹۴)

Marfat.com

"اس (قرآن) کو حضرت جبریل لے کر آپ ﷺ کے قلب اطہر پر اترے تاکہ آپ (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ:

وحی مذکورہ بالا تین صورتوں سے خالی نہیں ہوتی اور نبی کے لیے وحی کا ہونا ضروری ہے۔ وحی الٰہی ہی نبی اور غیر نبی کے مابین مابہ الامتیاز ہے۔

نزول وحی اور بشریت مصطفیٰ ﷺ

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ (الکھف ۱۸:۱۱۰)

"(اے محبوب ﷺ) آپ ﷺ فرما دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں۔ (البتہ) مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔"

اب محبوب یہ لوگ تجھے اپنی طرح کھاتا پیتا گلیوں میں چلتا پھرتا لین دین اور کاروبار کرتا جنگوں اور صلح میں شرکت کرتا الغرض ظاہری زندگی کے بھرپور احوال گزارتا دیکھ کر تجھے اپنے جیسا تصور کرتے ہیں۔ تو اپنی زبان سے انہیں کہہ دے کہ اے لوگو فقط نفس بشریت میں تم جیسا ہوں۔ رہ گیا یہ کہ ہم اور تم ایک جیسے قرار دیے جائیں' یہ غلط ہے۔ "ایکم مثلی" تم میں سے کون میری مثل ہے؟ کیونکہ یوحی الی۔ اللہ مجھ سے کلام کرتا ہے اور تم اس سے محروم ہو۔ یہاں پر "مابہ الاشتراک" اور "مابہ الامتیاز" بیان کر کے اصلاح کر دی کہ مجھے جو کھاتا پیتا دیکھتے ہو تو اس کا سبب یہ ہے کہ نفس بشریت میں میں تم جیسا ہوں۔ سو بشری زندگی کے اصول داوصاف اور خصائص اللہ نے مجھے بھی عطا کیے ہیں جو تم کو عطا کیے ہیں۔ لیکن تم ان ظاہری احوال کو دیکھ کر مجھے اپنے جیسا تصور نہ کرنے لگ جانا۔ بلکہ اس طرف بھی توجہ کرنا کہ اللہ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ وحی الٰہی اور کلام الٰہی کی جو فضیلت مجھے عطا کی گئی ہے۔ اسے میری بشریت کے احوال و فضائل و کمالات کو تم سے ممتاز کر دیا ہے۔

Marfat.com

ایک مثال سے وضاحت

خاک کی ایک ڈھیری پر بدبودار چیز دیر تک پڑی رہے جبکہ دوسری ڈھیری پر پھول پڑے رہیں تو خاک کی دونوں ڈھیریاں دیکھنے میں تو ایک جیسی نظر آتی ہیں مگر طویل عرصے کے بعد اس خاک کے اوصاف و احوال اور خصائص میں تبدیلی آچکی ہوتی ہے۔ مثلاً" اس خاک کو چھوتے ہیں تو بدبو آتی ہے جبکہ پھول والی خاک کو چھوتے ہیں تو خوشبو آتی ہے۔ اور یہ خوشبو اس خاک کی ڈھیری پر پھول پڑے رہنے کا اثر ہے چنانچہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مٹی سے خوشبو آرہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ تجھ سے خوشبو کیوں آرہی ہے۔ اس نے جواب دیا:

بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدتی باگل نشستم
کمال ہم نشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

(گلستان سعدی)

میں ایک ناچیز مٹی تھی کہ کچھ دیر پھول کی صحبت میں رہی۔ یہ اسی کی محبت کا کمال ہے کہ اس نے مجھ میں اثر ڈال دیا (اور مجھ میں خوشبو پیدا ہو گئی) وگرنہ میں جانتی ہوں میں تو صرف ایک مٹی ہوں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا پیکر بشریت جو ظاہری احوال میں ہمارے جیسا نظر آتا ہے۔ اس پر مدتوں اللہ تعالٰی کی وحی کا نزول ہوتا رہا ہے' اور جن کے قلب پر اللہ کی وحی کا نزول ہو۔ اندازہ کریں کہ اس پیکر بشریت کے اپنے خصائص' فضائل اور عظمتوں کا عالم کیا ہو گا۔ بعض لوگ ظاہری قدر مشترک تو دیکھتے ہیں لیکن قدر ممتاز نہیں دیکھتے۔ وہ یہ کہ اللہ کی وحی اور نبوت پیکر بشریت کو باوجود انسان ہونے کے پورے عالم انسانیت سے ممتاز کر دیتی ہے۔

Marfat.com

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے جسم اطہر پر غلیظ شے نہیں بیٹھتی تھی

یہی وجہ ہے کہ ہم بھی پیکر بشریت ہیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی پیکر بشریت عطا ہوا لیکن ہماری بشریت کا عالم یہ ہے کہ ہمارے اوپر ہر غلیظ اور گندی شے بیٹھ سکتی ہے اس پیکر بشریت پر غلیظ شے کا بیٹھنا تو درکنار ایک عام مکھی کو بھی بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ ہم سے پسینہ نکلے تو اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس پیکر بشریت کے پسینے کا یہ عالم ہے کہ جن راہوں سے گزر جاتے ہیں فضائیں معطر ہو جاتی ہیں۔ ہمارے پیکر بشریت کا یہ عالم ہے کہ ہمارا لعاب دہن نکلتا ہو تو جراثیم کا مرکز بن جاتا ہے۔ مگر اس پیکر بشریت کا یہ عالم ہے کہ اس کا لعاب اگر کسی کے جسم پر لگ جائے تو شفا ہو جاتی ہے۔

نابینا شخص اگر اپنی آنکھ میں لگائے تو بینائی لوٹ آتی ہے۔ ان کا ہاتھ کسی کو چھو لے تو موت زندگی میں بدل جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نفس بشریت میں مماثلت کا انکار نہیں کرتا مگر دیکھو تو سہی میری بشریت کا عالم کیا ہے اور تمہاری بشریت کا کیا۔ میری بشریت معطر ہے منور ہے لطیف ہے بلکہ الطف ہے اور نور سے بھی بڑھ کر ہے فقط اس لیے کہ یہ اللہ کے کلام کا مرکز اور اس کی وحی کا منبع و سرچشمہ ہے۔

اللہ کی ہر صفت قدیم ہے

اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے کیونکہ کلام متکلم کی صفت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح قدیم ہے اس کا کلام بھی اسی طرح قدیم ہے۔ اگر اللہ کو عارضی سمجھنا کفر ہے تو اللہ کی کسی صفت کو عارضی، محدود اور معاذ اللہ ناقص سمجھنا بھی کفر ہے۔ کلام الٰہی چونکہ اللہ کی صفت ہے تو جس پیکر بشریت کے ساتھ پوری زندگی اللہ کے کلام کا تعلق پیدا ہو جائے تو گویا اس کے قلب سے اللہ کی صفات کا نزول ہو رہا ہے اور جس دل کو اللہ کی صفت جذب کرنے کے لائق بنا دیا جائے اس قلب کا کیا عالم ہو گا۔ کتب احادیث کے اندر موجود ہے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر وحی نازل ہوتی تھی تو دیکھنے والے دیکھتے کہ آپ ﷺ کی حالت مختلف ہو جاتی کبھی آفتاب ﷺ کو پسینہ آجاتا کبھی ایسا ہوتا کہ اونٹنی پر سوار ہوتے تو اونٹنی بیٹھ جاتی۔ وحی قلب اطہر پر نازل ہو رہی ہوتی لیکن بوجھ کے باعث اونٹنی زمین پر

Marfat.com

بیٹھ جاتی۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے جو احوال نبوت کے راز دار تھے۔ وہ اس ظاہری کیفیت کو دیکھ کر جان جاتے کہ اللہ کا کلام آقا مولا ﷺ کی قلب اطہر پر نازل ہو رہا ہے اور جب حضور ﷺ واپس اس حالت سے رجوع فرماتے تو وہ سمجھ جاتے کہ اب وحی کا آنا ختم ہو گیا ہے۔ یہ ظاہری اثرات جو حضور ﷺ کی بشریت پر وارد ہوئے اس میں یہ بتایا گیا کہ کلام الٰہی ان پر حالت بشریت میں نازل ہوتا تھا اور حضور ﷺ کا پیکر بشریت اس قابل بنا دیا گیا تھا کہ کلام الٰہی اور صفات الٰہی کو اپنے اندر جذب کر لیتا چنانچہ دنیا کے کسی فرد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ انہیں اپنے جیسا تصور کرے۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کی حکمت آمیز تمثیل

یہاں مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کار پاکاں راقیاس از خود مکنا
اگرچہ باشد دور نوشتن شیر شیر

فرماتے ہیں کہ پاکباز لوگ اور اولیاء جن کو اللہ کی دوستی کا شرف حاصل ہے ان کو اپنے پہ قیاس نہ کرو اور اس مغالطے میں مبتلا نہ ہو کہ وہ ہماری طرح کے پیکر بشریت ہیں۔ ان کی زندگی کے احوال و معاملات بھی ہماری طرح ہیں۔ ظاہر یکساں نظر آنے کے باوجود ایک جیسا تصور نہ کیا کرو۔ جس طرح شیر اور شیر لکھنے میں ایک جیسے ہیں لیکن معنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ شیر دودھ کو کہتے ہیں اور دودھ بندے کی غذا ہے اور شیر وہ ہے کہ بندہ اس کی غذا ہے۔ دیکھنے میں حرف بھی تین ہیں، لکھنے کا انداز بھی ایک جیسا ہے ساری یکسانیت ہے فقط زیر زیر و زبر نے ان کی ساری حقیقت کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ بالکل اسی طرح پاکباز لوگ دیکھنے میں ہم جیسے ہیں لیکن ان کی بارگاہ خداوندی میں مقربیت، تعلق اور نسبت ان کی ساری یکسانیت کو مٹا کر انہیں کائنات سے منفرد کر دیتی ہے۔ یہ تو پاکباز کی بشریت کا عالم ہے۔ حضور ﷺ کی بشریت مقدسہ کی لطافت کا کیا عالم ہو گا۔

Marfat.com

وجود مصطفوی ﷺ کا سایہ کیوں نہ تھا

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضور ﷺ پیکر بشریت تھے لیکن جب سورج چمکتا یا چاندنی رات ہوتی تو زمین پر حضور ﷺ کا سایہ نہ پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جسم کی یہ خاصیت ہے کہ وہ سایہ رکھتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو لطافت روشنی یعنی نور کو عطا کی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ لطافت حضور ﷺ کے جسم اور بشریت کو عطا کی ہے۔ حضور ﷺ کا جسم اطہر نور سے بھی زیادہ لطیف ہے۔ چنانچہ جس طرح نور عام چیزوں سے گزرتا ہے۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر سے بھی گزر جاتا ہے۔ اس لیے وجود مصطفوی ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ سایہ تو ہے ہی اندھیرے کا نام۔ یہ نبی ﷺ تو اندھیروں کو اجالوں میں بدلنے کے لیے آئے ہیں۔ اگر ان کا جسم خود اندھیروں کو تخلیق دے تو اندھیروں کو ختم کس طرح کیا جا سکتا ہے اور جو جسم آیا ہی اندھیرا دور کرنے کے لیے ہو۔ اس کا سایہ کہاں سے آئے۔

دلیل نمبر۲: حتمیت حکم محمدی ﷺ

یاایھا الذین امنو اطیعو اللہ و اطیعو الرسول واولی الامر منکم۔ (النساء ۴:۵۹)

"اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے صاحبان امر کی۔"

حتمیت حکم محمدی ﷺ

یہ آیت کریمہ واضح کر رہی ہے کہ فی الحقیقت مستقل، دائمی، حتمی، قطعی اور غیر مشروط اطاعتیں اللہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی ہیں۔ اس لیے فرمایا اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اس کے بعد جو صاحبان امر ہیں ان کی۔

Marfat.com

اولی الامر کی اطاعت مستقل نہیں

یہ بات قابل توجہ رہے کہ صاحبان امر کا حکم ماننے اور ان کی اطاعت کرنے کی تعلیم ہے۔ لیکن ان کے لیے لفظ "اطیعو" دوہرا نہیں کہا گیا بلکہ فرمایا" واول الامر منکم" جس کا واضح مقصد یہ ہے کہ حکم دینا حق ہے اور اطاعت کا مستحق ہونا فقط اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حق ہے۔ "اولی الامر" کا کام فقط اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کو پہنچا دینا ہے۔ اس لیے ان کے حکم کو ماننا فی الحقیقت ان کا نہیں بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہے۔ اس لیے فرمایا کہ اگر ان کا تمہارے ساتھ کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے پھر اس جھگڑے کے آخری، حتمی اور قطعی فیصلے کے لیے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو۔

اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آیت کریمہ کا سارا مضمون اس امر پر روشنی ڈال رہا ہے کہ اللہ پاک کے نزدیک تاقیام قیامت اہل ایمان کے لیے فقط دو حکم ماننے کے لیے ہیں۔

۱۔ حکم الوہیت

۲۔ حکم رسالت ماب

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے بعد اگر "اولی الامر" میں سے بھی کسی کی اطاعت مستقل، دائمی اور ابدی ہوتی تو اس کے لیے "اطیعو" کے لفظ کو دوہرایا جاتا لیکن دوہرائے بغیر فقط "اولی الامر" کہہ دینا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اولی الامر اگر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے تابع چلیں تو تم بھی ان کی بات مان لو۔ اگر یہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی راہ سے ہٹ جائیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے منحرف ہو جائیں اور ان کی اطاعت کا قلادہ گلے میں سے اتار پھینکیں تو تم بھی ان کی اطاعت کا قلادہ گلے سے اتار پھینکو۔

اولی الامر کبھی منصب نبوت نہیں پا سکتے

اس آیت مبارکہ سے دوسری یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ اولی الامر میں سے

Marfat.com

کوئی شخص اگر اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کے نتیجے میں منصب نبوت پر پہنچنے کے اہل ہو تا تو اللہ رب العزت امت کو اختلاف کا حق کبھی عطانہ کر تا کیونکہ شرعی اور دینی امور میں اختلاف اسی وقت ممکن ہے جب دونوں ایک ہی حیثیت کے ہوں۔ اگر ان میں سے ایک منصب نبوت پر فائز ہے۔ اور ایک فقط امتی۔ تو ان دو کے درمیان کسی بھی امر دین اور امر شریعت پر اختلاف نہیں ہو سکتا اور جو نبی سے اختلاف کرے گا۔ وہ اسی لمحے کافر ہو جائے گا اور قرآن کفر کی اجازت نہیں دے سکتا۔

معلوم ہوا کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے بعد امت مسلمہ میں جو جتنا بھی بڑا ہو امت میں اصلا" اس سے اختلاف کرنے کا حق قائم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے صحابہ نے بڑے صحابہ سے اختلاف کیا۔ تبع تابعین نے تابعین سے اختلاف کیا۔ شاگردوں نے اماموں اور اساتذہ سے مریدوں نے مشائخ سے اختلاف کیا۔ کیونکہ قرآن فان تنازعتم کے ذریعے یہ اجازت دے چکا تھا کہ فقط کتاب و سنت کی بناپر اختلاف کر سکتے ہو۔ آگے اسی آیت مبارکہ میں فرمایا کہ:

فردوہ الی اللہ والرسول۔ (النساء ۴:۵۹)

"(پھر اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو ایسی صورت میں) اللہ اور (اسکے) رسول کی طرف لوٹا دو۔"

رسول سے کون مراد ہے؟

اس آیت مبارکہ میں رسول ﷺ سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ گویا قرآن مجید میں یہاں حضور ﷺ کی ذات گرامی کو اپنے تمام نزاعات کے حل کے لیے آخری سند اور مرجع قرار دیا۔ اگر رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی زمانے اور کسی دور میں کوئی اور نبی یا رسول مبعوث ہوناہو تا تو قرآن یوں مطلقانہ کہتا کہ قیامت تک اگر اختلاف ہو جائے تو اس رسول کی طرف بات کو لوٹا دو۔ بلکہ قرآن کہتا کہ اپنے اپنے زمانوں کے رسولوں اور نبیوں کی طرف لوٹا دو۔ مگر منشاء ربانی یہ ہے کہ تم جس دور جس زمانے میں بھی ہو جب بھی اختلاف پیدا ہو جائے تو لوٹانے کے لیے بارگاہ فقط مصطفیٰ ﷺ کی رہے گی۔

Marfat.com

ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی سوچے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ صدیاں بیت گئی ہیں۔ اب نزاع کے حل کے لیے اس رسول ﷺ کی بارگاہ کی طرف نہیں بلکہ کسی اور بارگاہ کی طرف جاتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کبھی ہماری توجہ اس بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے ہٹی اور ہم نے اپنا ٹھکانہ اپنا مرجع اور مرکز رشد وہدایت رسالت مآب ﷺ کے در اقدس کو چھوڑ کر کسی اور طرف تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ہمارے ایمان کا خرمن جل جائے گا۔ اس لیے اللہ رب العزت نے قیامت تک کے لیے اہل ایمان کو ہر مسئلے کے حل کے لیے ہمیشہ ہمیشہ حضور ﷺ کی طرف متوجہ کرکے اس امکان کو رد کر دیا کہ اب اس کے بعد کوئی اور بارگاہ بھی ہو سکتی ہے۔ مسئلے کو حل کرنے کے لیے اب قرآن مجید اس تصور کو یوں واضح کرتا ہے۔

وما کان لمومن ولا مومنہ۔

"اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی فیصلہ فرمادے تو پھر ان کا اپنے معاملے میں کچھ اختیار رہ جائے۔"

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ آجانے کے بعد کسی مرد عورت کو بشرطیکہ مومن ہو یہ حق نہیں پہنچتا کہ پھر اپنی رائے کا اظہار کرتا پھرے۔ اپنی عقل اپنے تجربے اور مشاہدے کو اس میں دخل دیتا پھرے بلکہ حق اور ایمان یہ ہے کہ تجربہ کچھ اور کہہ رہا ہو، مشاہدہ کچھ اور کہہ رہا ہو، جبکہ اللہ کا حکم کچھ اور کہہ رہا ہو تو دریں حالات اللہ کے حکم کے سامنے اپنے تجربے کا فقط خیال بھی لانا خود کو ایمان سے خالی کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ہماری سوچ، ہماری فکر، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے سامنے ٹکنے کے قابل نہیں۔

یہاں یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ شیطان نے نہ تو اللہ تعالیٰ کا عبادت کا انکار کیا تھا اور نہ ہی اس نے توحید میں شرک داخل کیا تھا۔ نہ اس نے آخرت کی جوابدہی کا انکار کیا تھا۔ وہ علم میں، عمل میں، اطاعت میں، عبادت میں ساری کائنات کے ملائکہ کا سردار تھا۔ فقط ایک بات تھی کہ اسے حکم ہوا کہ میں نے آدم کو بنایا ہے تم اسے سجدہ کرو۔

Marfat.com

فسجدوا الا ابلیس۔

"اور ہم نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے شیطان کے۔"

ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اس پر اللہ رب العزت نے ابلیس سے پوچھا:

ما منعک الا تسجد اذ امرتک۔

"تجھ کو کیا چیز مانع ہوئی کہ تو نے سجدہ نہ کیا۔"

قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے یہ سوال نہ کیا کہ ابلیس تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ ہوتا تو نوعیت اور تھی۔ پوچھا یہ جا رہا ہے کہ جب میں نے حکم دیا تو تمہیں سجدے سے کس شے نے روکا۔ اس پر ابلیس جواب دیتا ہے کہ باری تعالیٰ تیرا حکم تو موجود تھا لیکن تیرے حکم کے ہوتے ہوئے مجھے اپنے علم اور مشاہدے نے سجدے سے روکا۔ اس کا علم اور مشاہدہ کیا تھا۔

انا خیر منہ۔

"میں اس سے بہتر ہوں۔"

باری تعالیٰ میں اسے سجدہ کیوں کرتا۔ جبکہ میں اس سے بہتر تھا۔ یہ شیطان کی طرف سے پہلی دلیل تھی۔ ایمان اور کفر کا فرق واضح ہو رہا ہے کہ جہاں ایمان کی بات ہوتی ہے دلیلیں نہیں چلتیں۔ ایمان کے مقابلے میں دلیلیں انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہیں۔ ایمان یہ ہے کہ دلیلوں کو عقل و خرد اور مشاہدہ کو قربان کر دیا جائے۔

شیطان نے دوسری دلیل دیتے ہوئے کہا:

خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ (الاعراف ۷:۱۲)

"تو نے مجھ کو آگ سے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔"

مٹی کا کام نیچے گرنا اور آگ کا کام اوپر اٹھنا ہے اور اوپر جانے والی شے نیچے گرنے والی شے سے بہتر ہوتی ہے۔ آدم چونکہ مٹی سے بنا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں اور آگ مٹی کے مقابلے میں لطیف ہے جبکہ مٹی کثیف ہے۔ لطیف کثیف سے بہتر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس امر کی تصدیق قرآن بھی کرتا ہے کہ ابلیس آگ سے بنا اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔

Marfat.com

قرآن کئی مقامات پر اس امر کی تصدیق کرتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

وخلق الجان من مارج من نار۔(الرحمٰن ۵۵:۱۵)

"اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا۔"

جنوں کو آگ سے پیدا کیا اور بشر کے لیے فرمایا:

ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون۔(الحجر ۱۵:۲۶)

"اور بے شک ہم نے انسان کو کھنکھناتے' سڑتے ہوئے گارے سے پیدا کیا۔"

شیطان کا مشاہدہ واقعتاً درست تھا لیکن اس مشاہدے سے جو دلیل وہ اخذ کر رہا تھا وہ غلط تھی۔ اس نے اپنی دلیل کے پیچھے جانا پسند کیا۔ فرشتوں کو بھی معلوم تھا کہ ہم نور سے بنائے گئے ہیں۔ آدم مٹی سے بنایا گیا ہے۔ جس طرح آگ مٹی سے بہتر ہے اسی طرح نور آگ سے بہتر ہے جو مشاہدہ ابلیس کا تھا وہی مشاہدہ ملائکہ کا بھی تھا۔ لیکن ملائکہ نے دلیل چھوڑ کر حکم خدا کے سامنے گردن جھکا دی۔ جبکہ ابلیس نے حکم چھوڑ کر دلیل کے سامنے گردن جھکا دی۔ ملائکہ کا سردار تھا کافر ہو گیا۔

ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ حکم کے سامنے دلیل کو ترک کر دیا جائے۔ اس لیے فرمایا کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ حکم صادر کر دیں۔' پھر تمہیں اپنی رائے دینے کا حق نہیں ہے۔ رائے وہاں چلتی ہے' جہاں خدا اور خدا کے رسول ﷺ خاموش ہوں۔ اس لیے فقہاء اور آئمہ نے یہ اصول وضع کیا کہ اگر قرآن میں واضح حکم آ جائے تو پھر وہی حکم نافذ ہوتا ہے۔ اگر قرآن میں واضح حکم نہ ملے تو پھر سنت کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ اگر قرآن و سنت دونوں میں حکم نہ ملے تو پھر اجتہاد شرعی کی صورت میں رائے کا استعمال ہوتا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا منصب قضا سپرد کرتے وقت تعلیماً ارشاد فرمایا:

کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال

Marfat.com

فبسنه الرسول الله قال فان لم تجد فی سنه رسول
الله قال اجتہد رای ولا آلو (ای) لا اقصر فی
اجتہادی۔ فضرب رسول الله علی صدره وقال
الحمد الله الذی وفق رسول الله لما یرضی رسول
الله۔(ابوداؤد ۲:۴۹ 'کتاب القضاء باب اجتہاد الرای فی القضاء۔)

اگر تمہارے سامنے کوئی حل طلب مسئلہ پیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملے تو عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر دست اقدس پھیرا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اس کا رسول خوش ہوتا ہے۔"

حکم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قطعی مانے بغیر ایمان بھی مقبول نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اوربک لایومنون حتی یحکموک منها شجر
بینهم ثمہ لایجدوافی انفسهم حرجاماقضیت و
وسلمواتسلیما۔(النساء ۴:۶۵)

"پس (اے حبیب) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ہر اختلاف میں آپ کو اپنا حاکم نہ مان لیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صادر کردہ حکم پر ذرہ بھر تنگی محسوس نہ کریں اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔"

اگر قرآن کا یہ حکم قیامت تک ہر دور کے لیے باقی ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم بھی قیامت تک حجت ہے۔ جب قرآن فقط حکم مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت تک حجت بنا رہا ہے

Marfat.com

تو پھر کوئی اور صاحب حکم آپ ﷺ کے بعد کس طرح آ سکتا ہے۔ اگر کوئی اور صاحب حکم آ جائے تو پھر حکم محمدی ﷺ کی قطعیت باقی نہیں رہتی اور یہ نص قرآنی کے خلاف ہے۔ نیز اس طرح محبت تقسیم ہو جاتی ہے۔ قرآن کا منشا یہ ہے کہ ساری محبتیں سمیٹ کر محبت رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دی جائیں کیونکہ اس لیے یہ رسول تو والدین کو بھی اپنی محبت تقسیم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حتی کہ اولاد بھی رسول ﷺ کی محبت میں شریک نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔ (بخاری ۱:۷' کتاب الایمان باب حب الرسول)

"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ میں اسے اس کے والدین اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

جب نبوت ارتقاء میں تھی' ایک نبی کے بعد دوسرا نبی مرجع محبت بن جاتا۔ اس کے بعد اگلا نبی مرجع محبت بن جاتا تھا۔ لیکن ارتقاء نبوت کا سلسلہ جب ختم ہو گیا تو ساری محبتیں' ساری وفاداریاں' ساری اطاعتیں اور ساری اقتدائیں سمٹ کر محبت مصطفیٰ میں جمع ہو گئیں۔

خلاصہ بحث

گزشتہ صفحات میں ہم نے قرآن مجید سے جو دلائل پیش کیے ہیں ان سے صراحتا ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام آخری نبی ہیں۔ لہٰذا آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد بھی بعثت انبیاء اور اجرائے وحی کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو قرآن مجید میں ضرور اس نبی کا تذکرہ کرتا۔ اس کا پورا حلیہ حسب و نسب اور فضائل و خصائص ضرور بیان کرتا۔ کیونکہ سابقین کی نسبت آئندہ آنے والوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت و اتباع ضروری ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں سابقہ انبیاء کا ذکر تو ملتا ہے مگر کسی بعد میں آنے والے کا نام اس کا حلیہ اس کا حسب و نسب' اس کی جائے

Marfat.com

آمد الغرض کسی بھی حوالے سے کوئی ذکر نہیں ملتا۔ بلکہ قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت اور وحی کا تذکرہ کر کے من قبل یا من قبلک کی قید لگا کر اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ نبوت و رسالت اور وحی کے سلسلے صرف حضور ﷺ سے قبل زمانوں تک ہی محدود تھے۔ مگر اب نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جو اپنی امت پر بے حد مہربان اور رؤف و رحیم ہیں۔ آپ نے قیامت تک پیش آنے والے تمام اہم معاملات کو صراحت کے ساتھ بیان فرما دیا۔ مثلاً مسیح' دجال کا خروج' یاجوج و ماجوج کا ظہور' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا' مختلف فتنوں کا رونما ہونا' الغرض ہر اہم معاملہ بیان فرمادیا۔ مگر کسی ایک مقام پر بھی آپ ﷺ نے اشارۃ "یا کنایہ" یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی نیا نبی مبعوث ہوگا۔ یا میں مہر لگا کر نبی بنادوں گا۔ جو میری محبت میں فنائیت کے مقام طے کر لے گا' وہ منصب نبوت پر متمکن ہو جائے گا یا فلاں ملک میں یا فلاں زمانہ میں کوئی ظلی یا بروزی تشریعی غیر تشریعی' اصلی یا لغوی' مستقل یا غیر مستقل نبی پیدا ہوگا۔ اس کی علامات یہ ہوں گی اس کی اطاعت تم پر فرض ہوگی۔ اگر تم نے اطاعت نہ کی تو منکر اور کافر ہو جاؤ گے اور دوزخ کا ایندھن بنو گے۔ بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جو بھی ہمارے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور دجال ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آسمان سے نزول کا ذکر کیا اور ان کی جائے نزول' وقت نزول اور ان کے کارہائے نمایاں' ان کا جائے مدفن وغیرہ کا صراحتاً" ذکر فرمادیا تاکہ کسی کو کسی قسم کا کوئی التباس یا ابہام پیدا نہ ہو اور یہ بھی آپ ﷺ نے صراحتاً" فرمادیا کہ وہ بحیثیت نبی نہیں بلکہ بحیثیت امام اور خلیفہ الرسول ﷺ تشریف لائیں گے اور آپ ہی کے امتی ہوں گے۔

حرف آخر

جب کتاب الٰہی اور احادیث رسول ﷺ سے برائے نبوت یا اجرائے وحی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو ایک سلیم الطبع آدمی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ یقین کر لے کہ آپ

Marfat.com

ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی رسول۔

بقول مرزا قادیانی اقسام نبوت تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی یا بروزی میں سے کوئی قسم وغیرہ ہوتی تو حضور ﷺ اس کا ضرور تذکرہ فرماتے یا قرآن سے اس کا کوئی ثبوت ملتا۔ مگر قرآن و سنت سے ایسی کوئی تقسیم نہیں ملتی۔ جس کے مطابق اجرائے نبوت مانا جائے۔ اتنے براہین قاطعہ کے باوجود بھی کوئی شپرا چشم دعویٰ نبوت کر بیٹھے تو وہ دجال، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے اندھے مقلدین بھی گروہ کفار میں سے ہوں گے۔ اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

Marfat.com

باب دوم

خاتم النبیین کا معنی و مفہوم

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

قبل اس کے کہ سنت و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں لفظ خاتم النبیین کا معنی و مفہوم متعین کیا جائے۔ سنت و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین اسلام کے اندر مرتبہ و مقام اور اس کی حجت مطلقہ کو اجاگر کرنا ضروری ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ قرآن کے ساتھ سنت و حدیث بھی ہمارے لیے واجب عمل ہے۔ چنانچہ اب ہم اس بات پر روشنی ڈالیں گے کہ شریعت اسلامی کے اندر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا حیثیت ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریعت اسلامی کا بنیادی ماخذ ہے

تعلیمات اسلام اور احکام شریعت کے بنیادی ماخذ دو ہیں۔ قرآن اور سنت اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو حجت مطلقہ قرار دیا ہے۔ اس کی اطاعت و پیروی بھی قرآن مجید کی طرح مستقل، دائمی و ادبی، غیر مشروط اور غیر متبدل ہے جو قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بلا کم و کاست واجب ہے۔ پوری امت مل کر بھی سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے احکام کو قرآن احکام کی طرح منسوخ، معطل یا تبدیل نہیں کر سکتی۔ حتیٰ کہ اس کی حجیت اور واجب الاطاعت اور قابل عمل ہونے کا مطلقاً انکار کفر ہے اور اس پر ایمان و اعتقاد کے باوجود اس پر عملی انحراف، فسق اور ظلم و ضلالت ہے۔ مزید یہ کہ اس کے بغیر فقط قرآن مجید

Marfat.com

اور اس کے احکام پر ایمان رکھنے کو کافی سمجھنا بھی منافقت اور صریح گمراہی ہے اور ایسا عقیدہ عند اللہ نامقبول و مردود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل اطیعوا اللہ والرسول (آل عمران '۳:۳۲)

"فرمادیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو"۔

اسی طرح ارشاد فرمایا گیا:

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول (النساء '۴:۵۹)

"اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور (اللہ کے) رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو حاکم ہوں پھر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو (ایسی صورت میں) اس کو خدا اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو"۔

یہاں اطیعو کا حکم لفظ اللہ کے بعد "رسول" کے لیے دوبارہ آیا ہے۔ جبکہ اولی الامر کے لیے اس کا تکرار نہیں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت جس طرح اللہ تعالیٰ کے لیے مستقل اور مطلق ہے' اسی طرح رسول خدا ﷺ کے لیے بھی مستقل اور مطلق ہے۔ مگر اولی الامر کے لیے اطاعت نہ مستقل ہے نہ مطلق بلکہ عارضی اور مشروط ہے۔ اگر ان کا حکم اللہ اور رسول کے احکام کے تابع ہو تو ان کی اطاعت واجب ہے۔ اگر اللہ اور رسول کی نافرمانی پر مبنی ہو تو اطاعت جائز نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر کسی معاملے میں اختلاف رائے واقع ہو جائے تو حتمی فیصلہ کے لیے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت اور حدیث کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اطاعت الٰہی کا حکم قرآن اور اطاعت رسول کا حکم سنت کی حجیت مطلقہ پر دلالت کرتا ہے۔

تصور حاکمیت اور مقام رسالت

اسلام میں شارع یعنی واضع قانون کی حیثیت صرف خدائے لم یزل اور اس کے

Marfat.com

رسول ﷺ کو حاصل ہے۔ خدا کی حاکمیت حقیقی اور اصلی ہے جبکہ رسول ﷺ کی حاکمیت خدا کے نائب اور مظہر ہونے کے اعتبار سے نیابتی و تفویضی ہے۔ آپ ﷺ خدا کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہونے کی بنا پر ابد الآباد تک انسانیت کے لیے مطاع مطلق ہیں۔ لہٰذا کسی بھی معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے اوامر و نواہی دراصل خدا ہی کے اوامر و نواہی کہلاتے ہیں۔ قرآن نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وما اتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنه فانتھوا (الحشر‘ ۵۹:۷)

"اور رسول ﷺ جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں رک جاؤ"۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا:

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما (النساء ۴:۶۵)

"پس (اے محبوب) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے متنازعہ امور میں آپ کو اپنا حاکم نہ مان لیں اور پھر آپ کے صادر کردہ حکم پر ذرا بھر تنگی محسوس نہ کریں۔ اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں"۔

یہی وجہ ہے کہ اطاعت رسول ﷺ کو اطاعت خداوندی کا درجہ حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے قطع نظر اطاعت خداوندی کا کوئی تصور ہی موجود نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء ۴:۸۵)

"جس نے رسول کی اطاعت کی‘ یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی"

دوسری جگہ فرمایا گیا:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

Marfat.com

ویغفرلکم ذنوبکم (آل عمران ۳:۳۱)

"(اے محبوب) آپ فرمادیں (انہیں کہ) اگر تم (واقعی) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (تب) اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا"۔

علامہ ابن تیمیہ (المتوفی (۷۲۸ھ) نے اس تصور کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وقد اقامہ اللہ مقام نفسہ فی امرہ ونہیہ واخبارہ و بیانہ فلا یحوزان یفرق بین اللہ ورسول فی شی من ھذہ الامور (السارم المسلول، ص ۴۱، حق اللہ تعالٰی وحق رسول ﷺ)

"اللہ تعالٰی نے اپنے اوامر ونواہی اور اخبار وبیان میں حضور ﷺ کو اپنے ہی مقام پر فائز فرمادیا ہے لہٰذا ان امور میں سے کسی ایک میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان تفریق کرنا ہرگز جائز نہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کے حاکم وشارع ہونے کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فلسفہ باسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ دو ہستیوں (خدا اور اس کے رسول ﷺ) کے لیے قرآن ضمیر واحد کیوں استعمال کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

واللہ ورسولہ احق ان یرمنوہ ان کانوا مومنین (التوبہ ۹:۶۲)

"حالانکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے راضی کریں اگر وہ ایمان والے ہیں"۔

"ہ" کی ضمیر ایک ذات کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن یہاں بیک وقت خدا اور اس کے رسول ﷺ دونوں کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے رضائے الٰہی اور رضائے رسول ﷺ حقیقت میں ایک ہی رضا ہے۔ انہیں دو الگ حقیقتیں نہ سمجھا جائے۔

بمقام حدیبیہ بیعت رضوان کے موقع پر جب صحابہ نے آنحضور ﷺ کے دست

Marfat.com

اقدس پر بیعت کرتے ہوئے آپ کی غیر مشروط اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار و اعلان کیا تو قرآن نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا:

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم (الفتح ۴۸:۱۰)

"(اے محبوب ﷺ) بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے"۔

غور فرمائیے یہاں اطاعت رسول ﷺ کو عین اطاعت خداوندی اور رسول ﷺ کے ہاتھ کو عین اللہ کا ہاتھ قرار دیا جا رہا ہے۔

یہی فلسفہ اس آیت میں بھی دہرایا گیا ہے:

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (النجم ۵۳: ۳-۴)

"اور یہ (رسول) اپنی خواہش نفس سے تو کبھی بولتا ہی نہیں (ہاں مگر جو کچھ اس کی زبان سے نکلتا ہے) وہ وحی الٰہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے"۔

یہاں فرمان رسول ﷺ کو عین حکم الٰہی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس لیے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات کے مابین کوئی فرق و امتیاز گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ مزید برآں افعال رسول ﷺ کو بھی خدا اپنے افعال قرار دیتے ہوئے اپنی طرف منسوب کر رہا ہے۔ ارشاد فرمایا گیا:

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (الانفعال ۸:۱۷)

"(اے محبوب ﷺ) نہیں پھینکی آپ نے (وہ مشت خاک) جو آپ نے پھینکی بلکہ وہ اللہ نے پھینکی ہے"۔

یہ حقیقت درج ذیل آیات میں الوہیت اور رسالت کے درمیان تعلق کو واضح کرنے کے لیے رسول ﷺ کا اسم مبارک خدا کے اسم گرامی کے ساتھ متحد کیا گیا ہے۔ مزید آشکار ہو جاتی ہے:

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی

Marfat.com

الدنیا والاخرہ (الاحزاب ۳۳:۵۷)

"بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں"

الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فیها (التوبہ ۹:۶۳)

"کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی مخالفت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی تو اس کے لیے آتش جہنم ہے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہے گا"۔

قل الانفال لله والرسول واطیعوا الله ورسوله ان کنتم مومنین (الانفال ۸:۱)

"آپ فرمائیے غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں..... اور اطاعت کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اگر تم مومن ہو"۔

قل اطیعوا الله والرسول فان تولوا فان الله لا یحب الکفرین (آل عمران ۳:۳۲)

"آپ فرمادیں اطاعت کرو اللہ اور رسول کی پھر اگر وہ اطاعت سے منہ پھیر لیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا"۔

یا ایها الذین امنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال ۸:۲۴)

"اے ایمان والو لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ تمہیں بلائے اس امر کی طرف جو تمہیں زندہ کرتا ہے"۔

یہاں بھی خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لیے صیغہ واحد استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کی پکار، اعلان، حکم اور امر ایک دوسرے سے مختلف نہ سمجھے جائیں بلکہ دونوں کو ایک ہی چیز تصور کیا جائے۔

فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول (النساء ۴:۵۹)

"پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات پر تنازعہ ہو جائے تو اسے اللہ اور اس

Marfat.com

کے رسول (کے فرمان) کی طرف لوٹاؤ"۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما (الاحزاب ۳۳:۷۱)

"اور جو شخص حکم مانتا ہے اللہ اور اس کے رسول کا پس وہی شخص عظیم کامیابی سے ہمکنار ہے"۔

وما کان لمومن ولا مومنہ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرہ من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا (الاحزاب ۳۳:۳۶)

"نہ کسی مومن مرد کو یہ حق حاصل ہے نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ فرمادیں تو پھر انہیں اپنے اس معاملے میں کوئی اختیار رہو اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی وہ صریح گمراہی میں گرفتار ہے"۔

ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ (التوبہ ۹:۲۹)

"اور وہ اسے حرام نہیں سمجھتے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے"۔

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ (المائدہ ۵:۳۳)

"بلاشبہ یہ ان لوگوں کی سزا ہے جو جنگ کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے"۔

ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا (النساء ۴:۱۴)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی (قائم کردہ) حدوں سے آگے بڑھے گا وہ (اللہ) اسے ہمیشہ رہنے والے عذاب میں مبتلا کر دے گا"۔

Marfat.com

تمسک بالرسالت کے بغیر تمسک بالقرآن منافقت ہے

وہ شخص جو تمسک بالقرآن اور تفہیم بالقرآن کے لیے ذات رسالت ماب کو ضروری نہ سمجھے اور در رسالت ماب ﷺ کی غلامی کا قلادہ اپنی گردن میں نہ ڈالے' وہ مسلمان نہیں بلکہ منافق ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا (النساء ۴:۶۱)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ جو اللہ نے نازل کیا ہے (قرآن) اس کی طرف اور رسول کی طرف آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ آپ کی طرف (آنے سے) کھنچ جاتے ہیں"۔

سورۂ منافقین میں ہے جب ان کو بارگاہ رسول ﷺ میں آنے کے لیے کہا جاتا ہے تو منافق سر جھٹکتے ہیں کہ ہم نے ان کے پاس نہیں جانا یعنی ان کا کہنا نہیں ماننا۔ قرآنی اصول کے مطابق منافقین کی علامت یہ ہے کہ وہ رجوع الی ما انزل اللہ سے نہیں بلکہ رجوع الی الرسول ﷺ سے گریزاں ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسالت کی طرف رجوع کرنے سے ہی رجوع الی اللہ عملاً متحقق ہوتا ہے۔ اتباع رسالت کی طرف رجوع کیے بغیر "رجوع الی ما انزل اللہ" مجرد عقیدہ و تصور ہی رہتا ہے۔ اس کی عملی شکل وجود میں نہیں آسکتی۔ اس لیے منافق سمجھتا ہے کہ میرا انکار اسلام بھی ثابت نہ ہوا اور میں اسلام پر عمل کی پابندی سے بھی بچا رہا۔ پابندی تو اس وقت شروع ہوگی جب احکام قرآنی اور اطاعت الٰہی کی عملی صورت سامنے ہوگی اور وہ عملی صورت صرف سنت نبوی ﷺ ہی تھی جس کا اس نے انکار کر دیا۔ اس لیے وہ سمجھتا ہے کہ میں قرآن کو مان کر اسلام کا منکر بھی نہ بنا اور اسلام سے آزاد بھی رہا۔ اس نفسیات کا جواب قرآن نے یہ دیا ہے کہ ایسا شخص سرے سے مسلمان ہی نہیں بلکہ منافق ہے۔ جو شخص اتباع رسالت اور پیروی رسالت کے بغیر صرف قرآن کو محبت اور لائق اطاعت مانتا ہے' تو اس کا دعویٰ اطاعت مردود ہے اور وہ عند اللہ زمرۂ منافقین میں شامل ہے۔ یہاں بھی یہ امر توجہ طلب ہے کہ ماخذ شریعت کے طور پر سنت نبوی ﷺ کی

Marfat.com

دو حیثیتیں ہیں:

۱- سنت نبوی ﷺ کی تشریحی حیثیت
(INTERPRETATIVE AUTHORITY)

۲- سنت نبوی ﷺ کی تشریعی حیثیت
(LEGISLATIVE AUTHORITY)

۱- سنت نبوی ﷺ کی تشریحی حیثیت

تشریحی جہت کے اعتبار سے سنت نبوی ﷺ قرآن کی شارح ہے اور وہ احکام الٰہی کے صحیح منشاء و مراد کو واضح کرتی ہے۔ اور اس کی تفصیلات و جزیات متعین کرتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (النحل ۱۶:۴۴)

"اور ہم ہی نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان فرمادیں جو کچھ ان کی طرف نازل ہوا"۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ قرآن کی تعبیر و تشریح میں سنت رسول ﷺ کو پیش نظر رکھنا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ سنت رسول ﷺ کو ترک کر کے معانی قرآن پر واقفیت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اقامت صلوۃ کا حکم آیا ہے۔ جبکہ لغت کتب میں صلوۃ کے متعدد معانی ہیں۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ صلوۃ کا یہاں پر کون سا مفہوم مراد ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اقامت صلوۃ کا مفہوم بتاتے ہوئے اور اس حکم ربانی کی تشریح و تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:

صلوا کما رایتمونی اصلی (صحیح بخاری)

"نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو"

اسی طرح ادائیگی حج کا حکم آیا ہے۔ مگر اس کی ادائیگی کی تفصیلات و جزیات کا ذکر

Marfat.com

قرآن میں صراحتاً موجود نہیں۔ اب پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ حج کی ادائیگی کیسے کی جائے۔
چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا:

خذوا عنی مناسککم الحج

"مجھ سے ادائیگی حج کے طریقے سیکھ لو"

امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لولا السنن ما فہم احد منا القرآن (کتاب المیزان، بیان ماورد فی ذمن الرای عن الشارع)

"اگر نبی کریم ﷺ کی سنن نہ ہوتیں تو ہم میں سے کوئی شخص بھی فہم قرآن حاصل نہ کرتا"۔

یعنی احکام قرآن کے صحیح منشاء و مراد کو نہ پہنچ سکتا۔

۲- سنت نبوی ﷺ کی تشریعی حیثیت

اس سے مراد شریعت اسلامیہ کی وہ تشریع اور حکم سازی ہے جو قرآن مجید سے نہیں بلکہ براہ راست سنت نبوی ﷺ سے عمل میں آئی ہے۔ پہلی جہت سے حضور ﷺ شریعت اسلامی کے شارح ہیں اور دوسری جہت سے شارع اسلام میں بہت سے احکام شرعی ایسے ہیں جو قرآن میں وارد نہیں ہوئے۔ وہ حضور ﷺ نے خود ارشاد فرمائے اور صرف حدیث مبارکہ کے ذریعے سے ثابت ہوئے۔ مثلاً کفارہ صوم، مردوں کے لیے سونے اور ریشم کی حرمت وغیرہ۔ سو اسلام اور احکام شریعت کو کاملاً سمجھنے اور ان پر صحیح عمل کرنے کے لیے قرآن اور سنت دونوں لازم و ملزوم اور ناگزیر ہیں۔ دونوں میں سے کسی ایک کی بھی حجیت اور ضرورت شرعی کا انکار دین اور شریعت اسلامی کو نامکمل اور ناقابل عمل بنا دیا گیا۔ بنابریں حضور ﷺ نے امت کو یہ تلقین فرمائی کہ:

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی (الموطا)

"میں تمہارے اندر دو امر چھوڑ رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت۔ اگر

Marfat.com

تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے"۔

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا:

کل امتی یدخلون الجنہ الامن ابا قالوا من یابی قال من اطاعنی دخل الجنہ ومن عصانی فقد ابی

(بخاری، ج ۲، ص ۱۰۸۱، کتاب الاعتصام، باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

"میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انکار کون کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میری اطاعت کرے گا جنت میں جائے گا اور جو میری اطاعت سے روگردانی کرے گا وہ منکر کرے گا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصم بہ فلن تضلوا ابدا کتاب اللہ وسنہ نبیہ (مسند للحاکم)

"بے شک میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں۔ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے"۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے خود قرآن مجید کے ساتھ اپنی سنت کو بھی امت کے لیے لازم و ناگزیر قرار دیا ہے۔

خاتم النبیین کا معنی و مفہوم (احادیث کی روشنی میں)

گزشتہ صفحات میں قرآنی دلائل، ائمہ تفسیر، محدثین، فقہاء اور اکابرین امت کے اقوال کے علاوہ کتب لغت سے بھی ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ لفظ خاتم (تاء کی زبر کے ساتھ) اور خاتم (تاء کی زیر کے ساتھ) دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ سلسلہ نبوت کو ختم فرمانے والا۔ یعنی آخری نبی۔ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوا۔ اب ہم حضور ﷺ کی سنن و احادیث کی

Marfat.com

روشنی میں خاتم النبیین کے معنی کا جائزہ لیتے ہیں۔ تاکہ ہم جان سکیں آپ ﷺ نے اس کا کیا معنی بیان فرمایا ہے۔

۱- بعثت محمدی ﷺ کے ساتھ قصر نبوت مکمل ہو گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

ان مثلي و مثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه و اجمله الا موضع لبنه من زاويه فجعل الناس يطوفون به و يتعجبون له و يقولون هلا و صنعت هذه اللبنه فانا اللبنه و انا خاتم النبيين (بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، ج ۱، ص ۵۰۱)

"میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جس نے ایک حسین و جمیل گھر بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد چکر لگاتے اور (اس کی خوب صورتی اور عمدگی پر) اظہار تعجب کرتے اور کہتے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ (کاش یہ بھی لگ جاتی تاکہ گھر مکمل ہو جاتا۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا) میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"۔

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ قصر نبوت جس کی خشت اول حضرت آدم علیہ السلام تھے، اور خشت آخر حضور علیہ السلام ہیں وہ اپنی تکمیل کو پہنچ چکا۔ اب اس کے بعد کسی اینٹ کی گنجائش نہیں جو قصر نبوت میں لگ سکے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جو قرب قیامت میں دوبارہ تشریف لائیں گے وہ "من قبلی" میں شامل ہیں۔ یعنی وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے منصب نبوت عطا کیا گیا۔

اس حدیث نے نبوت کو حسی محل کے ساتھ تشبیہ دے کر (ملحد قادیان کے) ان تمام ذہنی اعتبارات اور خود تراشیدہ حیثیات کو بیخ و بن سے نکال پھینکا ہے۔ اور مسئلہ ختم نبوت

Marfat.com

کو ذہن سے نکال کر محسوسات کے دائرے میں داخل کر دیا ہے۔ جس میں ذہنی حیثیات و اعتبارات کا احتمال ہی نہیں (بلکہ ہر شخص سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ قصر نبوت کی تکمیل ہو چکی۔ اب اس پر مزید اضافے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں)

اور جب مالک عمارت' عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر اسے ختم کر دے تو مزدوروں کو یہ حق حاصل نہیں کہ مناقشہ کریں کہ تعمیر کو ختم کر دینا تو نقص ہے (پس جبکہ مالک مختار نے قصر نبوت کی تکمیل کا اعلان کر دیا تو کس کی ہمت ہے کہ اس کی تعمیر جاری رکھنے کا اللہ تعالٰی سے مطالبہ کرے)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی و انہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون (بخاری' ج۱' کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل' ص۴۹۱)

"پہلے زمانوں میں بنی اسرائیل کی قیادت ان کے نبی کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وصال فرما جاتا تو اللہ پاک دوسرا نبی مبعوث فرما دیتے۔ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو گا (اس لیے اب) خلفاء ہوں گے جو بکثرت ہوں گے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

لی النبوہ ولکم الخلافہ (کنز العمال ج۱۱' ص۷۰۶' حدیث نمبر۳۳'۴۳۸)

"میرے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت"

مذکورہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اب کوئی شخص خلیفہ الرسول تو ہو سکتا ہے مگر نبی نہیں۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت نہیں بلکہ مبشرات ہیں

حضرت ابو ھریرہ بیان کرتے ہیں کہ:

Marfat.com

سمعت رسول الله ﷺ یقول لم یبقی من النبوہ الا المبشرات قالوا و ما المبشرات قال الرویا الصالحہ (بخاری ‘ج ‘کتاب التعبیر ‘باب مبشرات ‘ص ۱۰۳۵)

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا اب نبوت باقی نہیں رہی سوائے مبشرات کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرت کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی خوابیں“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

یاایھا الناس انہ لم یبقی من مبشرات النبوہ الرویاء الصالحہ یراھا المسلم او تری لہ (مسلم ج ا‘ کتاب الصلوۃ ‘باب النھی عن قراۃ القرآن ‘فی الرکوع والسجود ‘ص ۱۹۱)

”اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے نیک خوابوں کے جنہیں مسلمان خود دیکھتے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے“۔

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا:

ذھبت النبوہ وبقیہ المبشرات (ابن ماجہ ‘ابوب التعبیر ‘ باب ا)

”نبوت ختم ہو گئی لیکن مبشرات باقی ہیں“۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ذھبت النبوہ فلا نبوہ بعدی الا المبشرات (مجمع الزوائد ‘ج ۷ ‘کتاب التعبیر ‘باب الرویا ‘الصالحہ ‘ص ۱۷۶)

”نبوت ختم ہو گئی لہذا میرے بعد نبوت نہیں مگر مبشرات ہیں“ (یعنی نیک خوابیں)

پس اقوال رسول ﷺ سے ثابت ہو گیا کہ اجرائے نبوت کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ آپ نے خود آگاہ فرمادیا کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ اب اگر کوئی شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے تو پتا چلا کہ اس کی نبوت اجرائے نبوت کے الٰہی نظام کی کڑی نہیں بلکہ خود ساختہ

Marfat.com

ہے۔ کیونکہ اجرائے نبوت کا الہی نظام اپنے کمال کو پہنچ کر ختم ہو چکا ہے۔ نیز یہ کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کا حضور ﷺ کے ارشادات پر اعتماد و ایمان نہیں ہے اور جو شخص حضور ﷺ پر اعتماد و ایمان نہیں رکھتا' وہ کافر ہے اور کافر نبی نہیں ہو سکتا۔

۴- آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان الرسالہ والنبوہ قد انقطعت فلا رسول بعدی و لانبی (ترمذی' جلد دوم' ابواب الرویاء' ص ۵۱)

"بے شک رسالت و نبوت (میری بعثت کے بعد) منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی"۔

۵- حضرت آدم پہلے رسول ہیں اور حضور ﷺ آخری رسول

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اول الرسل آدم واخرھم محمد واول الانبیاء بنی اسرائیل موسی و اخرھم عیسی (کنز الاعمال' ج ۱۱' ص ۴۸۱' ۴۸۰' حدیث نمبر ۳۲۲۶۹)

"رسولوں میں سب سے پہلے رسول حضرت آدم ہیں اور آخری حضرت محمد ﷺ اور انبیاء بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے نبی حضرت موسیٰ ہیں اور آخری حضرت عیسیٰ علیہ السلام"۔

۶- نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور امت مسلمہ آخری امت

حضور ﷺ نے فرمایا:

انا اخر الانبیاء وانتم آخر الامم (ابن ماجہ' ابواب الفتن'

Marfat.com

باب فتنۃ الرجال' ص ۳۰۷)

"انبیاء میں میں آخری نبی ہوں اور امتوں میں تم آخری امت"

دوسری جگہ آپ نے فرمایا:

لا نبی بعدی ولا امہ بعد امتی (ابن کثیر' ج ۹' تفسیر سورۂ قمر' ص ۳۶۹)

"میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں"۔

۷- حضور آخری نبی ہیں اور مسجد نبوی آخری مسجد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد (مسلم' ج ۱' کتاب الحج' باب فضل الصلاۃ فی مسجد بمسجد مکہ والمدنیہ)

"بے شک میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (مسجد نبوی) آخری مسجد (مساجد انبیاء میں سے) ہے"۔

مسجد حرام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ جبکہ مسجد نبوی جسے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر کیا تھا۔

اس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ چونکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس لیے انبیاء کی تعمیر کردہ مساجد میں سے یہ آخری مسجد ہے۔ اب چونکہ کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے کسی نبی کی مسجد بھی نہ ہوگی۔ اس تصور کو واضح کرتے ہوئے دوسری جگہ آپ نے فرمایا جسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے۔ وہ یہ کہ:

انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم المساجد الانبیاء (کنز العمال' ج ۱۲' ص ۲۷۰' فصل الحرمین و المسجد الاقصی من الاکمال)

"میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں اور میری مسجد (مسجد نبوی) مساجد انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والی ہے"۔

Marfat.com

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جس طرح حضور ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح مسجد نبوی بھی انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔ اس لیے معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضور ﷺ کے اسماء مبارکہ، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ قال ان امحمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی و انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی (مسلم، ج دوم، کتاب الفضائل باب فی اسماۂ ﷺ ص ۲۶۱)

"حضور ﷺ نے (اپنے مختلف اسماء بیان کرتے ہوئے) فرمایا میں محمد، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میرے ذریعے کفر کو مٹا دیا جائے گا۔ میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے پیچھے ہوگا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

۹۔ رسالت محمد ﷺ کی ابدیت

حضور ﷺ نے فرمایا:

انا رسول من ادرکت حیا و من یعلد بعدی (کنز الاعمال، ج۱۱، ص ۴۰۴، حدیث نمبر ۳۱۸۸۵)

"میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جسے میں اپنی زندگی میں پالوں (یعنی جو میری حیات ظاہری میں پیدا ہو) اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد (قیامت تک) پیدا ہوگا"۔

چنانچہ ثابت ہوا خواہ کوئی حضور ﷺ کی حیات ظاہری میں پیدا ہوا یا بعد از وصال قیامت تک پیدا ہو۔ حضور ﷺ سب کے لیے رسول ہیں کیونکہ آپ کا وصال ایک پردہ ہے۔ اس لیے آپ آج بھی زندہ ہیں۔ بنابریں آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

من حج فزاد بعد وفاتی وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی (سنن کبری ،کتاب الحج، باب زیارت قبر النبی ﷺ)

"جس نے حج کیا اور پھر میرے وصال کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی ایسے ہی جیسے کسی نے میری زندگی میں میری زیارت کی"۔

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا:

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی (سنن کبریٰ)

"جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی ایسے ہی ہے جیسے اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی"۔

آپ ﷺ نے دوسری جگہ فرمایا:

من حج البیت ولم یذرنی فقد جفانی (سنن کبریٰ)

"جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا لیکن میری زیارت نہ کی (میرے روضہ اقدس پر حاضری نہ دی) اس نے مجھ پر ظلم کیا"۔

۱۰- حدیث شفاعت آپ کی ختم نبوت کی بین دلیل ہے

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ روز محشر لوگ مختلف انبیاء کرام کے پاس جائیں گے اور جا کر عرض کریں گے اشفع لنا الی ربک "اے نبی اللہ بارگاہ الوہیت میں ہماری شفاعت فرمائیے" ہر نبی یہ جواب دے گا کہ اذھبوا الی غیری "میرے علاوہ کسی اور کے پاس جائیے" لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر مختلف انبیاء سے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور جا کر یہی عرض کریں گے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اذھبوا الی محمد ﷺ حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں جاؤ۔ چنانچہ لوگ بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے:

Marfat.com

یا محمد ﷺ انت رسول الله وخاتم الانبیاء وقد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر اشفع لنا الی ربک (بخاری، ج ۲، کتاب التفسیر، باب ذریه من حملنا مع نوح انه کان عبدا شکورا، ص ۶۸۵)

"اے آقا ﷺ آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں (آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جس کی بارگاہ میں ہم جائیں) اور تحقیق اللہ پاک نے آپ کے توسل سے آپ کے اگلوں کے بھی گناہ بخش دیے تھے اور پچھلوں کے بھی بارگاہ الوہیت میں ہماری شفاعت فرمائیے"۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ یہ سن کر فرمائیں گے کہ انا لھا "اس (شفاعت) کے لیے میں ہی ہوں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی بھی ہوتا تو آپ دیگر انبیاء کی طرح لوگوں کو اس کی طرف بھیج دیتے مگر آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان

۱۱۔ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

و خلفه فی بعض معاریه فقال له علی یا رسول الله تخلفنی مع النساء و الصبیان فقال له رسول الله ﷺ اما ترضی ان تکون منی بمنزله هارون من موسی الا انه لا نبوه بعدی (ترمذی، ابوب المناقب علی، حدیث نمبر ۱۶۵۸)

"اور حضور ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (پیچھے مدینہ میں) چھوڑ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں (میں بھی ساتھ جانا چاہتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا (اے علی رضی اللہ عنہ) کیا تم

Marfat.com

راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں"۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

انت منی بمنزلہ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (مسلم، ج دوم، ص۲۷۸، کتاب الفضائل، باب فضائل علی رضی اللہ عنہ)

"(اے علی) تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں" (کیونکہ میں آخری نبی ہوں)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل کی طرف چھوڑ گئے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ پر تشریف لے جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اھل مدینہ کی طرف اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے اس لیے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے واضح کر دیا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی نبوت ہے۔ اس لیے کہیں یہ نہ مغالطہ کھاجاتا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح حضرت علی نبی ہیں۔

۱۲- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کان نبی بعد لکان عمر بن الخطاب (ترمذی، ج دوم، ابواب المناقب، ص۲۰۹، مناقب عمر رضی اللہ عنہ)

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ عمر ہوتے"۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ امت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اگر کسی کو منصب نبوت ملنا ہوتا تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو ملتا یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملتا۔

Marfat.com

مگر ان کو منصب نبوت نہ ملنا اس چیز کا ثبوت ہے کہ اجرائے نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

۱۴- امت محمدی ﷺ میں جھوٹے مدعیان نبوت ہوں گے

حضور ﷺ کی بعثت کے ساتھ باب نبوت مسدود ہو چکا ہے۔ اس لیے اب کسی شخص کو منصب نبوت پر متمکن نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اب اگر کوئی شخص نبوت ورسالت کا دعویٰ کرتا ہے تو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ دجال' کذاب اور جھوٹا ہے۔ حضور ﷺ نے نہ صرف جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں پیشگی اطلاع دے دی بلکہ آپ نے تو ان کی تعداد بھی بیان فرمادی۔ چنانچہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ولا تقوم الساعه حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انه رسول الله (بخاری' ج ا'کتاب المناقب' باب علامات النبوۃ فی الاسلام' ص ۵۰۹)

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

انه سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ترمذی' ج دوم' ابواب الفتن' باب ماجاء لا تقوم اساعه حتی یخرج کذابون' ص ۴۵)

"میری امت میں تیس جھوٹے شخص پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے (مگر سن لو) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

Marfat.com

خلاصہ کلام

جب حضور ﷺ نے خاتم النبیین کا معنی متعین فرمادیا کہ اب قیامت تک نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ رسول۔ نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے تو اب اگر کوئی شخص خاتم النبیین کا معنی افضل نبی یا مہر لگانے والا نبی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے حضور ﷺ کو جو تشریحی مقام عطا کیا ہے، جس کی وجہ سے آپ ﷺ قرآن کے الفاظ کی تشریح و تعبیر کرتے ہیں اور کسی لفظ کے متعدد معانی میں سے منشائے الٰہی کے مطابق کوئی ایک معنی متعین فرمادیتے ہیں اسے اس پر یقین نہیں ہے بالفاظ دیگر وہ حضور ﷺ کے متعین کردہ معنی کو چھوڑ کر کتب لغت سے اپنا من پسند معنی تلاش کر کے اپنی خواہشات نفسانی کی تکمیل چاہتا ہے جو کسی منافق اور زندیق کا کام ہی ہو سکتا ہے نہ کہ مسلمان کا۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات قرآن پاک سے

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اللہ رب العزت کے جلیل قدر نبی اور رسول تھے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت مبارکہ سے پونے چھ سو سال قبل قوم بنی اسرائیل کی طرف انہیں مبعوث کیا گیا تھا۔ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے اور قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تو اللہ جل مجدہ نے یہودیوں کا منصوبہ قتل اور سازش ناکام بنادی اور اپنی قدرت کاملہ سے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے کہ ملائکہ آئے اور آپ کو زندہ آسمان پر اٹھا کر لے گئے۔ مگر ایک یہودی تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور آپ کے منصوبہ قتل میں شامل تھا۔ اس کی صورت کو بدل کر اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی کردی۔ یہودیوں نے اسے پکڑا اور سولی پر چڑھادیا۔ اس طرح سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل کیے گئے اور نہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ بلکہ زندہ آسمان پر اٹھالیے گئے۔ چنانچہ ارشادات نبوی ﷺ کے مطابق قرب قیامت میں دوبارہ آپ زندہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ در آں حال کہ

Marfat.com

آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ نماز صبح کے وقت دمشق کی مشرقی جانب جامع مسجد میں آپ کا نزول ہو گا۔ دجال کو آپ قتل کریں گے۔ آپ کی شادی اور اولاد ہو گی۔ بالآخر "کل نفس ذائقتہ الموت" کے تحت آپ کا طبعی وصال ہو گا اور تاجدار کائنات نبی کریم ﷺ کے پہلو میں گنبد خضریٰ کے اندر آپ کو دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ امت مسلمہ کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ احادیث رسول ﷺ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زندہ زمین پر اتریں گے۔

حیات رفع عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی عقیدہ

مرزا غلام قادیانی نے چونکہ اپنے دعاوی سفر کے ابتدائی مراحل میں دعویٰ مسیحیت کیا تھا۔ اس لیے اس نے ممات مسیح کا عقیدہ گھڑا چنانچہ مرزا کے نزدیک یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا دیا۔ مردہ سمجھ کر آپ کو چھوڑ کر وہ بھاگ گئے۔ چنانچہ آپ غشی کی حالت میں بیدار ہو کر افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر آ گئے۔ سری نگر میں ایک سو پچیس 125 سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ وہاں پر ہی محلہ خان یار میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس لیے کشمیر میں آپ کا مزار ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رفع درجات اور رفع روحانی عطا کر دیا۔ ممات و رفع عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا یہ خود ساختہ عقیدہ ہے۔ اس کا ثبوت نہ قرآن و سنت سے ملتا ہے اور نہ ہی تاریخی شواہد سے۔ چنانچہ مرزائے قادیان کے متبعین اور مبلغین عام مسلمانوں سے اصل مسئلہ یعنی مرزا کا جھوٹا دعویٰ نبوت پر گفتگو کرنے کے بجائے ان کو ممات مسیح کے گھڑے ہوئے خود ساختہ تصور میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں یا فوت ہو گئے۔ ان کا رفع جسمانی ہوا یا روحانی۔ مہدی و عیسیٰ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں یا دو الگ الگ ذاتوں کے حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت سے نہیں۔ بلکہ موضوع ہی الگ ہے۔ اصل موضوع تو مرزا کا جھوٹا دعویٰ نبوت اس کے کفریہ عقائد' اس کا حسن صورت اور حسن اخلاق اور اس کی جھوٹی پشین گوئیاں ہیں اور پھر مرزا کی سیرت و کردار کی چند جھلکیوں کا حقیقت پسندانہ تجزیہ ہے۔ اگر

Marfat.com

قادیانیوں سے اس اصل موضوع پر گفتگو کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ میلوں دو بھاگتے ہیں۔ یہ منطق ماورائے عقل ہے کہ کوئی شخص کسی کو نبی مانے مگر اس کے اسوہ اور سیرت و کردار کو چھپائے اور اگر اس کی سیرت و کردار پر گفتگو کی جائے تو وہ سیخ پا ہو جائے۔ دوسری بات یہ کہ یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے متبعین اصل موضوع پر گفتگو کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و ممات کی بحث کیوں چھیڑتے ہیں۔ جس کا سرے سے اصل موضوع سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ مرزا کی سیرت و کردار کے حوالے سے جو انمٹ نقوش تاریخ کے اوراق میں موجود ہیں، انہیں چھپانے کی ناکام و ناپاک کوشش کرنا اور مرزا قادیانی کے کفریات و لغویات پر پردہ ڈالنا۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غیر متعلقہ بحث شروع کر کے سامعین کے ذہن میں تشکیک و التباس پیدا کر کے وہ یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اب وہ دوبارہ آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ زمین پر پیدا ہوں گے اور احادیث رسول ﷺ میں جس مسیح ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے، وہ آچکا ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

ایک تمثیل سے وضاحت

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ اور دلیل کو ایک تمثیل سے واضح کرتے ہیں۔ مثلاً" ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں سید جمال الدین افغانی ہوں۔ دوسرا آدمی اس سے سوال کرے کہ آپ اپنا جمال الدین افغانی ہونا ثابت کریں مگر بجائے اس کے کہ وہ اپنا جمال الدین افغانی ہونا ثابت کرے وہ سائل کو اس بحث میں الجھادے کہ جمال الدین افغانی زندہ ہے یا مر گیا اور اس پر دلائل دینا شروع کر دے حالانکہ جمال الدین افغانی کے مرنے اور زندہ رہنے سے مدعی کا جمال الدین افغانی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آج سے دو ہزار سال قبل زمین پر حیات ظاہری میں موجود تھے آج بھی باحیات آسمان پر موجود ہیں۔ الحمدللہ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ پس اگر کوئی جھوٹے دلائل سے معاذ اللہ ان کی ممات بھی ثابت کر دے تو دونوں حالتوں کا تعلق سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

Marfat.com

ساتھ ہے۔ وہ زندہ اتریں گے۔ یا دوبارہ پیدا ہوں گے۔ اسے تو حضور ﷺ کی بیان کردہ احادیث کی روشنی میں پرکھا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونا یہ کہاں سے ثابت ہے؟ اصل مسئلہ حیات و وفات مسیح کا نہیں بلکہ مرزا کا دعویٰ نبوت ہے۔ پس مسلمانوں کو خبردار رہنا چاہیے کہ جب بھی کوئی قادیانی مبلغ یا مزلی ان سے حیات و ممات مسیح کی بحث چھیڑے تو اس موضوع پر گفتگو کرنے کی بجائے اصل موضوع یعنی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے رد کی طرف آنا چاہیے۔ اس اصولی بات کے بعد ہم ان کے دعویٰ ممات مسیح کے بے بنیاد استدلال کو تفصیل سے ذکر کر کے اس کا بطلان واضح کریں گے۔

حیات مسیح پر قادیانیوں کا باطل استدلال اور اس کا رد

ممات مسیح پر قادیانی جس آیت سے استدلال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا:

اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فی ما کنتم فیہ تختلفون۔ (آل عمران ۵۵:۳)

"جس وقت (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ یہودی بنا رہے تھے) اللہ پاک نے فرمایا اے عیسیٰ میں تمہیں پوری عمر کو پہنچاؤں گا (یہود تم کو قتل نہ کر سکیں گے) اور تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔ اور (ان) کافروں کی صحبت بد اور ان کے گندے ماحول) سے تم کو پاک کردوں گا۔ جو تمہارے پیروکار ہیں۔ ان کو قیامت تک ان لوگوں پر جو کافر ہیں غالب رکھوں گا۔ پس اے لوگو تم سب کو میری ہی طرف پھر کر آنا ہے۔ پھر جس بات پر تم جھگڑا کرتے تھے۔ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جن غلط فہمیوں میں مبتلا تھے) ان کا فیصلہ ہو جائے

Marfat.com

گا۔"

مذکورہ آیت کریمہ میں لفظ "متوفیک" سے وفات مراد لے کر مرزائی استدلال کرتے ہیں کہ دیکھو خداوند کریم نے خود فرمایا ہے کہ عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کا اظہار فرمائیں اس کو پورا نہ کریں۔ یعنی وفات نہ دیں۔ نیز یہ کہ "رافعک" سے وہ استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو آسمان پر اٹھالیا گیا تھا نہ کہ جسم کو۔ چنانچہ آپ کا رفع، رفع روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔ قادیانیوں کے اس تصور کو رد کرنے سے پہلے قرآن مجید کی روشنی میں ہم لفظ "متوفیک" کا معنی و مفہوم متعین کریں گے۔

لفظ متوفیک کا معنی و مفہوم

متوفی وفایفی "وفاء" سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے۔ پورا دینا یا پورا کرنا۔ قرآن مجید میں یہ لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:

۱۔ وعدہ پورا کرنا۔

۲۔ اجر یا بدلہ پورا دینا۔

۳۔ عمر پوری کرنا۔

۴۔ قبضے میں لے لینا۔

۵۔ نذر پوری کرنا۔

۶۔ ناپ تول پورا کرنا۔

چنانچہ وفاء یا وفات کا حقیقی معنی موت نہیں ہے بلکہ پورا کرنا ہے۔ چنانچہ کسی کی موت کو بطور مجاز وفات اس لیے کہتے ہیں کیونکہ موت پر عمر پوری ہو چکی ہوتی ہے۔ اب ہم مذکورہ بالا معانی پر بطور ثبوت آیات قرآنیہ پیش کریں گے۔

۱۔ وعدہ پورا کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

Marfat.com

یاایھاالذین امنوااوفوابالعقود۔(المائدہ ۱:۵)

"اے ایمان والو اپنے عہدوں کو پورا کرو۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ "اوفوا" یا "وفاء" کا معنی موت نہیں بلکہ پورا کرنا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا کہ:

اوفوابالعھدان العھد کان مسولا۔

"عہد پورا کرو' بے شک قیامت کے دن عہد کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا۔"

۲۔ اجر یا بدلہ پورا دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون۔ (البقرہ' ۲۸۱:۲۰)

"پھر (اس دن" ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واما الذین امنوا و عملوالصلحت فیوفیھم اجورھم۔(آل عمران ۵۷:۳)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو (اللہ تعالیٰ) ان کو پورا پورا اجر دے گا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

وانما توفون اجورکم یوم القیامہ۔(آل عمران ۱۸۵:۳)

"اور بے شک قیامت کے دن تمہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔"

مندرجہ بالا آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ توفی......اور وفات کا معنی پورا پورا دینا ہے۔اگر وفات کا حقیقی معنی موت ہوتا تو اللہ پاک کبھی بھی اجر اور بدلہ پورا پورا دینے کے

Marfat.com

لیے استعمال نہ فرماتے۔

۳۔ نذر پوری کرنا

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

یوفون بالنذر۔(الدھر۷۶:۷)

"وہ (نیک لوگ) اپنی نذروں اور منتوں کو پورا کرتے ہیں۔"

۴۔ ناپ تول پورا کرنا

سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

واوفوا الکیل والمیزان بالقسط۔(الانعام۶:۱۵۳)

"اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔"

مذکورہ آیات سے بھی ثابت ہوا کہ "اوفوا' یوفون" یا "وفات" معنی موت نہیں بلکہ پورا پورا کرنا ہے۔

۵۔ قبضے میں لے لینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وھوالذی یتوفکم بالیل ویعلم ما جرحتم النھار ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل مسمی۔(الانعام۶:۶۰)

"اور وہی تو ہے جو تمہیں رات کو قبضہ میں لے لیتا ہے (تم پر نیند طاری ہو جاتی ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو وہ جانتا ہے پھر تم کو (نیند سے) دن میں اٹھا دیتا ہے۔(چلاتا پھراتا ہے) تاکہ معینہ وقت پورا ہو۔"

اس آیت کریمہ میں بھی "یتوفی" یا "وفات" کے معنی موت نہیں بلکہ قبضہ میں لے لینا ہے۔ سورہ الزمر میں اللہ پاک نے فرمایا کہ:

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل

Marfat.com

الاخری الی اجل مسمی۔(الزمر۳۹:۴۲))

"اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی' نیند کے وقت کھینچ لیتا ہے۔ پھر ان (جانوں) کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہو اور دوسری (جانوں) کو ایک وقت معین تک چھوڑ دیتا ہے۔"

موت اور وفات میں فرق

مذکورہ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ موت اور وفات دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ یتوفکم باللیل میں وفات تو ہے مگر موت نہیں۔ چنانچہ اللہ پاک حالت نیند میں روح کو اپنے قبضہ میں لے لیتے ہیں۔ مگر پھر بیداری کے وقت لوٹا دیتے ہیں۔ جبکہ "یتوفی الانفس" میں روح قبضے میں لے لی جاتی ہے مگر اسے لوٹایا نہیں جاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ موت کا وقت آنا الگ چیز ہے اور روح کا قبضہ میں آنا یا وفات پانا ایک الگ چیز ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عمر کا پورا ہونا' روح کا قبضے میں لے لینا' قبضے سے واپس لوٹا دینا اور موت کا وقت آنا یا نہ آنا یہ سب جدا جدا حقیقتیں ہیں۔ اپنے قبضہ میں لے لینا یہ بھی وفات کا معنی ہے اور عرصہ حیات پورا کرنا یہ بھی وفات کا معنی ہے۔ جب قرآن مجید سے وفات کا معنی عمر پوری کرنا اور قبضہ میں لے لینا ثابت ہے تو اب لغت سے معنی تلاش کرنا نص قرآنی پر زیادتی ہے۔ پس اس آیت کریمہ میں "متوفیک" کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! تیرا عرصہ حیات پورا کرنے والا میں ہوں۔ یہ یہودی جتنے بھی منصوبے بنائیں ان کے باعث تیری موت واقع نہیں ہو گی۔ بلکہ "ورافعک الی" میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

۲۔ دوسرا معنی یہ ہو گا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے اپنے قبضہ قدرت اور حفاظت میں لے لوں گا وہ اس طرح کہ "ورافعک الی" تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔ یہ جتنی بھی قتل اور صلیب کی سازشیں تیار کریں ناکام ہوں گے۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ "متوفیک" میں وفات بامعنی موت نہیں اور جب وفات

Marfat.com

بامعنی موت نہیں تو "ورافعک" سے مراد رفع روح اور رفع درجات نہیں۔ بلکہ اس سے مراد کسی زندہ شخصیت کو اوپر اٹھالینا ہے۔ بصورت دیگر لفظ "متوفیک" میں اگر وفات بمعنی موت بھی (بطور مجاز) مراد لے لیا جائے، جس طرح قادیانیوں کا موقف ہے تو اس سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ممات ثابت نہیں ہوتی چنانچہ اس صورت میں "متوفیک" کا معنی یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام بے شک موت دینے والا تو میں ہوں۔ میں جب چاہوں گا موت دوں گا۔ یہ تجھے قتل کرنے کے سو منصوبے اور سازشیں تیار کریں۔ تجھے موت نہیں دے سکتے۔

لفظ "متوفیک" سے ممات مسیح ثابت نہیں ہوتی---- قادیانی استدلال کارد

مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ وفات کا حقیقی معنی موت نہیں بلکہ پورا پورا دینا ہے۔ جبکہ مجازی طور پر وفات کا معنی موت کرتے ہیں۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک لفظ کا ایک حقیقی معنی ہو اور دوسرا مجازی تو حقیقی معنی کو مجازی معنی پر ترجیح دی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جس کی وجہ سے حقیقی معنی مراد لینا متعذر ہو تو پھر مجازی معنی مراد لیا جاسکتا ہے۔ جبکہ "متوفیک" میں ایسا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا جس کی وجہ سے حقیقی معنی متعذر ہو اس لیے یہاں پر مجازی معنی مراد نہیں لیا جائے گا۔ اس سے یہ چیز واضح ہوگئی کہ لفظ "متوفیک" سے ممات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا:

> ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامہ۔ (تفسیر قرطبی، ج ۳، جز ۳، ص ۲۰۲)
>
> "بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت واقع نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت بپا ہونے سے پہلے دوبارہ آئیں گے۔"

قرآن فہمی کا اصول---- اور لفظ متوفیک کا معنی و مفہوم

Marfat.com

قرآن مجید کے کسی مقام کو اس وقت تک سمجھنا مشکل ہے جب تک اس کے سیاق و سباق کو نہ دیکھا جائے۔ اس لیے لفظ "متوفیک" کا معنی و مفہوم سمجھنے کے لیے آیت نمبر ۵۲ لے سے کر آیت نمبر ۵۵ تک کا پورا مضمون دیکھنا ہو گا چنانچہ آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

فلما احس عیسی منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ امنا باللہ واشھد بانا مسلمون۔ (آل عمران ۳:۵۲)

"پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے انکار کفر محسوس کیا (تو) فرمایا اللہ کی طرف کون لوگ میرے مدد گار ہیں؟ تو اس کے مخلص ساتھیوں نے عرض کیا ہم اللہ کے مدد گار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں۔"

مذکورہ آیت کریمہ میں دو چیزیں قابل غور ہیں:

۱۔ فلما احس عیسی منھم الکفر----جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا۔

۲۔ قال من انصاری الی اللہ---- آپ نے کہا اللہ کی طرف کون لوگ میرے مدد گار ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ واقعہ کس پس منظر کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ان یہودیوں کا کفر کیا تھا؟ اور آپ نے کیوں مدد طلب کی؟ ان یہودیوں کا کفر دراصل یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور مصلوب کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے منصوبہ قتل بھی تیار کر لیا۔ آپ کو جب ان کے ناپاک عزائم کا علم ہوا اور ان کا منصوبہ قتل جان کر آپ نے اپنے حواریوں سے پوچھا کہ آج کون ہے؟ اللہ کے لیے میری مدد کرنے والا۔ اس پس منظر کی وضاحت سورہ نساء میں یوں آئی ہے۔

وما قتلوہ وما صلبوہ۔ (آلنساء ۴:۱۵۷)

"اور نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ سولی دی۔"

Marfat.com

اس جگہ لفظ قتل سے وضاحت ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس نوعیت کی مدد طلب کی وہ قتل کے خلاف تھی۔ پس ثابت ہو گیا کہ یہودیوں کا کفر دراصل منصوبہ قتل تھا چنانچہ ان کے اس منصوبے کے خلاف اپنے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے آیت نمبر ۵۴ میں فرمایا:

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ (آل عمران ۳:۵۴)

"پھر (عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لیے) انہوں نے خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی) خفیہ تدبیریں کیں۔ (یعنی کفار کی تدبیر کا رد کیا) اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں بیان فرمائیں:

۱۔ یہود کا مکر کرنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ان کے خلاف تدبیر فرمانا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا بہتر تدبیر فرمانے والا ہونا۔

مگر اس مقام پر سارا واقعہ کنایہ میں فرمایا، یہ نہیں فرمایا کہ یہود نے کیا مکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تدبیر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کس طرح بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔ اس تمام واقعہ کی تفصیل آگے سورہ نساء میں بیان کر دی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ:

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفی شك منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما۔ (النساء ۴:۱۵۷، ۱۵۸)

"اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعویٰ) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ کے رسول مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا (ہے) حالانکہ انہوں نے نہ ان کو

Marfat.com

قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ کا) ہم شکل بنا دیا اور بے شک جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں وہ یقیناً اس (قتل کے حوالے) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں (حقیقت حال کا) کچھ بھی علم نہیں۔ مگر یہ کہ گمان کی پیروی (کر رہے ہیں) اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

مذکورہ آیات سے پہلے آیت نمبر ۱۵۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بل طبع اللہ ابھا بکفرھم۔ (النساء ۴:۱۵۵)

"اللہ نے ان کے دل پر ان کے کفر کے سبب سے مہر لگا دی۔"

انہیں ہدایت سے محروم کر دیا گیا اور ان کے باطل دعویٰ کا کلیتاً رد کرتے ہوئے فرمایا کہ:

۱۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ وہ مغالطے میں ہیں اور مغالطے میں انہیں اس طرح ڈالا کہ ایک یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور آپ کے قتل کے منصوبے میں شامل تھا۔ اس کی صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہو گئی اور اس کو یہود نے سولی دے دیا۔ جبکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ملائکہ اٹھا کر آسمان پر لے گئے اور یہی اللہ کی بہتر تدبیر تھی۔ ان کو پتہ بھی نہ چلے اور ظالم بھی مارا جائے اور جو بچ گئے وہ قیامت تک شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیے گئے۔

۲۔ پھر دوبارہ مزید تاکید کر دی کہ یہود نے ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

۳۔ اس کے بعد اگلی آیت نمبر ۱۵۸ میں فرمایا کہ:

بل رفعہ اللہ الیہ۔ (النساء)

"بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔"

Marfat.com

آیت متوفیک کا صحیح مفہوم

اس آیت "متوفیک" کا صحیح مفہوم یہ ہوا کہ ان کے قتل اور صلیب کے منصوبے آپ کو مار نہیں سکتے میں آپ کا عرصہ حیات پورا کرنے والا ہوں اور جو عرصہ حیات آپ کا زمین پر رہنے کا ہے، میں اس کو اس طرح پورا کروں گا کہ آپ کو زندہ آسمان پر اٹھا کر پھر دوبارہ اتار دوں گا اور آپ کی بقیہ زندگی پوری کروں گا اور پھر موت دوں گا۔ اس آیت کی رو سے نزول سے لے کر تادم وصال آپ کا عرصہ حیات متوفیک میں شامل ہوگا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی تھا

اللہ رب العزت نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۵۸ میں بل رفع اللہ الیہ فرما کر ان لوگوں کا رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ رفع عیسیٰ علیہ السلام سے مراد رفع جسمانی نہیں بلکہ رفع درجات اور رفع روحانی ہے۔ کیونکہ آیت نمبر ۱۵۷ میں: انا قتلنا المسیح یہ امر جسمانی سے متعلق ہے جس کی وضاحت میں فرمایا گیا:

وما قتلوہ وما صلبوہ۔

چونکہ قتل اور مصلوب کرنے کا تعلق جسم کے ساتھ ہے نہ کہ روح کے ساتھ۔ تو جب رفع ہوگا تاکہ قتل اور صلیب سے بچایا جا سکے تو یہ رفع جسمانی ہوگا نہ کہ روحانی۔ باالفاظ دیگر اگر یہ کہا جائے کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور صلیب پر لٹکانے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رفع درجات عطا کیا اور ان کی روح کو اوپر اٹھا لیا تو یہ نص قرآنی کے خلاف ہے کیونکہ مقصود یہ تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو باحفاظت بچایا جائے۔ جب مقصود پورا نہ ہوا تو اس رفع کا فائدہ کیا ہوا۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر ۱۵۸ کے آخر میں فرمایا:

وکان اللہ عزیزا حکیما۔ (النساء' ۱۵۸)

"اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

جبکہ آل عمران کی آیت نمبر ۵۴ میں فرمایا:

Marfat.com

والله خیر الماکرین۔ (آل عمران ۵۴)

"اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی ان دو صفات حکمت والا ہونا اور بہتر تدبیر کرنے والا ہونا۔ ان دونوں کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے منصوبے کے بدلے ایسا منصوبہ تیار کرے جو ان کے گمان میں بھی نہ ہو۔ جس تک ان کی عقل و سوچ کی رسائی ہی نہ ہو۔ چنانچہ اس کی صورت یہ بنائی کہ ان کو زندہ سلامت آسمان پر اٹھالیا۔ بصورت دیگر اگر بفرض محال ہم کچھ دیر کے لیے یہ تسلیم کرلیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کا "خیر الماکرین" بہتر تدبیر کرنے والا ہونا اور "عزیزا حکیما" غالب حکمت والا ہونا ثابت ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ معاذ اللہ گویا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسول کے خلاف بنائے گئے منصوبے کا تماشہ دیکھتا رہا اور جب قتل کر دیا گیا تو قبضے میں لے لیا اور رفع درجات عطا کر دیا گیا۔ ایسا سوچنا گمراہی اور نص قرآنی کے خلاف ہے۔ ایسا سوچنے والا ضال اور مرتد ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

رفع جسمانی قانون قدرت کے خلاف نہیں

سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا ورفعنا مکانا علیا۔ (المریم ۱۹:۵۶٬ ۵۷)

"اور (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس کا ذکر فرمایئے۔ بے شک وہ (بھی) نہایت سچے نبی تھے اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا۔"

حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جنت کی سیر کرنے کی آرزو کی تھی۔ اس آرزو کے نتیجے میں آپ کو ملائکہ کے ذریعے اوپر اٹھالیا گیا اور جنت کی سیر کرائی گئی۔ جنت کی سیر کرنے کے بعد ملائکہ نے عرض کیا کہ حضرت اب سیر ہو چکی ہے۔ واپس تشریف لے چلیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مولا تیرا وعدہ ہے کہ جو

Marfat.com

جنت میں آ جاتا ہے وہ واپس نہیں جاتا۔ مجھے اب یہیں رکھ۔ تیرے قرب کی بارگاہ سے واپس نہیں جانا چاہتا۔ اللہ پاک نے فرشتوں سے فرمایا کہ ہمارے ادریس کو یہیں چھوڑ دو ہم اس کو واپس نہیں بھیجتے۔ چنانچہ آج تک آپ چوتھے آسمان پر زندہ و سلامت تشریف فرما ہیں۔ شب معراج کو آپ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ملاقات بھی ہوئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جسمانی طور پر کسی کو اٹھا لینا قانون قدرت کے خلاف نہیں بلکہ امر ممکن ہے۔ جس کی وضاحت خود قرآن مجید نے کر دی ہے۔

نتیجہ بحث

قرآن مجید کی جملہ تصریحات سے معلوم ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں۔ احادیث رسول ﷺ کے تصریح کے مطابق قرب قیامت میں دجال اکبر کے خاتمہ کے لیے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی گوشہ میں نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھیں گے اور ان تمام امور کو سرانجام دیں گے جن کی تفصیل احادیث میں ہے اور پھر اپنی طبعی موت وصال پا کر حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو مبارک میں دفن ہوں گے۔ مگر حیف ہے مرزا غلام قادیانی کی تاویلات فاسدہ پر جس نے اپنی جھوٹی نبوت کو بطور ثبوت پیش کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے اور تمام امت مسلمہ کے متفقہ عقیدے کو متزلزل کرنے کی کوشش کی۔

احادیث در نزول عیسیٰ علیہ السلام

ارشادات نبوی ﷺ کے مطابق سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہما سلام قرب قیامت میں آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ مسیح جس کے آنے کا ذکر احادیث میں پایا جاتا ہے' وہ میں ہوں۔ اس طرح وہ خود کو

Marfat.com

مسیح موعود کہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی واقعی مسیح موعود تھا یا نہیں؟ اس کا جواب عقلی موشگافیوں کی بجائے براہ راست ہمیں احادیث رسول ﷺ سے تلاش کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اگر مرزا احادیث مبارکہ کے معیار پر پورا اتر آئے تو وہ دعوے میں سچا ہوگا اور اگر پورا نہ اتر سکے تو کذاب و دجال ہوگا۔

احادیث نزول مسیح

یہ امر پیش نظر رہے کہ نزول مسیح پر درجنوں احادیث ہیں۔ ان سب کو یہاں درج کرنا باعث طوالت ہوگا۔ اس لیے اختصاراً چند احادیث پیش کی جائیں گی۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب و تقتل الخنزير و يضع الجزيه و يفيض اعمال حتى لا يقبله احد۔ (بخاری ا: ۴۹۰ کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام)

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے (چونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا۔ اب قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے) جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے۔ اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ (ہر شخص خوشحال ہوگا)"

بخاری کے علاوہ یہ حدیث مسلم، کتاب الایمان اور ترمذی ابواب الفتن کے اندر بھی موجود ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

كيف انتم اذا نزل ابن مريم منكم واما مكم منكم۔ (بخاری ا'۴۹۰: کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

"تم کیسے ہو گے جب تمہارے پاس (عیسیٰ) ابن مریم اتریں گے اور تمہارا امام (اس وقت) تم میں سے ہو گا۔"

۳۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اور مقام پر فرمایا:

لاتقوم الساعه حتی ینزل عیسی ابن مریم حکما مقسطا واما ماعد لافیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یصنع الجزیه و یفیض المال حتی لا یقبله احد۔ (ابن ماجہ)

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی' یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم حاکم عادل اور امام بن کر نازل ہوں گے۔ پس وہ (آکر) صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور جزیہ موقوف کریں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔"

حضرت حذیفہ ابن اسید غفاری کہتے ہیں کہ:

اطلع النبی صلی الله علیه وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون قالو انذکر الساعه قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشرایات فذکر الدخان والدجال والدابه وطلوع الشمس من مغربها ونزل عیسی بن مریم صلی الله علیه وسلم و یاجوج وماجوج و ثلاثه خسوف خسف باالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزیره العرب و اخرذلک نار تخرج من المین تطرد الناس الی محشرهم۔ "مسلم جلد ۲ : ۳۹۳' کتاب الفتن و اشراط الساعه"

"ہم باتیں کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا (آقا) قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک نہیں آ گے گی۔ جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابہ الارض (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۵) حضرت عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا (۶) اور یاجوج ماجوج (کا نکلنا) اور تین جگہ زمین کا دھنسا (۷) مشرق میں دھنسا' (۸) مغرب میں دھنسا (۹) اور جزیرہ عرب میں دھنسا (۱۰) اور آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر انہیں محشر کی طرف لے جائے گی۔"

۵۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث مروی ہے۔ جس میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے حضور علیہ الصلوۃ السلام کا یہ ارشاد گرامی درج ہے کہ:

اذ بعث الله المسیح ابن مریم فینزل عند المناره البیضاء شرقی دمشق بین مهرورتین واضعا کفیه علی اجنه ملکین اذا طا طاراسه قطرو اذا رفعه تحدرمنه جمان کاللولوفلا یحل لکا فریجد ریح نفسه الامات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه ببات لا فیقتله۔ (کتاب الفتن واشراط الساعه باب ذکر الدجال)

"جب اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجیں گے تو وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔ جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اپنا جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے۔ جس کافر تک بھی آپ کی خوشبو پہنچے گی' اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہو گا۔ آپ کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی۔ آپ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کے "باب لد" پر اسے پالیں گے۔ پھر اسے قتل کر دیں گے۔"

Marfat.com

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس بینی و بینہ یعنی عیسی علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذارا یتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرہ والباض بین ممصرتین کان راسہ یقطروا ان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر و یصنع الجزیہ و یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام و یھلک المسیح الدجال فیمکت فی الارض اربعین سنہ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون۔ (ابوداؤد باب خروج الدجال)

"میرے والدین اور ان یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کوئی نبی نہیں ہے اور بے شک وہ نازل ہوں گے جب تم انہیں دیکھو تو یوں پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں۔ ان کا رنگ مائل سرخی و سپیدی ہے (دیکھنے والے کو) یوں محسوس ہو گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے، حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے۔ وہ لوگوں سے دین اسلام پر جہاد کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دیں گے وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے۔ پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عیسی ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی ولا رسول الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی۔ (در منثور ۲: ۲۴۲، بحوالہ طبرانی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار میرے اور عیسیٰ ابن مریم کے مابین

Marfat.com

نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول مگر یہ کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔"

محمد بن علی بن ابوطالب ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ آیت کریمہ وان من اھل الکتاب کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وھو نازل قبل ان تقوم الساعہ فلا یبقی یھودی فلا یصرانی الا امن بہ۔ (در منثور ۲:۲۴۱)

"بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ (زندہ) آسمان کی طرف اٹھالیے گئے ہیں اور وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے (زمین پر) اتریں گے۔ پس کوئی ایسا یہودی اور نصرانی نہیں رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے۔"

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ۔ (کنزل العمال' المواھد الدنیہ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زمین پر اتریں گے۔ آپ شادی کریں گے اور آپ کی اولاد ہوگی۔"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

یدفن عیسی ابن مریم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صاحبیہ فیکون قبرہ رابع۔ (طبرانی' در منثور)

"سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (گنبد خضریٰ کے اندر) دفن کیا جائے گا۔ پس چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔"

سنن ابن ماجہ میں دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ذکر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

Marfat.com

ایک دن صبح کے روز مسلمانوں کا امام انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہو گا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کرائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور امامت کراؤ' بے شک تمہارے لیے اقامت کہی گئی ہے اور وہ امام (یعنی امام مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے) نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے' دروازہ کھولو' پس دروازہ کھولا جائے گا۔ اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ باہر موجود ہو گا۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا' جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگ نکلے گا۔ آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام (فلسطین میں) "باب لد" کے پاس اسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا۔" (سنن ابن ماجہ 'ابواب الفتن' باب فتنہ الدجال)

مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ جس مسیح کے آنے کا ذکر حضور ﷺ نے فرمایا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اب دوبارہ انہی کا نزول ہو گا۔ مسیح موعود کی جو علامات اور خصوصیات حضور ﷺ نے بیان فرمائیں مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی بھی نہیں پائی جاتی۔ مثلاً" نہ تو اس کا ملک شام میں نزول ہوا۔ اور نہ اس کے دور میں غلبہ اسلام ہوا۔ اور نہ اس نے حج یا عمرہ کیا۔ اور نہ ہی گنبد خضریٰ کے اندر اسے دفن کیا گیا۔ چنانچہ احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیح موعود باطل ہے۔ مرزا نے امام مہدی علیہ السلام ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ جب کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ ﷺ نے بالصراحت فرما دیا تھا کہ امام مہدی میرے اہل بیت سے ہوں گے اور وہ میرے ہم نام ہوں گے۔ یعنی ان کا نام محمد ہو گا اور ان کے باپ کا نام میرے والد گرامی کے نام پر ہو گا۔ یعنی عبداللہ اور ان کی والدہ کا نام میری والدہ ماجدہ کے نام پر ہو گا یعنی آمنہ۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ امام مہدی حکومت کریں گے روئے زمین پر انصاف کا بول بالا ہو گا اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہو گا۔ مرزا قادیانی میں ان خصوصیات

Marfat.com

میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اس کا نام غلام احمد ہے۔ اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی اس کے والد کا نام غلام مرتضیٰ مغل ہے۔ نہ تو اس کا اہل بیت کے ساتھ کوئی نسبی تعلق ہے کیونکہ مغل خاندان کے ساتھ اس کا تعلق تھا اور نہ اس کے دور میں عدل و انصاف کا بول بالا ہوا۔ اور نہ اسے کبھی حکومت ملی۔ چنانچہ ہمارے لیے مسیح موعود یا امام مہدی پر کھنے کا معیار احادیث رسول اللہ ﷺ ہیں عقل نہیں۔ کیونکہ بقول اقبال:

عقل عیار ہے سو بھیس بدلتی ہے

دوسری بات یہ کہ ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات گرامی کے مقابلے میں کسی قسم کی کوئی بھی تاویلات فاسدہ اور تصورات باطلہ نہ سننے کے لیے تیار ہیں اور نہ ماننے کے لیے۔

احادیث رسول اللہ ﷺ اور تصور مسیح

جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو دو طرح کے مسیحوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۔ مسیح ابن مریم۔

۲۔ مسیح کذاب یا مسیح دجال۔

آپ ﷺ نے دونوں طرح کے مسیحوں کا ذکر صراحتاً فرمادیا ہے۔ اب ان کے سمجھنے میں اور ان کے مابین پائے جانے والے تفاوت میں کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہیں رہتا مثلاً:

۱۔ مسیح ابن مریم

مسیح ابن مریم سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے تھے۔ اب قرب قیامت میں وہ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ ان کے احوال و واقعات گزشتہ صفحات میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔ اس لیے انہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

۲۔ مسیح دجال یا مسیح کذاب

صحیح مسلم میں ہے:

ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ مامن نبی الا وقد انذرہ قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکن اقوال لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلموا انہ اعور وان اللہ تبارک وتعالی لیس باعود۔ (مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر ابن صیاد)

"پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہو۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں۔ جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ جان لو کہ وہ بلاشبہ کانا ہوگا اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال بین ظہرانی الناس فقال ان اللہ تعالی لیس باعود الاوان المسیح الدجال اعود العین الیمنی کان عسنیہ عنبتہ طافئہ۔ (مسلم کتاب الفتین واشراط الساعۃ 'باب ذکر الدجال)

"رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ سنو مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسے ہوگی' جیسے پھولا ہوا انگور۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال رسول اللہ ﷺ الدجال اعود العین السیر

Marfat.com

جفال الشعر معه جنه ونار فناره جنه وجنه نار۔ (مسلم ۲
:۴۰۰۰ کتاب الفتین واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دجال بائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور بال گھنے ہوں گے' اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو گی۔ اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہے اور اس کی جنت (حقیقت میں) دوزخ ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے' جس میں ہے کہ:

"دجال مرد مومن سے کہے گا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لائے ہو۔ وہ (بندہ مومن) کہے گا تم مسیح کذاب ہو۔ (میں بھلا ایمان کیسے لاؤں۔)"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال المدینہ فیجدہ الملکہ یحرسونہا فلا یدخلہا الطاعون ولا الدجال ان شاء اللہ۔ (ترمذی ابواب الفتن' باب ماجاء فی صفتہ الدجال)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون (بیماری) مدینہ طیبہ میں آئے گا اور نہ ہی دجال۔"

سنن ابن ماجہ میں ایک حدیث ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ دجال لوگوں کو کہے گا کہ انا نبی اور انا ربکم میں نبی ہوں اور میں تمہارا خدا ہوں۔"

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ دجال نبوت اور خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا۔ اس کے ساتھ جنت بھی ہو گی اور دوزخ بھی۔ سرزمین مدینہ منورہ پر اس کے ناپاک قدم نہیں لگیں گے۔ نیز یہ کہ دجال کانا ہو گا۔ ایک روایت کے مطابق دائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور ایک روایت کے مطابق بائیں آنکھ سے۔ یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ آپ کی امت میں فقط ایک نہیں بلکہ تیس دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے جو دجال اکبر ہو گا' وہ دائیں آنکھ

Marfat.com

سے کانا ہو گا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے۔ باقی سب چھوٹے دجال ہوں گے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لا تقوم الساعه حتی یخرج ثلثون دجالا کلهم یزعم ان رسول الله۔ (ابو داؤد' باب ابن صیاد)

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی' جب تک تیس دجال پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر کوئی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔"

قادیانیت

قرآن مجید کی نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے ساتھ ہی سلسلہ بعثت انبیاء و رسل اپنے کمال کو پہنچ کر اختتام پذیر ہو گیا۔ اب قیامت تک نہ کوئی نبی پیدا ہو گا اور نہ کوئی رسول۔ چنانچہ امت مسلمہ کا یہ متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے گا' وہ کذاب' دجال' کافر' مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت ہی جاری و ساری ہے۔ اسی کا نام عقیدہ ختم نبوت ہے۔

اور ہمارے نزدیک ختم نبوت ہی کا دوسرا نام عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو کہ ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے۔ اس لیے اس عقیدہ کی حفاظت کے اندر ہی حیات امت مستور ہے۔ اس غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر ہی امت ابتدا ہی سے اس عقیدہ کے بارے میں بہت حساس رہی ہے اور حساس کیوں نہ ہو جبکہ اسے یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے تصور ہی سے مسلمان کا رشتہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کٹ کر دور جا گرتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے حضرت

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والا اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار نہ کرے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی تسلیم کرے تو وہ موسوی نہ رہا عیسوی بن گیا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیروکار اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار نہ کرے مگر حضور ﷺ کی غلامی بھی اختیار کرے تو اب وہ عیسوی نہ رہا محمدی بن گیا۔ اسی طرح حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے والا اگرچہ حضور ﷺ کی عظمت کا اقرار کرتا رہے مگر ساتھ ہی مرزا قادیانی کی چوکھٹ کو بھی تھام لے تو اب وہ محمدی نہ رہا بلکہ قادیانی بن گیا۔

اسی لیے امت ہمیشہ دامن مصطفیٰ ﷺ کو عروۃ الوثقیٰ جانتے ہوئے مضبوطی سے تھامے رکھتی ہے۔ جان جاتی ہے تو جائے، مگر اس رشتہ مصطفوی ﷺ پر آنچ نہ آنے پائے۔ یہی اس امت کی پہچان رہی ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ شمع رسالت کے پروانے ہر رشتے کو بالائے طاق رکھ کر یہ کہتے ہوئے دہلیز مصطفیٰ ﷺ پر نقد جاں ہار گئے "کہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں" یہی وہ نشان امتیاز ہے۔ جس سے باطل ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ باطل اس امر سے بھی بخوبی آگاہ ہے کہ نبی ﷺ کی بات آجائے تو مسلمان کے نزدیک جان جیسی متاع عزیز بے قیمت ہو کر رہ جاتی ہے اور وہ اس بات کی تحقیق بھی کر چکا ہے کہ جسد امت میں جو روح و جان اور حرارت موجود ہے، وہ شعلہ عشق رسول ﷺ ہی سے مستفید ہے۔

اس لیے باطل کی اول و آخر یہی کوشش ہوتی ہے کہ باطن مسلم سے یہ حرارت بتدریج کم کرتے کرتے ختم کر دی جائے۔ اس کے لیے نت نئے ہتھکنڈے اور حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مگر ان میں سب سے زہریلا اور خطرناک ہتھکنڈہ وہ ہے جس کی نوعیت اور طریقہ واردات تو وہی رہتا ہے مگر اس کا نام بدلتا رہتا ہے۔ کسی میں اس کا نام اسود عنسی ہوتا ہے تو کبھی طلحہ اسدی، کبھی سجاح بنت حارث تو کبھی مسیلمہ کذاب، کبھی بہاء اللہ تو کبھی مرزا غلام قادیانی۔ یہ موخر الذکر ہی وہ لعنتی کردار ہے جو دہلیز انگریز پر اس وقت سجدہ ریز ہو گیا تھا جب اسے برصغیر کے مسلمانوں کے قلوب سے شعلہ عشق رسول ﷺ کو بجھانا اور حرارت جہاد کو سرد کرنا مقصود تھا۔ اس خبیث اور لعین ابن لعین نے اپنے دل و دماغ کی تمام توانائیاں اور جسم و جان کی ساری قوتیں امت مسلمہ کو ذلیل کرنے اور انگریز کو

Marfat.com

عزیز کرنے میں صرف کر دیں۔ یہ خاندانی کنگال چند سکوں کے عوض اپنے ایمان کا سودا کر کے نہ صرف نسلوں کی نسلیں نار جہنم کا ایندھن بنا گیا بلکہ امت مسلمہ کے دامن میں بھی وہ رسنے والا ناسور پیدا کر گیا جس کی چبھن اور جلن سے امت آج ایک صدی بعد بھی اسی طرح پریشان و بے چین ہے جس طرح برسوں پہلے تھی۔ دامن امت پر موجود اس ناسور، اور قلب مسلم میں اترے اس خنجر کا نام قادیانیت ہے۔ اس کا بانی یہی شیطان مردود اور مرتد و زندیق مرزا غلام قادیانی تھا۔ پچھلے سو سال میں امت مسلمہ کو جس قدر نقصان قادیانیت سے پہنچا ہے۔ تاریخ کے اوراق میں اس کی نظیر ڈھونڈنا بہت ہی مشکل ہے۔ قادیانیت اسلام پر اسلام کے نام سے وار کرتی ہے اور مسلمانوں کو مار آستین بن کے ڈستی ہے۔ اس کی اس زہرناکی کو محسوس کرتے ہوئے حکیم الامت علامہ اقبال نے بجا طور پر اسے یہودیت کا چربہ قرار دیا تھا۔

فرمایا کہ قادیانیت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ ایک غیر مسلم اس کو اسلام سمجھ کر قبول کر رہا ہوگا۔ مگر المیہ یہ ہوگا کہ وہ بیچارا ایک کفر سے نکل کر دوسرے کفر میں جا رہا ہوگا۔

قادیانیت عالم اسلام کے لیے بالعموم اور وطن عزیز کے لیے بالخصوص وہ خطرناک اور زہریلی اقلیت ہے جو محمد عربی ﷺ کے اسلام کو (معاذ اللہ) مردہ کہتے ہوئے (اخبار "الفضل" قادیان جلد ۶، نمبر ۳۲، مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء) اپنے اوہام و فریب کو زندہ اسلام قرار دیتی ہے۔ (نجم الہدیٰ از غلام احمد صفحہ نمبر ۱۰)

امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ یہ اقلیت بیچتی سور کا گوشت ہے اور کہتی ہے کہ گائے کا ہے، پیش شراب کرتی ہے اور کہتی روح افزا ہے، اسی لیے امت کو اس خطرناک دھوکے اور فراڈ سے بچانے کے لیے مکمل ایک صدی تک ملت کی بہترین صلاحیتیں اور بہترین دماغ اس کے خلاف نبرد آزما رہے ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد امت نے سب سے بڑی اجتماعی قربانی اسی فتنہ کے خلاف پیش کی ہے۔

مذہبی اور دینی طور پر اس اقلیت کے غیر مسلم، مرتد اور زندیق ہونے کے بارے میں امت ہمیشہ متفق رہی ہے اور ان کی حیثیت کے بارے میں امت کے کسی طبقہ کو کبھی بھی شک نہیں رہا مگر یہ شاید کم لوگوں کے علم میں ہوگا کہ یہ پراسرار اقلیت جس قدر دین و

Marfat.com

ایمان کے لیے خطرناک ہے اس قدر مملکت خداداد پاکستان کے لیے بھی ہولناک ہے، یہی وہ اقلیت اور مردہ و مکروہ تنظیم ہے:

۱۔ جس نے باؤنڈری کمیشن کے روبرو مسلمانوں سے علیحدہ الگ وطن کا مطالبہ پیش کیا۔ نتیجتاً "گورداسپور ہم سے الگ ہوا" ہندوستان کو کشمیر کا راستہ مل گیا اور وہ ہماری شہ رگ پہ قابض ہو گیا۔ (مارشل لاء سے مارشل لاء تک از سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلیمات عامہ بحوالہ روزنامہ مشرق ۳، فروری ۱۹۶۴)

۲۔ جس کا عقیدہ ہے کہ پاکستان کا بننا اصولاً "غلط ہے اور اکھنڈ بھارت بن کے رہے گا۔ ("الفضل" ۱۲، ۱۳، اپریل ۱۹۴۷ء خطبہ مرزا محمود "الفضل" ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

۳۔ جس نے جہاد کشمیر میں غداری کی اور آزاد کشمیر میں غلام نبی گلکار نامی مرزائی کی قیادت میں قادیانی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ ("شہاب نامہ" ص ۳۸۰، ۳۸۱)

۴۔ جس کے ذمہ دار رہنما ظفر اللہ خان نے قائداعظم کے جنازہ میں شرکت سے انکار کر دیا۔ ("زمیندار" لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

۵۔ وہی اقلیت جس کے لیڈر نے پاکستان کا نمائندہ اور تنخواہ دار وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بھی خلیفہ ربوہ کے حکم کے بغیر اقوام متحدہ میں فلسطینی کاز کے لیے ووٹ دینے کا انکار کر دیا اور بیرون ملک پاکستان سفارت خانوں کو مرزائیت کے تبلیغی مراکز میں تبدیل کر دیا۔ ("تحریک ختم نبوت" ۱۹۵۳ء از مولانا اللہ وسایا)

جس نے پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کو قتل کروایا۔ (ہفت روزہ "تکبیر" مارچ ۱۹۸۶ء)

۷۔ جس نے بلوچستان پر قبضہ کر کے اسے "احمدی صوبہ" بنانے کا منصوبہ بنایا۔ (مرزا محمود کا بیان، روزنامہ "الفضل" ۱۳ اگست ۱۹۴۸)

۸۔ نامور علمائے کرام کو خونی ملا قرار دیتے ہوئے انہیں اپنے قدموں میں جھکانے کی دھمکی دی۔ ("الفضل" ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء)

۹۔ جس کی مسلسل مذہبی و سیاسی جارحیت سے تنگ آ کر جب مسلمان ۱۹۵۳ء میں

Marfat.com

تحریک ختم نبوت کی صورت میں میدان میں نکلے تو اس اقلیت کے فوجی افسران نے دس ہزار مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔

۱۰۔ اقلیت جس کے جنرل اختر حسین ملک کی مکروہ سازش سے ۶۵ء کی جنگ پاکستان کے سر مسلط کی گئی۔ ("عجمی اسرائیل" از شورش کاشمیری، ص ۳۳ تا ۳۵)

۱۱۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جس کے ہیڈ کوارٹر ربوہ کی بجلی واپڈا کو زبردستی کاٹنا پڑی کیونکہ یہ دشمن طیاروں کو سگنل دیتے تھے۔ ("قادیانیت کا سیاسی تجزیہ" از صاجزادہ طارق محمود"

۱۲۔ جن کے ایک اہم لیڈر عبدالسلام نے ایٹمی راز امریکہ منتقل کیے۔ ("ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم" از زاہد ملک)

۱۳۔ جن کی دلداری کے لیے امریکہ نے پاکستان پر ایٹمی پابندیاں عائد کیں، اواکس طیارے دینے سے انکار کیا اور اقتصادی امداد کو قادیانیوں سے رواداری کے سرٹیفکیٹ سے مشروط کیا۔ (بحوالہ۔ مضمون جناب ارشاد احمد حقانی ادارتی صفحہ نمبر ۳ روزنامہ "جنگ" لاہور ۵ مئی ۱۹۸۷ء)

۱۴۔ جن کے زعماء نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اہم کردار ادا کیا۔ جن میں سر فہرست ایم ایم احمد شامل ہے۔

۱۵۔ جنہوں نے ربوہ ریلوے سٹیشن پر مسلمان طلباء کو ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے کی پاداش میں مار مار کر لہولہان کر دیا۔ ان کے منہ میں پیشاب کیا اور "محمدیت مردہ باد" اور "احمدیت کی جے" کے نعرے لگائے گئے۔ (گواہوں کے بیانات، روبرو صمدانی ٹریبونل بحوالہ تحریک ختم نبوت ۷۴، جلد اول ص ۹۱۷)

۱۶۔ جنہیں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جب آئینی طور پر بھی غیر مسلم قرار دے دیا تو انہوں نے اسمبلی کے اس فیصلے کو نہ صرف ماننے سے انکار کیا بلکہ پندرہ روزہ قادیانی جریدہ "لاہور" کے ایڈیٹر ثاقب زیروی قادیانی نے ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں ان معزز ممبران اسمبلی، جنہوں نے مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے اسلام دشمن قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا، کے خلاف بکواس کرتے ہوئے لکھا:

"یہ سب شرابی، زانی، منشیات کے سمگلر، مرتشی، بدعنوان، غاصب، جابر، متشدد،

Marfat.com

المزاج' لاف زن' شیخی خورے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں سے عاری' آزادانہ جنسی تعلقات کے عادی' بد کردار' بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے شادیاں رچا کر پھران عورتوں کو بازار حسن کی زینت بنادینے والے' پرمٹ لائسنس اور ویزا فروش' بحری قزاق' مجرمانہ ذہنیتوں کے حامل' رسہ گیر' قاتل اور قاتلوں کے پشت پناہ' قوم کی بیٹیوں پر برملا دست درازیاں کرنے والے' ناجائز درآمد و برآمد میں ملوث اور کسٹم ڈیوٹی میں ہیرا پھیری کے ذریعہ خزانہ عامرہ کو نقصان پہنچانے والے بھٹو دور کے وہ مفتیان دین و شرع متین ہیں جنہوں نے ستمبر ۷۴ء میں بھٹو کے اقتدار کو دوام بخشنے کی غرض سے احمدیوں کو بزور سیاست دو اغراض کے لیے "ناٹ مسلم" قرار دیا تھا۔"

۱۷۔ وہی اقلیت جنہیں شعائر اسلامی اور مقدس اسلامی اصلاحات و القابات کے استعمال سے روکنے کے لیے جب امتناع قادیانیت آرڈیننس ۸۴ء نافذ کیا گیا تو انہوں نے اس کی مسلسل خلاف ورزیاں کیں۔

۱۸۔ جس نے انسان حقوق کے خلاف ورزیوں کو جھوٹا پراپیگنڈہ کر کے بیرون ملک پاکستان کو بدنام کرنے کی ہر ممکن سعی کی اور اسی بناء پر ظلم و ستم کی من گھڑت کہانیاں سنا کر جرمنی اور دوسرے ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کر کے مالی مفادات سمیٹے۔

۱۹۔ جس نے مذہبی آزادی رواداری کے نام پر دیگر اقلیتوں اور سیکولر ملحدانہ عناصر کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کی نظریاتی سرحد سے نہ صرف غداری کی بلکہ اکثریت کے جذبات کو ہمیشہ مجروح کیا۔

یہ سب کچھ جاننے کے بعد اگر ہم ملکی و قومی سطح پر دیکھتے ہیں تو ان کے لیے لٹیرے یا ڈاکو اور غدار جیسے الفاظ اور دینی سطح پر سوچتے ہیں تو ان کے لیے کافر' مرتد' دجال و زندیق جیسے الفاظ بھی بڑے ہلکے اور کم قیمت نظر آتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ لغت انسان میں اظہار' نفرت و کراہت کے لیے جتنے الفاظ ہیں وہ سب قادیانیت پر نچھاور کر کے بھی اک تشنگی سی باقی رہ جاتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔"

Marfat.com

بانی قادیانیت----- مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا قادیانی کی ذات پر نجاست کے بارے میں جاننا ہمارے لیے اس لیے ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی تنظیم و تحریک اصل میں اپنے بانی کے عزائم و مقاصد اور نظریات و خیالات کا تسلسل ہوتی ہے۔ اس طرح کسی بھی جماعت یا گروہ کو اس کے بانی کی شخصیت سے الگ کر کے دیکھنا اور پرکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ قادیانیت کو بھی اس آئینے میں دیکھنا اسی معیار پر جانچنا اور اس کسوٹی پر پرکھنا پڑے گا۔ مرزا قادیانی کی ذات کے عکس میں اگر آپ قادیانیوں اور قادیانیت کو دیکھیں گے تو یقیناً آپ بھی اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ آج قادیانیت بعینہ انہی راہوں پر گامزن ہے جو راہیں کبھی قادیانی اور اس کے سرپرستوں نے سوچی اور چاہی تھیں۔

مرزا غلام "احمق" قادیانی کی پیدائش

معروف یہی ہے کہ مرزا قادیانی ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان کی ایک گندی کوٹھری میں ۱۳ فروری ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔ مگر اگر ہم غور کریں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے مرزا قادیانی کی پیدائش ماہ و سال کی آنکھ مچولی ہے۔ قادیانی کبھی اپنے نبی کو چھوٹا کر لیتے ہیں اور کبھی بڑا کر لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی مختلف پیش گوئیوں کو سچا ثابت کرنے کے لیے اس کی عمر گھٹاتے بڑھاتے رہتے ہیں۔ دلچسپ صورت حال سے آپ بھی لطف اندوز ہو۔

مرزا قادیانی اپنی تصانیف میں کہتا ہے کہ میں ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ اس کا بیٹا مرزا البشیر احمد کہتا ہے کہ نہیں میرا ابا ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوا۔ ("سیرت المہدی" جلد دوم، ص ۱۵۰)

پھر کہتا ہے کہ نہ نہ میرا باپو ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا۔ ("سیرت المہدی" جلد ۳، ص ۷۶)

پھر پلٹتا ہے اور کہتا ہے کہ ٹھہرو ٹھہرو میرا والد ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوا۔ ("سیرت المہدی" جلد ۳، ص ۷۴)

Marfat.com

لیکن پھر گھومتا ہوا کہتا ہے کہ میرا "پاپا" ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوا۔ ("سیرت المہدی" جلد ۳، ص ۳۰۲)

ایک دفعہ پھر پینترا بدل کے کہتا ہے کہ نہ جی نہ میرا ابو تو ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوا۔ ("سیرت المہدی" جلد ۳، ص ۱۹۴)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس طرح مرزا قادیانی کی عمر کو کم و بیش کیا جا رہا ہے۔ ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ کیا مرزا قادیانی انسان تھا یا سپرنگ جسے کبھی دبا کر تم چھوٹا کر لیتے ہو اور کبھی کھینچ کر لمبا۔

آپ نے دیکھ لیا کہ ۱۸۳۱ء سے لے کر ۱۸۴۰ء تک مرزا قادیانی پیدا ہی ہوتا رہا۔ یہ ایسا معمہ ہے۔ جسے شاید سائنس اور کمپیوٹر کے اس دور جدید میں حل کیا جا سکے۔

مرزا قادیانی کی نسل

مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی گھسیٹی تھا۔ باپ کا نام غلام مرتضیٰ دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا کا یہ شجرہ نسب جاننے کے باوجود اس کی نسل متعین کرنا مشکل نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ اس بارہ میں مرزا خود تشکیک و اوہام کا شکار نظر آتا ہے۔ بہرحال مرزے کے مندرجہ ذیل بیانات پر غور فرمائیں، شاید مسئلہ حل ہو جائے۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۳۴ پر اپنی قومیت برلاس (مغل) لکھی ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر لکھتا ہے "میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباء اولین فارسی تھے۔"

اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کے صفحہ ۱۶ پر لکھتا ہے "میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔"

اپنی تصنیف "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۴۰ پر لکھتا ہے "میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب آئے تھے۔"

اپنی کتاب "نزول مسیح" کے صفحہ ۵۰ پر لکھتا ہے "بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری

Marfat.com

بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔"

پھر ہندو ہونے کا اعلان کرتا ہے۔"کرشن میں ہی ہوں۔" ("تذکرہ" ص۳۸۱)

پھر سکھ ہونے کا اعلان کرتا ہے' "امین الملک جے سنگھ بہادر۔" ("تذکرہ" ص ۴۷۲)

پھر ایک ایسی قلابازی کھاتا ہے، جس سے عقل حیران و پریشان ہو کر ہاتھ باندھ لیتی ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

("درثمین" ص ۱۰۰' مصنفہ مرزا قادیانی)

پھر ان تمام نسلوں پر خط تنسیخ پھیرتے ہوئے ایک اور چھلانگ لگتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین' ص ۶۸)

اگرچہ بالاخر مرزا نے خود کو بشر کی جائے نفرت تسلیم کر کے اپنی نسل کا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ جائے نفرت تو ہے مگر کون سی؟ اس کا جواب بہر حال تشنہ ہے۔ ہم نے مان لیا کہ وہ جائے نفرت تھا۔

مرزا قادیانی کی جنس: بھول بھلیوں اور پہیلیوں کے شوقین حضرات کے لیے اک خوبصورت پہیلی کہ مرزا قادیانی مرد تھا یا عورت۔ آپ بھی عقل آزمائیں۔

مرزا قادیانی کہتا ہے "الہام ہوا کہ تو فارسی جوان ہے" ("تذکرہ" ص ۶۳۴)

مزید کہتا ہے "الہام ہوا سلامت بر تو اے مرد سلامت" ("تذکرہ" ص ۲۹۷)

لیکن اس کے بعد دعویٰ مردانگی سے منحرف ہو کر دعویٰ نسوانیت کر دیتا ہے۔

ملاحظہ ہو:

مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ "اسلامی قربانی" میں لکھتا ہے:

Marfat.com

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالٰی نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا" (سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے)

"خدا نے مجھے الہام کیا کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا" ("حقیقۃ الوحی" ص ۹۵'' "تذکرہ" ص ۱۴۴)

پھر لکھتا ہے "بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے" ("البشریٰ" ۶۵/ ۲)

بچپن: جس طرح اللہ والوں کا بچپن ان کی عظمت و بزرگی کا خوبصورت دیباچہ ہوتا ہے اس طرح مرزا قادیانی کا بچپن بھی اس کی سیاہ زندگی کا بدبودار حرف آغاز ہے۔

سندھی: "والدہ صاحبہ نے فرمایا ایک دفعہ چند بوڑھی عورتیں وہاں سے آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں سندھی کا مفہوم نہ سمجھ سکی۔ آخر معلوم ہوا کہ سندھی سے مراد حضرت صاحب ہیں" ("سیرت المہدی" حصہ اول، ص ۴۵، مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی)

دسوندی: "والدین نے بچپن میں مرزا قادیانی کا نام دسوندی رکھا تھا" ("تکذیب براہین احمدیہ" ص ۱۳۷، بحوالہ رئیس قادیان، جلد اول، ص ۱، مصنفہ مولانا رفیق دلاوری)

شکاری: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ہماری دادی ایم ضلع ہوشیارپور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایم گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۴۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

بچپن میں چڑیوں کا شکار کرنے والا پھر عمر بھر مسلمانوں کا شکار کرتا رہا۔ (مولف)

روٹی اور راکھ: بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے

Marfat.com

کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ دیا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے کھالو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں لطیفہ ہوگیا" ("سیرت المہدی" ص ۲۴۵' حصہ اول' مصنفہ مرزا بشیر احمد)

خرابی عقل کے آثار بچپن سے ہی نمایاں تھے۔ (مولف)

شعبدہ بازی اور کیمیاگری کا شوق

لوٹا: لالہ بھین سین وکیل سیالکوٹ کا بیان ہے کہ جب میں اور مرزا غلام احمد بٹالہ میں پڑھا کرتے تھے تو ان کی عادت تھی کہ مٹی کا ایک لوٹا (سبلوچہ گلی) پانی سے بھرواتے اور دو لڑکوں سے کہتے کہ اسے ہاتھ میں ایک ایک انگلی سے اٹھائے رہو۔ لڑکے انگلیوں کے سہارے لوٹے کو تھام رکھتے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کیمیا کے نسخوں کی دوائیں جدا کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر گولیاں بناتے اور ایک ایک گولی اس لوٹے میں ڈالتے جاتے اور ساتھ ہی کوئی اسم پڑھتے جاتے تھے۔ جس گولی کی نوبت پر لوٹا گھوم جاتا تھا' اس گولی کا نسخہ پڑھ کر علیحدہ رکھ لیتے تھے اور پھر اس نسخہ کا تجربہ کرتے تھے لیکن کیمیاگری میں کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا"۔ (چودھویں صدی کا مسیح' مطبوعہ امرتسر' طبع ۱۳۲۴ھ' ص ۱۱)

شعبدی بازی: "مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی بٹالہ میں ہم سبق تھے۔ ایک مرتبہ مولوی محمد حسین' مرزا غلام احمد اور چند لڑکے رات کے وقت قصبہ بٹالہ سے باہر کھیتوں میں قضائے حاجت کے لیے گئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ جگنو (کرمک شب تاب) اڑ رہے تھے۔ رفع حاجت کے وقت ایک جگنو مرزا غلام احمد کے گریبان میں آگیا۔ مرزا صاحب نے اسے ہاتھ میں دبالیا۔ جب سب لڑکے جمع ہوئے تو مرزا غلام احمد صاحب نے ہم جولیوں سے کہا" دیکھو میرے پیرہن کے نیچے درخشاں چیز کیا ہے؟ اور کہا اگر اسی طرح کوئی شعبدہ کیا جائے تو لوگوں کو پھانسا جا سکتا ہے یا نہیں " ("رئیس قادیان" ص ۱۶' مولفہ مولانا ابوالقاسم رفیع دلاوری)

Marfat.com

لوگوں کو پھانسنے، گمراہ کرنے اور کیمیاگری کا شوق ہی مرزا کو در انگریز پہ لے گئے۔ وہاں سے کیمیاگری کا نسخہ بھی مل گیا اور لوگوں کو پھانسنے کا شوق بھی پورا ہو گیا۔ (مولف)

اوائل جوانی اور آوارگی: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ ۷۰۰ روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے"۔ ("سیرت المہدی" جلد اول، ص ۴۳-۴۵، مولفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

آج سے سوا سو سال قبل ۷۰۰ روپیہ ایک خطیر رقم تھی۔ اتنی رقم کو کہاں اڑا کر ختم کیا۔ اس کا جواب سوائے آوارگی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

تعلیم: یہ ایک مسلمہ حقیقت اور طے شدہ امر ہے کہ نبی کا اس دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔ نبی براہ راست اللہ رب العزت سے فیض حاصل کرتا ہے۔ نبی کی تعلیم و تربیت اللہ پاک خود فرماتا ہے۔ انبیاء کی تاریخ اس بات پہ شاہد ہے۔ نبوت کی یہ ایک ایسی تسلیم شدہ علامت ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی یہ ڈھونگ رچانا پڑا کہ اس کا کوئی استاد نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اسے ثابت نہیں کر سکا۔ بلکہ اس بات میں بھی اپنے جھوٹے ہونے کی اک اور شہادت رقم کر گیا۔

"سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا، سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا۔ اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہو گا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا احادیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے"۔ (ایام الصلح، ص ۱۴۷، مندرجہ روحانی خزائن،

Marfat.com

جلد ۱۴، ص ۳۹۴، از مرزا قادیانی)

اب ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی کے اساتذہ کی کہانی خود اس کی زبانی۔

"جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا تھا کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے، وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا، حاصل کیا"۔ (کتاب البریہ، حاشیہ ص ۱۶۲-۱۶۳، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۳، ص ۱۸۰-۱۸۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

میرا کوئی استاد نہیں یہ مرزا قادیانی کا ایسا جھوٹ ہے کہ دجل و تلبیس اور تاویلات کے ہزار پردوں میں بھی چھپائے نہیں چھپتا۔ اب مرزا جب بقول خود جھوٹا ثابت ہو ہی چکا تو جھوٹے کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے۔ یہ بھی مرزا خود ہی بتائے گا۔

جھوٹے کا اعتبار نہیں

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔ (چشمہ معرفت، ص ۲۲۲، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۳، ص ۲۳۱، از مرزا قادیانی)

Marfat.com

جھوٹ‘ نجاست

"محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے۔ وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے"۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ‘ ص ۲۰‘ مندرجہ روحانی خزائن‘ جلد ۱۷‘ ص ۵۶‘ از مرزا قادیانی)

جھوٹ‘ ارتداد

"جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ‘ ص ۲۰‘ مندرجہ روحانی خزائن‘ جلد ۱۷‘ ص ۵۶‘ از مرزا قادیانی)

یعنی مرزا قادیانی جہنم مکانی نے خود ہی اپنا مرتد ہونا اور نجاست کا کیڑا ہونا تسلیم کرلیا ہے بلکہ اس کا یہ کہنا کہ جھوٹا نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔ یہ اس کی وہ واحد اور اکلوتی پیشین گوئی بنتی ہے جو پوری ہوئی۔ کم بخت نجاست ہی میں پیدا ہوا اور نجاست ہی میں گر کر مردار ہوگیا۔

ملازمت: ۱۸۶۴ سے ۱۸۶۷ء تک مرزا ڈپٹی کمشنر آفس سیالکوٹ میں بطور اہلمد ملازمت کرتا تھا۔

مرزا محمود احمد کہتا ہے:

"اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جاکر رہائش اختیار کرلی اور گزارہ کے لیے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کرلی" ("تحفہ شہزادہ ویلز" ص ۳۴۱‘ بحوالہ رئیس قادیان)

گھر والوں کے طعنے۔ مگر کس بات پہ؟ اس بارے میں مرزا محمود کی خاموشی صورت حال کو پراسرار بنادیتی ہے۔

ملازمت کے دوران مرزا ترقی کے لیے بھی کوشاں رہا مگر یہ ازلی غبی و نالائق امتحان میں فیل ہوگیا۔

Marfat.com

"چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے"۔ ("سیرت المہدی" جلد اول' ص ۱۵۶' از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

ملازمت کی ترقی کے لیے تو بیچارہ امتحان میں فیل ہو گیا۔ مگر دین و ملت سے غداری کے امتحان میں پاس ہو گیا۔ چنانچہ یہیں سے یہ انگریز کا حسین انتخاب ٹھہرا۔ اور انگریز نے اسے مجدد کی ملازمت عطا فرما دی۔ پھر اس کی شاندار کارکردگی پہ اس کو ترقی سے بھی نوازتا رہا۔ چنانچہ مجدد سے محدث' محدث سے مہدی' مہدی سے مسیح' مسیح سے مسیح موعود' وہاں سے نبی اور نبی سے نعوذ باللہ محمد ﷺ اور پھر عین محمد ﷺ بن گیا۔ یہ اس طرح جیسے کوئی پولیس میں سپاہی بھرتی ہو جائے تو پہلے کانسٹیبل پھر ہیڈ کانسٹیبل' حوالدار' اے۔ ایس آئی' ایس۔ آئی' انسپکٹر' ڈی۔ ایس پی' ایس پی' ڈی۔ آئی۔ جی وغیرہ سے ہوتا ہوا آئی جی بن جائے مگر ایسی پر موشن کی مثال دنیوی عہدوں میں تو ملنی ناممکن ہے۔ ہاں شیطانی نبوت کے ہاں ملنی کچھ مشکل نہیں۔

شیطانی و انگریزی نبوت کا مکروہ سفر

شروع شروع میں مرزا قادیانی نے رد عیسائیت پر کچھ کام کیا جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے اس کی اس کاوش پر اسے سراہا اور خطوط لکھے جن کو قادیانی اس کے اسلام کے ثبوت کے طور پر پیش کرتی رہتے ہیں۔

۱۸۸۵ء میں سب سے پہلے مرزا نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں چالیس افراد نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ قادیانیوں کے پہلے جلسہ منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء موضع قادیان میں (۷۵) پچھتر افراد نے شرکت کی۔ ۱۸۹۶ء تک قادیانیوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی۔ ۱۸۸۸ء میں اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور ظلی بروزی سے ہوتے ہوئے بالآخر ۱۹۰۱ء میں مکمل نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔ (ماخوذ از سوانح حضرت مسیح موعود' حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی حقیقت' سیف چشتیائی' عشرہ کاملہ)

Marfat.com

مرزائے قادیان کے مختلف دعاوی

مرزائے قادیاں کے مختلف دعاوی ذکر کرنے سے پہلے اس کا ابتدائی عقیدہ واضح کرنا ضروری ہے۔ کفروارتداد کی وادی میں بھٹکنے سے پہلے مرزا قادیانی مسلک حق اہل سنت و الجماعت سے وابستہ تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کا ابتدائی عقیدہ ملاحظہ ہو:

مرزائے قادیان کا ابتدائی عقیدہ

مرزا اپنے عقیدے کے بارے میں یوں رقم طراز ہے کہ "اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت و جماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ اس کے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ' ص ۲)

ایک اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء جو تبلیغ رسالت' جلد دوم' ص ۲۰ میں منقول ہے۔ اس میں یوں لکھتا ہے کہ:

"میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی۔ ("تبلیغ رسالت' جلد دوم' ص ۲۰)

دوسرا اشتہار مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء جامع مسجد دہلی میں منعقدہ ایک اجتماع میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں بیان کرتا ہے کہ:

ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے...... اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو

Marfat.com

شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ("تبلیغ رسالت" جلد دوم، ص ۴۴)

ایک اشتہار جو مورخہ ۲۰ شعبان ۱۸۹۷ میں تبلیغ رسالت حصہ ششم صفحہ دو پر چھپا، اس میں لکھتا ہے کہ "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ کو ملتی ہے۔ اس کے ہم قائل ہیں۔ (تبلیغ رسالت، حصہ ششم)

یہ تھا مرزائے قادیان کا ابتدائی عقیدہ۔ جو جماعت اہل سنت اور امت مسلمہ کے عقیدے سے مختلف نہیں مگر بعد میں اس نے بتدریج مختلف ادوار میں مختلف دعوے کیے اور سب سے آخری دعویٰ جس پر وہ جہنم واصل ہوا وہ یہی تھا کہ (نعوذ باللہ) میں نبی ہوں۔

قادیانی مبلغین کے حربے

پہلا حربہ:

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے موقف مختلف ادوار میں بدلتے رہے جن میں انتہائی درجے کا تضاد پایا جاتا ہے۔ کسی ایک موقف کا تعین خود اس کے متبعین بھی نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے متبعین دو گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ صدی گزرنے کو ہے مگر آج تک وہ یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ مرزا صاحب نے اصل میں کون سا دعویٰ کیا تھا۔ مجددیت کا کیا تھا یا نبوت کا۔ کسی قادیانی سے اگر کہا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو دعویٰ نبوت کیا تھا اس لیے وہ مرتد اور کافر ہے جواباً وہ اس قول کے رد کے لیے وہ اس کی ابتدائی کتب سامنے رکھ دے گا۔ جس میں واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ حاشا و کلا میں نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا۔ یہ پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا عقیدہ متزلزل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ سوچنے لگتا ہے کہ ہمارے علماء نے تو ہمیں دھوکے میں رکھا ہے اور محض چکر دے رہے ہیں۔ اس غریب نے تو دعویٰ نبوت سے انکار کیا ہے۔

Marfat.com

دوسرا حربہ:

ابتدائی دور میں مرزا نے عقیدہ اہل سنت سے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے عیسائیت کے خلاف کام کیا جس پر بعض اکابر نے اسے خراج تحسین پیش کیا اور خطوط لکھے۔ جن میں علامہ اقبال بھی شامل ہیں۔ مگر بعد میں جب اس نے دعویٰ نبوت کیا تو ان سب نے پوری امت کی طرح اس پہ لعنتوں کے ڈونگرے برسائے۔ جبکہ قادیانی مبلغین سادہ لوح مسلمانوں کو وہ خطوط دکھا کر عقیدہ متزلزل کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ مرزا کے دعویٰ کے بعد علامہ اقبال نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

مرزائے قادیان کی شیطانی نبوت کے مراحل:

قادیانی لٹریچر کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے مندرجہ ذیل مرحلہ وار دعاوی کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا:

۱- مجددیت کا دعویٰ:

۲- محدثیت کا دعویٰ:

۳- مہدویت کا دعویٰ:

۴- مثلیت مسیح کا دعویٰ:

۵- عینیت مسیح کا دعویٰ:

۶- افضلیت بر مسیح موعود کا دعویٰ:

۷- ظلی نبوت کا دعویٰ:

۸- بروزی نبوت کا دعویٰ:

۹- غیر حقیقی نبوت کا دعویٰ:

Marfat.com

۱۰- حقیقی اور تشریعی نبوت کا دعویٰ:

۱۱- عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ:

۱۲- فضیلت بر محمد ﷺ کا دعویٰ:

۱- مجددیت کا دعویٰ:

ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی اپنی کتاب مجدد اعظم میں لکھتا ہے کہ:

"سب سے پہلے براہین احمدیہ میں آپ (یعنی مرزا غلام احمد) نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا لیکن اس دعویٰ مجددیت کا اعلان خاص طور پر اپنے (۱۸۸۵) اٹھارہ سو پچاسی کے شروع میں ایک اشتہار کے ذریعے کیا" (مجدد اعظم ا: ۱۱۳)

مرزا لکھتا ہے کہ:

"میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے معمور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لیے بھیجا ہے تاکہ میں اس پر آشوب دور میں زمانہ قرآن کی خوبیوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی خوبیاں بیان کروں" (سلسلہ تصانیف احمدیہ ۳: ۳۴)

۲- محدثیت کا دعویٰ:

جب مرزا مجددیت کا دعویٰ کر چکا تو وہ اس سے ایک قدم اور آگے بڑھا اور کہا کہ میں محدث ہوں۔ مجھ پر الہام ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا...... ہاں محدث ضرور آئیں گے۔ جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ نشان نبوت کے

Marfat.com

رنگ سے رنگین کیے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں" (نشان آسمانی '۲۸)

اس میں صراحتاً اس نے محدث ہونے کا دعویٰ کر دیا مگر بعد میں اس دعویٰ کو بھی رد کر کے مہدویت کا دعویٰ کر دیا۔

۳۔ مہدویت کا دعویٰ:

"وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں" (تذکرہ الشہادتین 'ص ۲)

۴۔ مثلیت مسیح کا دعویٰ:

"مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے" (تبلیغ رسالت' جلد دوم 'ص ۲۱)

۵۔ عینیت مسیح کا دعویٰ:

"مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے (یعنی میں ہی ہوں) چاہو تو قبول کر لو" (فتح اسلام 'ص ۱۵)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ "اس لیے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم 'صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے' مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں پھونکی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں 'بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پھر اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح 'ص ۶۸-۶۹)

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا پہلے مریم تھا' پھر اسے حمل ٹھہر گیا پھر وہ عیسیٰ بن گیا۔ اور

Marfat.com

اس طرح وہ مریم سے (یعنی عورت سے) جنس تبدیل کر کے عیسیٰ (مرد) بن گیا۔

۶- فضیلت بر مسیح موعود کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ "خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا ہے (یعنی مرزا قادیانی) جو پہلے مسیح سے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے) اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا" (دافع البلاء، ص ۳۰)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

"میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادہ نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا، ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کیے جاتے ہیں، میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ" (چشمہ مسیحی، ص ۲۸) ایک مقام پر مرزا کہتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، ص ۴۳، درثمین)

۷- ظلی نبوت کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

"اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا ہوں۔ اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی۔ کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۹)

دوسری جگہ لکھا ہے کہ:

"پس مسیح موعود کا منکر کافر تو ضرور ہوا مگر ہاں اس پر کفر کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ خود دربار محمدی سے یہ فرمان جاری ہو گا کیونکہ مسیح موعود اپنی

Marfat.com

ذات میں کچھ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ کا کامل ظل ہونے کی وجہ سے قائم ہے"۔ (کلمہ الفصل، ص ۱۵۷)

۸- بروزی نبوت کا دعویٰ:

"اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے، کسی میں یہ طاقت نہیں کہ جو کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا، وہ میں ہوں اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی"۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۱۴)

دوسری جگہ لکھا کہ:

"مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے۔ اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اور رسول رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں بلکہ محمد ﷺ ہے اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد ﷺ کی چیز محمد ﷺ کے پاس ہی رہی"۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۱۶)

۹- غیر حقیقی نبوت کا دعویٰ:

"حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہوا ہے اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آ گیا ہے۔ لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت و رسالت سے مراد حقیقی نبوت و رسالت ہے"۔

۱۰- حقیقی اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

"میں نے اپنی وحی کے ذریعہ سے امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اس پر تیس برس کی مدت

Marfat.com

بھی گزر گئی ہے اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے"۔
(اربعین، نمبر ۴، ص ۷، مطبوعہ ربوہ)

۱۱۔ عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ:

مرزا کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ:

"مسیح موعود (مرزا) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کا وجود بھی ایک وجود کا حکم رکھتے ہیں۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد (ﷺ) کو اتارا" (کلمۃ الفصل، ص ۱۰۴)

۱۲۔ فضیلت بر محمد (ﷺ) کا دعویٰ:

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے" (اخبار الفضل، ۱۷ جولائی ۱۹۲۲)

مرزا قادیانی کے پیروکار قاضی ظہور الدین اکبر نے اک نظم لکھی جسے مرزا نے خوب سراہا۔ اس کے دو شعر اس طرح ہیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر، قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶، پیغام صلح، لاہور، ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء)

ظل کا معنی:

ظل کا معنی سایہ ہے۔ اس قسم سے مرزا قادیانی کا مقصد یہ تھا کہ کوئی حقیقی نبی تو نہیں آسکتا مگر فیضان نبوت سے فریضہ نبوت پر فائز ہو سکتا ہے اور کہا کہ (معاذ اللہ) باقی نبی تو صرف نبی تھے اور ہمارے نبی ﷺ نبی گر ہیں۔ اس بات پر سادہ لوح مسلمان خوش ہوئے کہ

Marfat.com

ہمارے نبی کریم ﷺ اتنی بڑی شان کے مالک ہیں کہ نبی گر ہیں اور فیضان نبوت سے امتیوں کو بھی نبوت کے درجے پر فائز کردیتے ہیں۔ یہ وہ بھیانک دجل و فریب اور تلبیس ابلیس ہے جس کے ذریعے اس نے سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرنے اور دھوکہ دینے کی کوشش کی۔

بروز کا معنی

بروز کا معنی اخفاء سے ظاہر ہونا یا اخفاء سے ظہور میں آنا۔ مرزا کے نزدیک اس کا مفہوم یہ تھا کہ (معاذاللہ) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد اخفاء میں چلی گئی اور نبوت محمد ﷺ کا ظہور اپنے فیوض و اثرات سے عام نہ رہا۔ سو اللہ نے محسوس کیا کہ نبوت محمد کو دوبارہ ظاہر کیا جائے۔ اس وجہ سے مرزا کا آنا گویا نبوت محمدی کا ظہور ثانی ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مرزا کی نبوت شیطانی عین نبوت محمدی ہے (معاذاللہ' نقل کفر کفر نباشد)

مرزائے قادیان کی گستاخیاں

جوں جوں نوازشات انگریز اور سفارشات ابلیس بڑھتی چلی گئیں توں توں مرزا قادیانی بھی اپنی ابلیسی نبوت کے سفر میں آگے بڑھتا چلا گیا اور اک مقام وہ آیا کہ جب اس کی گندی زبان اور متعفن قلم بالکل بے قابو اور بے لگام ہو کر رہ گیا اور اس کی زبان و قلم سے اکابرین امت رحمتہ اللہ علیہم' اولیائے عظام رحمتہ اللہ علیہم' صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین' انبیائے (علیہم السلام) ذی شان حتیٰ کہ سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس بھی محفوظ نہ رہ سکی اور پھر ان تمام دوائر کو عبور کر تا کر تا خدائے وحدہ لاشریک تک بھی جا پہنچا۔

مرزے کی قلم سے ایسی ایسی گستاخیاں برآمد ہوئیں اور ایسے ایسے توہین آمیز الفاظ نکلے کہ جن کو نقل کرتے ہوئے بھی جسم و جاں کانپ اٹھتے ہیں اور قلب و جگر میں چھید ہو کر رہ جاتے ہیں مگر یہ کربناک اور غمناک فریضہ ادا کرنے پر ہم اس لیے مجبور ہیں کہ آقائے دو

Marfat.com

عالم ﷺ کے سادہ لوح امتی اس کے مکرو فریب اور دجل و تلبیس سے بچ جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری اس کاوش سے پھسلتے قدم سنبھل جائیں اور جو پھسل چکے ہیں وہ اٹھ جائیں۔ آنکھوں سے پردے ہٹ جائیں اور اس پار جانے والے واپس لوٹ آئیں۔ پس اس امید پہ ہم دل تھام کے کچھ حوالہ جات نقل کر رہے ہیں۔ انہیں نقل کرتے کرتے بھی بارہا اللہ رب العزت کے حضور توبہ و استغفار کی اور دل کانپ کانپ گیا کہ مبادا شریک جرم نہ ٹھہرائے جائیں۔

مرزے کی بدکلامی اور گستاخیوں کی اس شدت نے اکابرین امت کے قلب و جگر چھلنی کر دیے تھے اور باوجود اپنے تحمل' بردباری اور تبحر علمی کے وہ مرزے کیخلاف سخت الفاظ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ امام اہل سنت' مجدد ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے فرمایا کہ "قادیانی مرتد منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے' اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شئے کا منکر ہے۔ اس کا ذبیح محض نجس' مردار اور حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر نہ کہے' وہ بھی کافر۔ (احکام شریعت' ص ۱۱۲' ۱۲۲' ۱۷۷' اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ)

مزید فرمایا کہ "اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے' پوچھنے کو جانا حرام' مر جائے تو اس کے جنازے پہ جانا حرام۔ اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام۔ اس کی قبر پہ جانا حرام"۔ (فتاویٰ رضویہ' ص ۵۱' جلد ۶' امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ)

کچھ یہی کیفیت سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کی تھی۔ ان کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں کہ "میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اس فتنہ پر اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت کو۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں ایک زخم ہو گیا ہے۔ جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے۔ جب مرزا کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے "لعین ابن اللعین لعین قادیان" اور آواز میں ایک عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی۔ فرماتے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ

Marfat.com

گالیاں دیتا ہے فرمایا کہ ہم اپنی نسل کے سامنے اپنے اندرونی درد دل کا اظہار کیسے کریں۔ ہم اسی طرح قلبی نفرت اور غیظ و غضب کے اظہار کرنے پر مجبور ہیں ورنہ محض تردید و تنقید سے لوگ یہ سمجھیں گے کہ یہ تو علمی اختلافات ہیں جو پہلے سے چلے آتے ہیں"۔
(بحوالہ "خاتم النبیین" ص ۲۴)

اللہ رب العزت کی توہین

مرزے نے اللہ پاک کی شان میں جو بدزبانی' بدکلامی اور گستاخیاں کی ہیں' ایک طرف ان کو دیکھا جائے اور دوسری طرف اللہ کریم کی رحمت اور فضل و کرم کو دیکھا جائے تو یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ

اپنے منکروں کو بھی کرتا ہے پرورش
دیکھے ہیں حوصلے ہم نے پروردگار کے

اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر

"قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں"
(توضیح مرام' ص ۴۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۳' ص ۹۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اللہ اور چور

"وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے' اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا"۔ (تجلیات الٰہیہ' ص ۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۰' ص ۳۹۶' از مرزا قادیانی)

سچا خدا

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء' ص ۱۱'

Marfat.com

مندرجہ روحانی خزائن، نمبر۱۸، ص۲۳۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ کی زبان پر مرض

"کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۱۴۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد۲۱، ص ۳۱۲، از مرزا قادیانی)

میں خود خدا ہوں

ورایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو

"میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں" (آئینہ کمالات اسلام ۵۶۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۵، ص ۵۶۴، از مرزا قادیانی)

میں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا

"خدا تعالٰی میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمال صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی

Marfat.com

طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا الردت ان استخلف فخلقت آدم انا خلقنا الناس فی احسن تقسیم (کتاب البریہ، ص ۸۶، ۸۷، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۱۰۴-۱۰۵، از مرزا قادیانی)

اللہ مرد، مرزا عورت

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے" (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا غلام احمد قادیانی)

یقیناً شیطان نے مرزے پر اپنی طاقت کا بھرپور اظہار کیا ہو گا کیونکہ شیطان اور مرزا قادیانی کا چولی دامن کا ساتھ تھا۔ ہر ہر قدم پہ اس کو شیطان کی مدد حاصل تھی کسی وقت ترنگ میں آکر شیطان نے شہر سدوم والا عمل بھی کر لیا ہو گا۔ جس کو مرزے نے نعوذ باللہ خدا کی طرف منسوب کر دیا۔ تاریخ میں ایسی مذموم اور ناپاک جسارت کرنے والا غالباً یہ واحد نام ہے وگرنہ تو منکرین خدا اور گستاخان خدا کو بھی کبھی اس قسم کا ناپاک و بدترین کلام کرنے کی جرات نہیں ہوئی اللہ پاک کی اس گستاخی پہ آخرت میں مرزے کا جو حشر ہو گا اس کا تو تصور ہی محال ہے۔ ہاں مگر دنیا میں اللہ پاک نے اس کو جو "نقد انعام" دیا وہ یہ تھا کہ وہ اپنی ہی نجاست میں الٹے منہ گرا کے مردار کر دیا۔

حضور ﷺ کی توہین

اب ذرا دل تھام کے آقائے دو عالم ﷺ کی گستاخی اور توہین پہ مشتمل زہریلا اور متعفن مواد بھی ملاحظہ فرمالیں۔ اور اس کے بعد فیصلہ فرمائیں کہ کیا قادیانیوں کے ساتھ اب بھی کسی نرمی، رورعایت اور رواداری کی گنجائش موجود ہے؟ کم از کم غلامان مصطفیٰ ﷺ کے لیے تو ایسا طرز عمل ممکن نہیں کیونکہ ان کے کانوں میں تبت یدا ابی لھب اور عتل بعد ذلک زنیم کی صدائے الٰہی آج بھی اسی طرح گونج رہی

Marfat.com

ہے جس طرح وقت نزول سرزمین مکہ پہ گونج رہی تھی۔
منہاج القرآن کے لاکھوں سرفروشوں نے یہ تہیہ کر رکھا ہے

توڑیں گے ہر اک لات و ہبل جھوٹے نبی کا
پابوس ہر اک مسجد ضرار کریں گے
سو بار بھی گر ہم کو ملے زیست کی نعمت
قربان شہ کونین پہ ہر بار کریں گے
اس دور میں ہو جرم اگر عشق محمد ﷺ
اس جرم کا اقرار سر دار کریں گے

قادیان میں محمد رسول اللہ ﷺ

اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی باقی نہیں حتی کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ، ص ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورے کرے اور ھوالذی ارسل رسولہ باالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا" (کلمہ الفصل، ص ۱۰۵، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

محمد رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا غلام احمد قادیانی میں

ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔ کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلاتے۔ پس ظلی نبوت نی مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمہ الفصل، ص ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے، ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانی محمد رسول اللہ

پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۰۷، مرزا غلام احمد قادیانی)

خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ (حقیقتہ الوحی، تتمہ، ص ۶۷، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۵۰۲، از مرزا قادیانی)

قادیانی کلمہ

"ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وماری اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"۔

Marfat.com

(کلمۃ الفصل، ص ۱۵۸، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

افضلیت مرزا

"اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا" (اعجاز احمدی، ص ۷۱، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۸۳، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی پر درود

صلی اللہ علیک وعلی محمد (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۷۹۴، طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

"یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام و نصلی علیک لارض والسماء ویحمدک اللہ من عرشہ"

ترجمہ: "تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے" (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۱۶۸، طبع دوم، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی پر درود و سلام

اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجیٰ سلام علیک

مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد مجتبیٰ سلام علیک

مطلع قادیان پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک

تیرے آنے سے سب نبی آئے

Marfat.com

مظہر الانبیاء سلام علیک

مسقط وحی مہبط جبرئیل

سدرہ المنتہی سلام علیک

کفر کی شب کو کہہ دیا کافور

مثل شمس الضحیٰ سلام علیک

مانتے ہیں تیری رسالت کو

اے رسول خدا سلام علیک

اہل عالم کا تو مطاع ہوا

مظہر مصطفیٰ سلام علیک

تیرے ہاتھوں میں سیف قرآں ہے

اے شہ لافتی سلام علیک

ہے مصدق تیرا کلام خدا

اے میرے مرزا سلام علیک

تیرے ملنے سے مل گیا مولیٰ

احمد حق نما سلام علیک

تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا

ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ الفضل قادیان، جلد ۷، شمارہ نمبر ۱۰۰، مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۰)

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

"مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمد

Marfat.com

کے رنگ میں ہو کر میں ہوں" (اربعین نمبر ۴، ص ۱۰۳، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۴۴۵/ ۴۴۶، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی خاتم النبیین

میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوبھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا" (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۱۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۱۲، از مرزا قادیانی)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔ (کشتی نوح، ص ۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۶۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے"۔ (خطبہ الہامیہ، ص ۱۷۱، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۶، ص ۲۵۸، ۲۵۹، از مرزا قادیانی)

Marfat.com

محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں

"ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے' ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے"۔ (خطبہ الہامیہ 'ص ۱۸۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۶' ص ۲۷۰' از مرزا قادیانی)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے" (خطبہ الہامیہ ' ص ۱۸۲' مندرجہ روحانی خزائن ' جلد ۱۶' ص ۲۷۱-۲۷۲' از مرزا قادیانی)

نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات

"مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی" (تحفہ گولڑویہ ' ص ۶۷' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۱۵۳' از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے ۱۰ لاکھ نشانات

ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں' وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں" (براہین احمدیہ' حصہ پنجم 'ص ۷۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۷۲' از مرزا قادیانی)

Marfat.com

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

"امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے"۔ (براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ٦٣' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ٢١' ص ١٦٣ از مرزا غلام احمد قادیانی)

نبی اقدس ﷺ کے معجزات پہ تو سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں۔ قادیانی مرزا کم بخت کے دس لاکھ معجزوں پہ کوئی ایک کتاب بھی دنیا کے سامنے پیش نہ کر سکے۔ پیش کیسے کرتے؟ وہاں کچھ ہوتا تو پیش کرتے۔ ہاں مرزا کے جھوٹ' بدزبانی' خرافات' بکواسات اور مغلظات پہ البتہ بیسیوں کتابیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

ہلال اور بدر کی نسبت

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدر میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو" (خطبہ الہامیہ' ص ١٨٤' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ١٦' ص ٢٧٥' از مرزا قادیانی)

قاضی ظہور الدین اکمل' مرزا قادیانی کا خاص مرید تھا۔ اس نے مندرجہ ذیل نظم لکھ کر ایک قطعہ کی صورت میں مرزا قادیانی کی خدمت میں پیش کی۔ مرزا قادیانی نے نظم پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔

آگے سے بڑھ کر (از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں

Marfat.com

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر' قادیان' ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

رسول قدنی (از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے' ترے قربان رسول قدنی

تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمان رسول قدنی

انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کا شان رسول قدنی

عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی

دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ! یہ تری شان رسول قدنی

آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

Marfat.com

سر چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

عرش بلقیس معانی ہے ترے قبضے میں
اس زمانہ کے سلیمان رسول قدنی

(روزنامہ اخبار الفضل قادیان' جلد ۱۰' شمارہ نمبر ۳۰' ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

مندرجہ بالا نظم بھی قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے نبی کریم ﷺ 'جن کو تمام مسلمان ان کے شہر مبارک "مدینہ طیبہ" کی نسبت سے "رسول مدنی" کہتے ہیں' کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیان کی شان میں اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے رسول قدنی" کے عنوان سے نظم لکھی۔

محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے" (حضرت خلیفہ المسیح مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری' اخبار الفضل قادیان' نمبر ۵' جلد ۱۰' ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے

"آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب....... عیسائیوں کی ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے"۔

احمد سے مراد مرزا قادیانی

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے' وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمال معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں۔ یعنی

Marfat.com

جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے ' بھیجا گیا"۔ (ازالہ اوہام ' ص ۶۷۳ ' مندرجہ روحانی خزائن ' جلد ۳ ' ص ۴۶۳ 'از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت یا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ واحمد ؐ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں" (انوار خلاف 'ص ۳۷ 'از مرزا بشیرالدین محمود ابن مرزا قادیانی)

اپنی آواز مرزا کی آواز سے بلند نہ کرو

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی آگئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آگیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہردو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی "یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو" اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔ (سیرت المہدی ' جلد دوم ' ص ۳۰ 'از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

Marfat.com

حضور ﷺ کی شان اقدس میں نازل ہونے والی وحی الٰہی کو مرزا قادیانی نے اپنے سے منسوب کرلیا۔

"انا اعطیناک الکوثر- فصل لربک وانحر- ان شانئک ھو الابتر (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص۲۸۱-۲۸۲' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی"

"ورفعنا لک ذکرک (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۲۸۲' طبع دوم' از مرزا قادیانی)

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ "تذکرہ مجموعہ الہامات' ص۶۲۱' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

"و داعیا الی اللہ و سراجا منیرا (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص۶۲۶' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۳۴' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

"و ما ارسلنک الا رحمہ للعالمین" (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۳۴' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

انبیاء علیھم السلام کی تحقیر و توہین

نبی کائنات کی بزرگ ترین' مقدس ترین اور افضل ترین شخصیت ہوتی ہے۔ تمام انبیاء معصوم ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت کا براہ راست انتخاب ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی پہ شیطانیت اور خباثت اتنی غالب تھی کہ اس کی لسان و قلم سے یہ پاکیزہ نفوس بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ حالانکہ خود یہ اقرار بھی کرتا ہے کہ:

Marfat.com

نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے...... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی" (چشمہ معرفت' ص ۳۹۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۳' ص ۳۹۰' از مرزا قادیانی)

حیرت ناک امر تو یہ ہے کہ جس قلم ناہنجار سے انبیاء کے لیے توہین آمیز مواد نکلتا ہے' اسی قلم سے انگریز کے لیے محبت و اطاعت بھرے الفاظ نکلتے ہیں۔ (جسے ہم ایک علیحدہ باب میں پیش کر رہے ہیں) یہ تضاد و تفاوت دیکھ کر ہی مسلمان مرزا قادیانی کے بقول یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ واقعی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا"

مرزا تمام انبیاء کی صفات کا مجموعہ تھا

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا' انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ' اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللہ فی حلل الانبیاء

"یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے"۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ فگن تھیں۔ کسی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کہا ہے اور کیا خوب ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنکہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

Marfat.com

یہی ورثہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا مگر لوگ صرف تین نبیوں کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا"۔ (سیرت المھدی' جلد سوم' ص ۳۰۸' از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے' ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

"میں آدم علیہ السلام ہوں' میں نوح علیہ السلام ہوں' میں داؤد علیہ السلام ہوں' میں عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہوں' میں محمد ﷺ ہوں"۔ (تتمہ حقیقت الوحی' ص ۵۲۱' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲' ص ۵۲۱' از مرزا قادیانی)

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحٰق ہوں' میں اسمٰعیل ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں" (حقیقت الوحی' (حاشیہ)' ص ۷۳' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲' ص ۷۶' از مرزا قادیانی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

"اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ' اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ" (اربعین' نمبر ۳' ص ۳۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

"خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے" (تتمہ حقیقت الوحی' ص ۱۳۷' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲' ص ۵۷۵' از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۹۹، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۱، ص ۹۹، از مرزا غلام احمد قادیانی)

ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے

"انبیاء گرچہ بوداند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

ترجمہ: "اگر دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں کسی سے کم نہیں ہوں"۔

۲- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں

۳- خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیے ہیں، ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔

۴- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔

۵- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے۔

Marfat.com

(نزول المسیح، ص ۱۰۰، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۴۷۷-۴۷۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

پرلے درجہ کی بے غیرتی

پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لانفرق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان، زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے"۔ (کلمتہ الفصل، ص ۱۱۷، مولفہ مرزا بشیر احمد، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

اس آیت کے زمرے میں مرزا کو شامل کرنا اصل میں "پرلے درجہ کی بے غیرتی" ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ جلیل القدر نبی ہیں جن کا کم و بیش ۲۵ مرتبہ اللہ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا۔ اس طرح ان کی والدہ ماجدہ کا بھی کم و بیش ۳۲ مرتبہ تذکرہ فرمایا۔ دیگر انبیاء کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ ایسی خصوصیات کے بھی حامل ہیں جن میں کوئی اور نبی ان کا شریک نہیں۔ جیسے بن باپ کے پیدا ہونا، زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانا، قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لانا، مہد میں کلام کرنا وغیرہ۔ ایسے برگزیدہ پیغمبر جنہیں اللہ صالحیت کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائیں وذکریا ویحیی وعیسی و الیاس کل من الصالحین (الانعام) ان کے بارے میں بھی مرزا قادیانی نے بکواس کر کے جھنم کے اندر اپنے عذاب کی شدت میں اور اضافہ کر لیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزا نے جس قسم کی بھیانک خرافات کا مظاہرہ کیا ہے، ان کا تذکرہ کرتے ہوئے دل کانپ کانپ جاتا ہے مگر امت کو فتنہ قادیانیہ سے بچانے کے لیے ہم یہ فرض ناخوشگوار ادا کرنے پر مجبور ہیں۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے مرزا قادیانی کی ذاتی دشمنی ہے۔ اور

Marfat.com

ایک لحاظ سے ہونی بھی چاہیے تھی کیونکہ جب تک مرزا عیسیٰ علیہ السلام کو "فوت" نہ کرتا اس کا کاروبار نبوت اور دعویٰ مسیح موعود نہ چل سکتا۔ چنانچہ اپنی راہیں صاف کرنے کے لیے کمبخت نے اللہ کے پاک پیغمبر سے دشمنی ٹھان لی۔ وفات مسیح کا نظریہ برصغیر میں سرسید احمد خان نے پیش کیا تھا۔ وہیں سے لے کر مرزا قادیانی نے اس پر قصر مسیح موعود تعمیر کیا اور اس بارے میں قادیانی اور قادیانیت کو سرسید احمد خان کا شرمندۂ احسان ہونا چاہیے۔ سرسید احمد خان کے ایک مرید کی ایک دفعہ مرزا قادیانی سے جھڑپ ہوگئی۔ مرزا قادیانی نے اپنی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے کہا کہ "تمہارے سرسید نے کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔ دین کی کیا خدمت کی ہے' کون سا اصلاحی و فلاحی کام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ "سرسید کا یہ ایک نہایت یادگار کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنی "تفسیر احمدی" میں مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرکے آپ کی مسیحیت کے لیے راستہ صاف کر دیا۔ یہ ایسا احسان ہے جس کے بارے میں آپ مدتوں سبکدوش نہیں ہو سکتے"۔

مرزا ایسا لاجواب ہوا کہ اسے بغلیں جھانکنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ پچھلی ایک صدی سے امت مرزا کی بدکلامیوں پر اس پہ جو لعنتیں برس رہی ہے' وہ بھی مرزا کی خواہش کے عین مطابق ہے۔ مرزا لکھتا ہے "جو شخص شریعت محمدی میں ذرہ بھر کمی بیشی کرے' یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے' اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (آمین) (انجام آتھم' مولفہ غلام قادیانی' ص ۱۴۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا' اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ (حاشیہ انجام آتھم' ص ۶' مندرجہ روحانی خزائن' نمبر ۱۱' ص ۲۹۰' از مرزا قادیانی)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے" (ازالہ اوہام' ص ۱۵۴-۱۵۵' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۳' ص ۲۵۴-۲۵۵' از مرزا قادیانی)

یہاں مرزا یہودیت کی پیروی کرتا ہوا مسیح علیہ السلام کا باپ یوسف کو ثابت کرتا ہے۔ گویا نہ صرف مریم علیہما السلام صدیقہ طاہرہ پر ایک گھناؤنا الزام لگا رہا ہے' بلکہ اللہ پاک کے ارشادات کا بھی صاف انکار کر رہا ہے۔ سچ کہا علامہ اقبال مرحوم نے کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے' یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے" (حاشیہ انجام آتھم' ص ۶' مندرجہ روحانی خزائن' نمبر ۱۱' ص ۲۹۰' از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

"آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے

Marfat.com

کی بھی عادت تھی"۔ (حاشیہ انجام آتھم، ص ۵، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۱، ص ۲۸۹، از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

"آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا گر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں کے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"۔ (انجام آتھم، ص ۷، مندرجہ روحانی خزائن، نمبر ۱۱، ص ۲۹۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے"۔ (کشتی نوح، ص ۷۳، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۷۱، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی چونکہ خود شراب پیتا تھا، اس لیے اس نے اپنے لیے جواز پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگادیا۔

شراب اور خدائی کا دعویٰ

"یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے"۔ (ست بچن، حاشیہ، ص ۱۷۲، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۲۹۶، از مرزا قادیانی)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، ص۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۴۰، از مرزا قادیانی)

حضرت مریم علیہ السلام کا دوسرا نکاح

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔ (کشتی نوح، ص۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔ (ایام الصلح، حاشیہ ص ۷۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۳۰۰ از مرزا

Marfat.com

قادیانی)

قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

قرآن شریف' مرزا کی باتیں

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۳۵' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

قرآن' مرزا پر دوبارہ اترا

"ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جائے"۔ (کلمہ الفصل' ص ۱۷۳' از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے' ابن مرزا قادیانی)

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا

انا انزلنا قریبا من القادیان

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطرف شرقی عند المنارہ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے"۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۷۶' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا کے الہامات' قرآن کی طرح

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں' اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے' خدا کا کلام یقین کرتا ہوں" (حقیقۃ الوحی' ص ۲۲۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲'

Marfat.com

ص ۲۲۰ ٔ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے قرآن میں قوت باہ کا نسخہ لکھ رکھا تھا

مولوی میر حسن صاحب (استاد علامہ اقبال) مرزا قادیانی کے سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت مرزا بشیر احمد نے ان سے بھی اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے تھے جو سیالکوٹ میں ان کے مشاہدہ میں آئے ہوں۔ مولوی صاحب نے سب حالات لکھ بھیجے جس میں ان کا چشم دید سب کچھ تھا۔ مگر مرزا بشیر نے صرف اپنے مطلب کی چیزیں وہاں سے اخذ کیں باقی چھوڑ دیں۔ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مرزا قادیانی کے سوانح حیات جو کسی گم کردہ راہ نے ترتیب دیے تھے ٔ پڑھے جا رہے تھے۔ ان میں لکھا تھا کہ مرزا کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب نے فرمایا کہ "ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا کی تلاوت کا جو قرآن تھا اس میں مرزا نے خاتم قرآن پر یعنی سورۂ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔ (بحوالہ رئیس قادیان ٔ مولفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری ٔ ص ۲۷)

احادیث رسول ﷺ کی توہین

"تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں"
(اعجاز احمد ٔ ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن ٔ جلد ۱۹ ٔ ص ۱۴۰ از مرزا قادیانی)

صحابہ کرام کی توہین

اھل جنت کو جو نعمت جنت میں اک طویل عرصے بعد نصیب ہوگی وہ اللہ کی رضا کا اعلان ہوگا۔ مگر صحابہ کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کی بشارت عظمیٰ دنیا ہی میں نصیب فرما دی تھی۔ انہیں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کی معیت کے لیے بطور خاص چنا تھا۔ یہ لوگ اگرچہ معصوم نہیں تھے مگر محفوظ عن الخطا ضرور تھے۔ کیونکہ صحبت نبوی ﷺ نے ان میں وہ ملکوتی صفات پیدا فرما دی تھیں جو

Marfat.com

کسی اور کے حصے میں نہیں آئیں۔ قرآن و حدیث خود ان کی عظمت اور فضائل کے شاہد ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان سے دشمنی کو اپنے سے دشمنی قرار دیا اور ان کے خلاف زبان دراز کرنے والوں کو لعنت کی وعید سنائی اور مرزا قادیانی لعنتوں کا یہ حصہ وصول کرنے میں بھی کسی بدبخت سے پیچھے نہیں رہا۔ آیئے دیکھتے ہیں کیسے!

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین

"میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے" (مجموعہ اشتہارات' جلد ۳' ص ۲۷۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توہین

"ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے" (ماہنامہ المہدی' بابت جنوری' فروری ۱۹۱۵ء' ۲ / ۳' ص ۵۷' احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

نادان صحابی

"بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا" (ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۲۸۵' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۲۸۵' از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین

"جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا"۔ (اعجاز احمدی' ص ۱۸' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۲۷ از مرزا قادیانی)

"جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے" (ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۴۱۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۴۱۰' از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

بدری صحابہ کی توہین

بدری صحابہ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی نے اپنے ۳۱۳ چیلوں کی فہرست بنائی۔

"میاں امام الدین صاحب سکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۹۷-۱۸۹۶ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۴۰-۴۵، سیرت المهدی، جلد سوم، ص ۱۲۸، از مرزا بشیر احمد)

ویسے تو ہر صحابی ہی ہدایت کا ستارہ ہے لیکن بدری صحابہ تو خصوصی شان اور فضائل کے حامل ہیں۔ اس لیے ان کی گستاخی دوہرا جرم ہیں۔

اهل بیت اطہار کی توہین

زندہ علی رضی اللہ عنہ، مردہ علی رضی اللہ عنہ

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو" (ملفوظات احمدیہ، جلد اول، ص ۴۰۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین

"اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا" (اعجاز احمدی، ص ۵۲، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۶۴، از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

مرزا قادیانی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں فرق

"اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے" (اعجاز احمدی' ص ۷۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۸۱' از مرزا غلام احمد قادیانی)

حسین رضی اللہ عنہ دشمنوں کا کشتہ

"اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے" (اعجاز احمدی' ص ۸۱' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۹۳' از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا کستوری کی خوشبو اور حسین رضی اللہ عنہ گوہ کا ڈھیر (نعوذ باللہ)

"تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسین رضی اللہ عنہ) کا ڈھیر ہے"۔ (اعجاز احمدی' ص ۸۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۹۴' از مرزا قادیانی)

کربلا کی سیر

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ترجمہ: "میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے سو (۱۰۰) حسین رضی اللہ عنہ ہر وقت میری جیب میں ہیں"۔ (نزول المسیح' ص ۹۹' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۸' ص ۴۷۷' از مرزا قادیانی)

سو حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی' مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر

شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے

Marfat.com

فرمایا

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

"میرے گریبان میں سو حسین ہیں"

لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔

یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین رضی اللہ عنہ کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ولی تھے۔ مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا" (خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، روزنامہ الفضل، قادیان، شمارہ نمبر ۸۰، جلد نمبر ۱۳، ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر

"اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین رضی اللہ عنہ تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے" (دافع البلاء، ص ۱۷، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۳۳، از مرزا قادیانی)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شرمناک توہین

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ، (حاشیہ) ص ۱۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

پنج تن رضی اللہ عنہم کی توہین

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے

Marfat.com

یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

(درثمین، اردو، ص ۴۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

"ام المومنین" مرزا قادیانی کی بیوی

"ام المومنین" کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے، اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے سن کر فرمایا "اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کیے جاتے ہیں ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں" (ملفوظات احمدیہ، جلد اول، از مرزا غلام احمد قادیانی)

حرمین شریفین کی توہین

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا

"حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں"

(حقیقتہ الرویاء، ص ۴۶، از مرزا بشیر الدین محمود، ابن مرزا قادیانی)

قادیان کی فضیلت

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص ۳۵۲، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۵، ص ۳۵۲، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(در ثمین، ص ۵۲، از مرزا غلام قادیانی)

قرآن شریف میں قادیان کا نام

"اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہرون کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان" (ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول، ص ۴۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۴۰ از مرزا غلام قادیانی)

مسجد اقصیٰ کی توہین

"مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ
(خطبہ الہامیہ، حاشیہ ص ۲۱، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۶، ص ۲۱، از مرزا غلام قادیانی)

Marfat.com

اولیائے کرام کی توہین

مرزا قادیانی، خاتم الاولیاء

"اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔" (خطبہ الہامیہ، ص ۷۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۶، ص ۷۰ از مرزا قادیانی)

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

"سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خداتعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا، جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جو اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیساکہ یہ فقرہ کہ قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۷۰۶، طبع دوم، از مرزا غلام احمد قادیانی)

"حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے

Marfat.com

فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبد القادر" صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔" (سیرت المہدی، جلد سوم، ص ۱۶، از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی" کی توہین 'اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت

"مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔" (اعجاز احمدی، ص ۷۵، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۸۸ از مرزا قادیانی)

حضرت پیر مہر علی شاہ" کو گالیاں، لومڑی، نادان، جاہل، بے حیا (نعوذ باللہ)

"اور لومبڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے، اے نادان اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جائے گی۔ ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے، اے جاہل، بے حیاء اول عربی بلیغ و فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر۔ پھر تجھ ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہو گا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔" (نزول المسیح، ص ۶۵، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۴۴۱، از مرزا قادیانی)

مسلمانوں کی توہین

قادیانیوں سے محبت اور رواداری کا درس دینے والے اور ان کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے درج ذیل عبارات پہ بطور خاص غور فرمائیں اور نوٹ فرمائیں کہ مرزا

Marfat.com

قادیانی نے مسلمانوں کو کافر، پکے کافر، جہنمی، خنزیر اور بدکار عورتوں کی اولاد قرار دیتے ہوئے ان کی کہیں بھی کوئی رعایت نہیں کی۔ ہر وہ شخص جو مرزا قادیانی کی ذریت سے محبت کی پینگیں بڑھاتا ہو اور ان کے اخلاق و مروت کے جال میں پھنس پھنس جاتا ہو مگر بہرحال مرزے کو نبی تسلیم نہ کرتا ہو، وہ بھی مرزے کی نظر میں بیابانوں کا خنزیر اور اس کی بیوی کتیا ہے۔ اس صورت حال میں ایک ہی حل ہے کہ یا تو یہ حضرات مرزے کی طرف سے عطا کردہ "یہ خوبصورت" القابات قبول فرمالیں۔ یا پھر بانگ دھل دنیا والوں کو بتائیں اور سمجھائیں کہ قادیانی مرتد، کافر اور زندیق ہیں، ان کا ملت اسلامیہ سے ذرہ بھر کوئی تعلق نہیں۔

مرزا کو نہ ماننے والا پکا کافر

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمتہ الفصل، ص ۱۱۰، مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

جہنمی

"اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۱۶۸، طبع دوم از مرزا غلام قادیانی)

مرد خنزیر، عورتیں کتیاں

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے، اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔" (نجم الہدیٰ، ص ۵۳، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۵۳، از مرزا غلام قادیانی)

Marfat.com

عیسائی، یہودی، مشرک

"جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔" (نزول المسیح) (حاشیہ) ص ۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۳۸۲ از مرزا غلام قادیانی)

بدکار عورتوں کی اولاد

تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبہ و الموده و ینتفع من معارفھا و یقبلنی و یصدق دعوتی۔الاذریہ البغایا۔

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۴۷، ۵۴۸، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵، ص ۵۴۷، ۵۴۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں الا ذریہ البغایا عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیہ ہے۔ جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔

خود مرزا نے خطبہ الہامیہ، ص ۴۹، (مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶) میں لفظ "بغایا" کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔ اور ایسے ہی انجام آتھم کے ص ۲۸۲ (مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱)

نور الحق حصہ اول، ص ۱۲۳ (مندرجہ روحانی خزائن جلد ۸، ص ۱۶۳) میں لفظ "بغایا" کا ترجمہ نسل بدکاران، زناکار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

خواہ نام بھی نہیں سنا

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے،

Marfat.com

خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت' ص ۳۵ از مرزا بشیرالدین محمود ابن مرزا قادیانی)

مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات؟

قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات اسی طرح حرام ہیں جس طرح مسلمانوں کے نزدیک کسی بھی کافر' مرتد' زندیق سے حرام ہوتے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود مسلمانوں کی صفوں میں گھسے رہنے پر ان کا اصرار صرف اس لیے ہے تاکہ وہ مسلم معاشرے کے نہ صرف سماجی اور معاشرتی فوائد سے بھرپور استفادہ کر سکیں بلکہ مار آستین بن کر ان پر زہریلے وار بھی برساتے رہیں۔

درج ذیل حوالہ جات اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ قادیانی خود کو مسلمانوں سے بالکل الگ ایک قوم اور اقلیت سمجھتے ہیں اس کے ساتھ ہی مسلمانوں سے ملے جلے رہنے پر مصر ہونا اصل میں اپنے تاریخی دوغلے کردار کے تسلسل کو نبھانا اور منافقانہ پالیسی کی لاج رکھنا ہے۔ قادیانی مردودوں کی اس منافقت کا اصل علاج تو امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی" نے کیا تھا۔ جب انہوں نے فرمایا کہ "اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام' مر جائے تو اس کے جنازے پہ جانا حرام' اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام' اس کی قبر پہ جانا حرام۔" (فتاویٰ رضویہ' ص ۵۱' ج ۶)

مسلمانوں سے تعلقات حرام

"ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں' ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا' اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں' ایک دینی' دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ

Marfat.com

عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دینوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔" (کلمتہ الفضل، ص ۱۶۹، ۱۷۰، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۴۰۱، طبع دوم، از مرزا غلام احمد قادیانی)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں"۔ (انوار خلافت، ص ۹۰، از مرزا بشیر الدین محمود)

غیروں کے پیچھے نماز

"کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا:

"جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، ان سے لاپروا پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔" انما یتقبل اللہ من المتقین) (المائدہ ۲۸) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔" (ملفوظات احمدیہ، جلد اول، ص ۴۴۹، مرزا غلام احمد قادیانی)

غیروں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

"صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں

Marfat.com

ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو' دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو اللہ کے لیے ہے۔ تم اگر ان سے رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے' وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو' تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (ملفوظات احمدیہ' جلد اول' ص ۵۲۵' از مرزا غلام قادیانی)

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں احمدی لڑکیوں کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس سال میں خدا سے علم پا کر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ یہ حکم ابتدا میں ۱۸۹۸ء میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں ۱۹۰۰ء میں تحریری طور پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان جو خدائی منشاء کے ماتحت تھا' اس حکمت پر مبنی تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو جھوٹا اور مفتری قرار دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لیے جاری کیا ہے اور جس سے دنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی وابستہ ہے تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے' وہ آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقتدیوں کا لیڈر اور زعیم ہوتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے مامور کو رد کر کے اس کے غضب کا مورد بنتا ہے۔ وہ ان لوگوں کا پیش رو نہیں ہو سکتا جو اس کے مامور کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی کے برا منانے کی بات نہیں ہے' بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کا بھی ایک طبعی اور قدرتی نتیجہ تھا جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ

Marfat.com

حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کے متبعین کا امام انہی میں سے ہوا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ "امامکم منکم" یعنی جب مسیح نازل ہو گا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔"

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی۔ یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی۔ یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی ھیں۔ مگر ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی، غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کی بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی۔ اور اس حکم میں حکمت یہ تھی۔ کہ طبعاً" اور قانوناً" ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد، عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے، اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً" باپ کے تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے، بلکہ احمدیوں کے رشتے

Marfat.com

صرف آپس میں ہوں۔" (سلسلہ احمدیہ، ص ۸۴، ۸۵، از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

غیر احمدیوں کو لڑکی دینا

"ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔" (انوار خلافت، ص ۹۳، ۹۴، از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

مرزا نے اپنے مسلمان بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

"آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔" (انوار خلافت، ص ۹۱، از مرزا بشیر

Marfat.com

الدین محمود)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے۔ اس لیے اس نے اپنے باپ کے "دعویٰ نبوت" کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ جس کی بناء پر مرزا قادیانی نے اپنے فرمانبردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

قادیانیوں کے جنازے پڑھنے والے اور انہیں مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت دینے پر اصرار کرنے والے نام نہاد مسلمان کیا اس بات پر غور فرمائیں گے؟

مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیاں

قادیانی گروہ مرزا کی پیشین گوئیوں اور الہامات کے بارے میں فخر سے کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے جو پیشین گوئی کی وہ سچی ثابت ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ دو چار پیشین گوئیاں یا شیطانی الہام سچے بھی ہوں تو اس میں مرزا نے کیا معرکہ مارا کیونکہ وہ خود لکھتا ہے کہ:

"سچے الہام بعض دفعہ کنجروں' ڈوموں اور رنڈیوں کو بھی ہو جاتے ہیں اور فاسقہ عورت کنجری' یار بہ برباده بہ سر حرام کاری کی حالت میں سچی خواب دیکھ لیتی ہے۔" (توضیح حرام' ص ۷۱' ۷۲)

مرزا کے صدق اور کذب جانچنے کا پیمانہ

مرزا کہتا ہے کہ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشین گوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ (مجموعہ اشتہارات' ص ۱۵۷)

دوسری جگہ کہتا ہے کہ:

"اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ سو پیشین گوئیوں میں سے ایک جھوٹی ہو تو میں اقرار

Marfat.com

کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔" (اربعین نمبر ۴' ص ۲۵)

"خدا تعالٰی صاف فرماتا ہے کہ "ان اللہ لا یہدی من ھو مسرف کذاب" سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعوٰی میں کاذب ہو' اس کی پیشین گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔" (آئینہ کمالات اسلام' ص ۳۲۲' ۳۲۳' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۵' ص ۳۲۲' ۳۲۳ از مرزا قادیانی)

جھوٹے کا اعتبار نہیں

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت' ص ۲۲۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۳' ص ۲۳۱ از مرزا قادیانی)

جھوٹ' نجاست

"محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعوٰی کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے' وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ' ص ۲۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۵۶' مرزا قادیانی)

جھوٹ' ارتداد

"جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ' ص ۲۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۵۶ از مرزا قادیانی)

غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔" (آریہ دھرم' ص ۱۳' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۰' ص ۱۳' از مرزا غلام قادیانی)

اب ہم ذیل میں اختصاراً بطور ثبوت مرزا کی پیشین گوئیوں میں سے چند ایک نقل کرتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ مرزا اپنے وضع کردہ پیمانہ کے مطابق بھی کاذب و جھوٹا

Marfat.com

تھا۔ ہمارے معیار و سانچے میں تو وہ پہلے بھی جھوٹا و لعین ہے۔

پہلی پیشین گوئی ---- لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی

۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی کی۔" (اشتہار ۲ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت' ۱' ۵۸)

حقیقت یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے نتیجے میں لڑکی پیدا ہوئی۔

دوسری پیشین گوئی ---- مکہ مدینہ کی بجائے لاہور میں وفات

مرزا نے کہا کہ:

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔" (میگزین ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء)

تاریخ شاہد ہے کہ مرزے کو مکہ و مدینہ کا عکس دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ وھان مرنا تو دور کی بات ہے۔ یہ لعین تو برانڈرتھ روڈ لاہور کے ایک ٹٹی خانہ میں اپنی ہی نجاست میں گر کر ہلاک ہو گیا۔

تیسری پیشین گوئی ---- بیٹا تندرست ہونے کے بجائے فوت ہو گیا

مرزا کا بیٹا مبارک احمد سخت بیمار ہو گیا۔ مرزا نے پیشین گوئی کی کہ:

"صاحب زادہ مبارک احمد صاحب سخت تپ سے بیمار ہیں اور بعض دفعہ بے ہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ان کی نسبت آج الہام ہوا قبول ہو گئی۔ نو (۹) دن کا بخار ٹوٹ گیا۔ یعنی دعا قبول ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ میاں موصوف کو شفا دے"۔ (میگزین ستمبر ۱۹۰۷ء)

جبکہ یہ لڑکا ۱۶ ستمبر کو صبح کے وقت فوت ہو گیا۔"

چوتھی پیشین گوئی ---- لڑکا پیدا ہو گا جو نہ ہوا

مبارک احمد کی وفات کے بعد مرزا نے کہا' مجھے الہام ہوا ہے:

"ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھ کو خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد ہو گا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہو گا۔" (اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷)

Marfat.com

حالانکہ مرزا کے گھر میں اس پیشین گوئی کے بعد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

پانچویں پیشین گوئی ---- مرزا دشمن کی بجائے خود ہلاک ہو گیا

مرزا نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب' کو مخاطب کر کے کہا کہ:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ آپ ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا" آگے چل کر لکھتا ہے کہ:

"میں اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون' ہیضہ وغیرہ۔ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ آخر میں لکھا ہے کہ (یا اللہ) اب میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں یہی فیصلہ فرما پس فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے' اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔ (اشتہار ملخصا")"

جبکہ مرزا مولوی ثناء اللہ مرحوم کی زندگی میں ہی ہیضہ کی بیماری کی وجہ سے مردار ہو گیا۔ بقول مرزا کے ثابت ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب صادق اور سچے تھے۔ جب کہ مرزا خدا کی طرف سے مامور نہیں تھا۔ بلکہ اس کی موت ایک مفسد اور کذاب کی موت تھی اور خدائی پکڑ تھی۔

چھٹی پیشین گوئی ---- آتھم مرنے کی بجائے بچ گیا

مرزا نے مسٹر عبد اللہ آتھم عیسائی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء میں مباحثہ کرنے کے بعد یہ پیشین گوئی کی کہ:

"آتھم کی بابت پیشین گوئی کے لفظ یہ تھے کہ وہ پندرہ مہینے میں ہلاک ہو گا۔" (حقیقت الوحی' ص ۱۸۵)

دوسری جگہ مرزا نے کہا کہ:

Marfat.com

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالٰی کے نزدیک جھوٹ پہ ہے۔ وہ پندرہ ماہ کے اندر آج کی تاریخ سے باسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے اور روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے) یہ سارے کام آخرت میں ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ ناقل) اور مجھے پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا' ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں گے اور اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں' بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔" (جنگ مقدس '۱۸۹' ۱۹۰)

اس پیشین گوئی کے مطابق آتھم کو ۵' ۶ ستمبر کی درمیانی رات ۱۸۹۴ء میں مرجانا چاہیے تھا۔ مگر وہ نہ مرا بلکہ مقررہ معیاد ختم ہونے کے تقریباً" دو سال بعد فوت ہوا۔

قادیانیوں سے سوال

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ آتھم' مرزا کی پیشین گوئی کے مطابق نہ مرا۔ اس پیشین گوئی کی وجہ سے مرزا جھوٹا ہو گیا۔ اب قادیانی اس سوال کا جواب دیں کہ وہ سزائیں جو مرزا نے اپنے لیے تجویز کی تھیں' ان پر عمل در آمد کیسے کیا جائے؟

ہمارے خیال میں تو آج کے دور میں ان سزاؤں کا اطلاق مرزا قادیانی کے وارث یعنی اس کے خلیفہ مرزا طاہر پر ہونا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے اس کے دادے کے گلے میں پڑے ہوئے جہنمی رسہ کی کوئی گرہ ڈھیلی ہو جائے۔ کاش کہ مرزا طاہر ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مباہلے کے دن مینار پاکستان آجاتا تو منہاج القرآن کے لاکھوں غلامان مصطفیٰ یقیناً اس کے دادے کی آرزو اس پہ پوری کر کے رہتے۔

قادیان میں صف ماتم

مرزا کا بیٹا مرزا محمود کہتا ہے کہ آتھم کے متعلق پیشین گوئی کے وقت جماعت کی جو

Marfat.com

حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال تھی۔ مگر مجھے وہ نظارہ خواب یاد ہے جب آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں' وہاں اکٹھے ہو گئے۔ اور جس طرح عورتیں بین ڈالتیں ہیں۔ اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر دعا جاری تھی کہ یا اللہ! آتھم مرجائے۔ یا اللہ آتھم مرجائے۔ مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجے میں آتھم نہ مرا۔ (خطبہ مرزا محمود احمد مندرجہ الفضل قادیان۔ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء)

یہ تو تھی قادیان کی کیفیت۔ اب ملاحظہ فرمائیں لاہور کی کیفیت:

مرزا غلام قادیانی کی پیش گوئی مسٹر عبداللہ آتھم کی موت کی نسبت لاہور میں ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی رات تک بڑا چرچا رہا۔ کہ مرزا کی پیشین گوئی کے اختتام کا وقت آج رات کو ختم ہو رہا ہے۔ جابجا بڑے بڑے مجمعے اور طرف دار پارٹیوں کے لوگ مختلف قسم کے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ ایسے ہی امید کی جاتی ہے کہ پنجاب کے تمام مقامات میں بھی یہی کیفیت ہوگی۔ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح کو مسٹر عبداللہ آتھم کی پارٹی ہشاش بشاش اور مرزا صاحب کی پارٹی مغموم اور پریشان حالت میں تھی۔" (اخبار وفادار' مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء)

مرزا کا منجھلا بھائی بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ "بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے اور میاں حامد علی سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے فرمائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورت یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورت تھی۔ جیسے "الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ" اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف

Marfat.com

کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس لے گئے، کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا کہ کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں اور فرمایا کہ جب دانے کنوئیں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا" (سیرت المھدی، ج ا، طبع دوم، ص ۱۷۸)

مگر یہ سب کرنے کے باوجود آتھم نہ مرا"۔ لعنہ اللہ علی الکاذبین

ساتویں پیشین گوئی---- محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں، جو نہ ہو سکا

مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ اور چچازاد بہن عمرالنساء کی بڑی بیٹی کا نام محمدی بیگم تھا۔ اس لڑکی کا والد اپنے کسی ضروری کام کے لیے مرزا کے پاس آیا۔ پہلے تو مرزا نے شخص مذکورہ کو حیلوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کی۔ مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا اور اس کا اصرار بڑھا تو مرزا نے الہام الٰہی کا نام لے کر ایک عدد پیشین گوئی کر دی کہ:

"خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو الہام ہوا ہے کہ تمہارا ہر کام اس شرط پر ہو سکتا ہے کہ اپنی بڑی لڑکی (یعنی محمدی بیگم) کا نکاح مجھ سے کر دو۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص ۲۳۰، طبع لاہور)

مرزا نے ایک اور جگہ کہا کہ:

"ہر روک دور کرنے کے بعد اس لڑکی کو خدا تعالیٰ اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص ۳۱)

دوسری جگہ مرزا نے کہا کہ:

"اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا، یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح

Marfat.com

ٹل نہیں سکتی۔" (مجموعہ اشتہارات، ص ۴۳)

مرزا نے یہ بھی کہا کہ:

"احمد بیگ کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا' یہ پیشین گوئیاں' تیری طرف سے ہیں تو (یا اللہ) ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو۔۔۔۔۔اور اگر اے خداوند یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔" (مجموعہ اشتہارات' ص ۱۱۶' ج ۲' طبع ربوہ ۱۹۷۲ء)

مرزے نے محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں پیشین گوئی کو اپنی سچائی اور جھوٹ کے بارے میں بطور معیار قرار دیتے ہوئے کہا کہ:

"میں اس پیشین گوئی کو اپنے صدق اور کذب کے لیے معیار قرار دیتا ہوں اور یہ خدا سے خبر پانے کے بعد کہہ رہا ہوں۔" (انجام آتھم' ص ۲۲۳' طبع لاہور)

قصہ مختصر یہ کہ مرزا محمدی بیگم کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلہ میں اس نے ہر جائز و ناجائز حربہ اختیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تاکہ ایک کام دو کاج ہو جائیں۔ اس کی پیشین گوئی بھی سچی ثابت ہو جائے اور جنسی ہوس بھی پوری ہو جائے چنانچہ اس نے محمدی بیگم کے بھائی کو ملازمت کا لالچ دیا۔ باپ کو رشوت کی پیشکش کی اور محمدی بیگم کے نام زمین لگانے کا بھی وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ اس رشتہ کے لیے پیشین گوئیاں کیں' دھمکیاں دیں' عذاب کی وعیدیں سنائیں مگر کسی طرح بھی مرزا اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور محمدی بیگم کا نکاح مرزا کی بجائے سلطان محمد نامی ایک شخص سے ہو گیا۔ مرزا کا یہ کہنا کہ اے خداوندا اگر یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا نامرادی کی حالت میں ذلت کے ساتھ ہیضہ کی بیماری میں اپنی ہی نجاست میں گر کر مر گیا۔ محمدی بیگم کے نکاح کے بارے میں تفصیلات تو بہت زیادہ ہیں مگر ہم اس سلسلے میں صرف چند اہم امور پیش خدمت کرتے ہیں۔

Marfat.com

مرزا نے محمدی بیگم کے والد کو موت کی دھمکی دی

مرزا نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ:

"اگر کسی اور شخص سے لڑکی کا نکاح ہو گا تو اس لڑکی کے لیے یہ نکاح مبارک نہ ہو گا اور نہ تمہارے لیے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے، جن کا نتیجہ موت ہو گا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مرجاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسے ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا۔ یہ حکم اللہ ہے، پس جو کرنا ہے کر لو، میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ پس وہ (محمدی بیگم کا باپ) تیوری چڑھا کر چلا گیا"۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۷۶)

مرزا لکھتا ہے کہ:

"اگر معیاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۷۳)

مرزا نے محمدی بیگم کے باپ کو اس کے بیٹے کی فوتگی پر تعزیتی خط لکھتے ہوئے کہا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہو گا اور اگر دوسری جگہ ہو گا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی----اور آپ کو شاید معلوم ہو گا کہ نہیں کہ یہ پیشین گوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ اور میرے خیال سے شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہو گا جو اس پیشین گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے----آپ اپنے ہاتھ سے پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لیے معاون بنیں"۔ (منقول از رسالہ کلمہ فضل رحمانی، ص ۱۲۳)

محمدی بیگم سے شادی نہ ہوئی تو بہو کو طلاق دلوادوں گا---- مرزا

مرزا نے اپنے بیٹے فضل احمد کی ساس (جو کہ محمدی بیگم کی پھوپھی تھی) کو خط لکھا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز میں مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح (کسی اور سے) ہونے والا ہے

Marfat.com

اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لیے نصیحت کی راہ لکھتا ہوں کہ:

"اپنے بھائی احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کرا دو اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہ ہو گا تو آج میں نے مولوی نورالدین اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد (اپنی بیوی یعنی تمہاری بیٹی) عزت بی بی کے لیے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیں اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے اس کو عاق کیا جاوے۔ اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے۔ اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرعی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائے گا۔ اس کا مضمون یہ ہو گا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کا نکاح غیر کے ساتھ کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی بیگم کا کسی اور سے نکاح ہو جاوے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی بیگم کا کسی دوسرے سے نکاح ہو گا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ طلاق شرعی ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم کہ بجز قبول کرنے کی کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو (اپنی جائیداد سے) عاق کر دوں گا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔" (نوشتہ غیب)

کیا میں چوڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی ----- مرزا

مرزا نے اپنے بیٹے فضل احمد کے سسر مرزا علی شیر بیگ (محمدی بیگم کے پھوپھا) کو لکھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے ----- کیا میں چوڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی (چوڑے چمار سے بھی بدتر تھا' ناقل) لہٰذا آپ کو لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنبھال لیں۔ پس احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ وہ باز آ جائے۔ مرزا علی شیر بیگ نے اس کے جواب

Marfat.com

میں لکھا کہ ہاں مسلمان ضرور ہوں، مگر آپ کی خود ساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سلف صالحین کے طریقے پر ہی رکھے اور اس پر ہی میرا خاتمہ بالخیر کرے ----- اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں۔ نہ آپ فضول ایمان گنواتے اور الہام بازی کرتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا ----- اور میری بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی (کو مطلقہ ہونے سے بچانے) کے لیے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو، دینے کے لیے کس طرح لڑے۔ (نوشتہ غیب)

محمدی بیگم کا نکاح ہو گیا مگر مرزے کو پتہ نہ چلا

مرزا محمدی بیگم کے بارے میں نکاح کی پیشین گوئیاں کرتا رہا اور اپنے جھوٹے الہاموں کا سہارا بھی لیتا رہا۔ مگر اب جبکہ محمدی بیگم کا نکاح ہو گیا تو اس پر نہ کوئی الہام اترا اور نہ ہی اسے پتہ چل سکا بلکہ یہ دوسروں سے تصدیق کرتا پھرا، چنانچہ ملاحظہ ہو کہ:

مرزا نے رستم علی نامی شخص کو خط لکھا کہ میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کی نسبت جو آپ نے خبر دی تھی۔ بیس روز سے نکاح ہو گیا ہے۔ قادیان میں اس خبر کی کچھ اصلیت معلوم نہیں ہوتی، یعنی نکاح ہو جانا کوئی شخص بیان نہیں کرتا۔ لہٰذا مکلف ہوں کہ دوبارہ اس امر کی نسبت اچھی طرح تحقیقات کر کے تحریر فرما دیں کہ نکاح اب تک ہوا ہے یا نہیں۔ (مکتوبات احمد، ج ۵) محمدی بیگم سے شادی کرنے کے لیے مرزا راہ ہموار کرتا رہا مگر قدرت خدا کی، کہ اس کی شادی دوسرے شخص سے ہو گئی۔ بعد میں مرزا نے کہا کہ دوسرا الہام مجھ پر ہوا ہے کہ محمدی بیگم کا خاوند مر جائے گا۔ یہ بالآخر تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اس طرح تیئس ۲۳ سال انتظار کیا مگر بے سود گیا اور یہ عاشق نامراد یہ کہتے کہتے مر گیا۔ "ہم انتظار وصل میں وہ آغوش غیر میں"

محمدی بیگم کے نکاح سے نامرادی اور مرزا کا رد عمل

جب محمدی بیگم کا نکاح لاکھ جتن کرنے کے باوجود مرزا سے نہ ہو سکا تو مرزا نے انتقاماً جو اقدامات کیے وہ کچھ اس طرح سے ہیں:

Marfat.com

مرزا کہتا ہے کہ:

"اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے (یعنی میرے بیٹے اور بیوی نے) دینی مخالفت کر کے دینی مقابلہ سے آزار دیکر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔

اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا اور اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی (محمدی بیگم) کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم العرث ہو گا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی، قرابت اور ہمدردی دور ہو جائے گی اور کسی نیکی، رنج و راحت، ماتم اور شادی میں ان سے شرکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے تعلق توڑ دیے اور توڑنے پر راضی رہے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام ہے۔ (مجموعہ اشتہارات، ص ۲۱۹)

چنانچہ مرزا نے اپنے دونوں بیٹوں کو (مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو) اپنی جائیداد سے عاق کر دیا اور فضل احمد کی بیوی کو طلاق بھی دلوا دی۔ (سیرت المهدی، حصہ اول، ص ۲۹) یہ ہیں انگریزی نبوت کے کرتوت۔ عشق کے خمار اور جنسی ہوس نے اس حد تک اندھا کر دیا کہ خواہ مخواہ اپنے بیٹے کا گھر اجاڑ کر رکھ دیا۔ اس کے علاوہ اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ (اخبار الفضل قادیان، ج ۲۹، نمبر ۹۸، مورخہ ۲ مئی

Marfat.com

۱۹۴۱ء)

مرزے نے انتقاماً" نہ صرف بہو کو طلاق دلوائی بلکہ اپنی بیوی کو بھی طلاق دے دی۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۳۳)

مرزا نے محمدی بیگم سے شادی کے بارے میں سب سے پہلی پیشین گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ایک اشتہار کے ذریعے کی۔ جب کوئی امید نظر نہ آئی تو ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں اللہ تعالٰی سے دعا کی کہ "اے خدائے قادر علیم و حکیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا۔ یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جاوے اور اگر اے خداوند یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔ (تبلیغ رسالت' جلد سوم' ص ۱۸۶)

انتظار کی گھڑیاں

ایک وہ انتظار تھا جو بہادر شاہ ظفر نے کیا مگر وہ دو دن کے بعد ختم ہو گیا۔ بقول ظفر:

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

ایک یہ انتظار تھا جو عاشق نامراد اور مرزائے قادیان نے کیا کہ آرزوئے وصل میں تیئیس ۲۳ برس گزر گئے مگر پھر بھی شاخ تمنا ہری نہ ہوئی۔

"خدائے تعالٰی نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاما بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں محمدی بیگم انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدائے تعالٰی ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اس کا تصفیہ بعد کو ہو جائے گا اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔

Marfat.com

کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (ازالہ اوہام، ص ۳۹۶)

مگر خدا کی پکڑ کہ اتنی تگ و دو کے بعد بھی مایوسی، نامرادی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

الہامات مرزا

اب ہم مرزا کے شیطانی الہامات میں سے چند الہام بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں۔
مگر یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ مرزا کو خود بھی الہاموں کا معنی نہیں آتا تھا۔

مرزا کو اپنے الہاموں کا معنی نہیں آتا تھا

مرزا نے اس بات کا دعویٰ تو کیا کہ مجھ پر من جانب اللہ الہام آتے ہیں۔ اور لوگوں کو اپنے الہام بتائے بھی۔ مگر یہ عجیب فلسفہ ہے کہ نبی پر خدا کے الہام آئیں اور نبی کو ان کے معانی کا پتہ نہ چلے اور الہاموں کے معنی پوچھنے کے لیے ہندو پنڈت سے رابطہ کرے۔ حالانکہ نبی کا منصبی فریضہ ہی یہ ہے کہ جو کچھ من جانب اللہ اس پر نازل ہو۔ لوگوں کو اس کا معنی اور مفہوم بتائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم۔

(ابراہیم، ۱۴، ۴)

"اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی اپنی قوم کی زبان میں تاکہ انہیں احکام خدا کھول کر بتائے۔"

مگر قادیانیوں کے نبی کا عالم یہ ہے کہ اسے خود ھی پتہ نہیں چلتا تھا۔ کہ ان کا معنی اور مفہوم کیا ہے۔ چنانچہ مرزا اپنی کتاب "براہین احمدیہ" میں انگریزی، عربی اور عبرانی زبانوں کے الہامات درج کر کے لکھتا ہے کہ ان کا معنی مجھے معلوم نہیں کوئی انگریزی خواں اس وقت موجود نہیں اس الہام کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (براہین احمدیہ)

دوسری جگہ مرزا کہتا ہے کہ:

"اور یہ الہام اکثر معطات امور میں ہوتا ہے۔ کبھی اس میں ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں، جن کے معانی لغت کی کتابیں دیکھ کر کرنے پڑتے ہیں۔" (براہین احمدیہ)

Marfat.com

یہ تو تھا مرزا کے الہاموں کا علم۔ کبھی انگریزوں سے ان کا معنی پوچھتا اور کبھی لغت کی کتابوں سے تلاش کرتا۔

ایک اور جگہ مرزا کہتا ہے کہ زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی۔ (نزول المسیح' ص ۵۷)

ایک مقام پر وہ اپنے خدا (شیطان) کے بارے میں جو اس پر الہام بھیجتا تھا۔ اس سے شکوہ کناں ہو کر کہتا ہے کہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو اور ہو اور الہام کسی او زبان میں جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی زبان کی سمجھ سے بالاتر ہوئے۔ (چشمہ معرفت' ص ۲۰۹)

شیطان بھی اپنے دوستوں کو الہام کرتا ہے' اس کا ثبوت قرآن سے

ایک الہام اور وحی تو وہ ہوتی ہے جو اللہ پاک اپنے برگزیدہ اور مقدس ہستیوں کے دل پر القا فرماتا ہے۔ اور ایک الہام وہ ہوتا ہے جو شیطان اپنے متعلقین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وان الشیطین لیوحون الی اولیاء هم لیجادلوکم وہ ان اطعتموهم انکم لمشرکون۔ (الانعام' ۶' ۱۲۲)

"اور شیاطین (تو) اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وحی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے انکا کہنا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔"

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

هل انبئکم علی من تنزل الشیطین تنزل علی کل افاك اثیم یلقون السمع واکثرهم کذبون۔ (الشعراء' ۲۲۱' تا ۲۲۳)

Marfat.com

"کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے گنہگار پر
اترا کرتے ہیں' جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں
اور ان میں سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔"

اس قرآنی تصور کے بعد اب ہم مرزا کے چند الہام بطور نمونہ پیش کرتے ہیں اور اس کا فیصلہ بھی قادیانیوں پر چھوڑتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ الہاموں کے اندر کونسا مقصد بیان کیا گیا ہے اور کون سے اخلاقی' روحانی' معاشرتی اور سماجی اصول دیے گئے ہیں' کیا ایسے بے مقصد لایعنی' مبہم اور مہمل الہام من جانب اللہ ہوتے ہیں۔ یا منجانب الشیطان؟

انگریزی الہام

یس آئی ایم ہیپی۔ (ہاں میں خوش ہوں) Yes,lamhappy.

لائف آف پین۔ یعنی زندگی دکھ کی۔ Lifeofpain.

گوڈاز کمنگ بائی ہز آرمی ہی از ودیو ٹو کل اینمی۔

God is coming by his army. His is With you to kill enemy.

مرزا کہتا ہے کہ ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔

I Love you. I shall help you. I can what I will do.

آئی لو یو' آئی ایم ودیو آئی شیل ہیلپ یو۔ آئی کین وہٹ آئی ول ڈو۔ (حقیقتہ الوحی' ص ۳۰۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲' ص ۳۱۶)

پھر اس کے بعد بہت زور سے جس سے بدن کانپ گیا' یہ الہام ہوا۔

We can what we will do.

وی کین وٹ وی ول ڈو۔ اور اس وقت ایک ایسا لہجہ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۴' ۶۵)

یہ تو قادیانی ہی بتا سکتے ہیں کہ الہام کرنے والا انگریز کون تھا۔ اور وہ مرزا قادیانی کے سر پر کھڑا تھا' مگر کیسے؟ دوسری جگہ کہتا ہے کہ دو فقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت

Marfat.com

باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔

آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو لارج پارٹی اوف اسلام۔ (براہین احمدیہ، طبع دوم۔ ص ۵۱۶)

عربی الہام

مرزا کے عربی میں ہونے والے الہام کچھ یوں ہیں۔

شانک عجیب واجرک قریب۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات، طبع دوم، ص ۶۴، ۶۵، براہین احمدیہ جلد طبع دوم، ص ۵۱۶)

"اور تیرا بدلہ قریب ہے۔"

الارض والسماء معک کما ھو معی۔ (حقیقتہ الوحی، ص ۷۵، مطبوعہ قادیانی، دسمبر ۱۹۳۴ء)

"آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔"

انت منی بمنزلہ توحیدی و تفریدی۔ (حقیقتہ الوحی، ص ۸۶، مطبوعہ قادیان، دسمبر ۱۹۳۴)

تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔"

بشری لک یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی۔ (حقیقتہ الوحی، ص ۸۶، مطبوعہ قادیان، دسمبر ۱۹۳۴)

"تجھے خوشخبری ہو، اے میرے احمد (اے غلام احمد) تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔"

انت منی بمنزلہ عرشی۔ (حقیقتہ الوحی، ص ۸۶، مطبوعہ قادیان، دسمبر ۱۹۳۴)

"تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔"

انت منی بمنزلتہ ولدی۔ (حقیقتہ الوحی، ص ۸۶، مطبوعہ

Marfat.com

قادیان، دسمبر ۱۹۳۴)

"تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔"

انی حمی الرحمن۔ (حقیقتہ الوحی، ص ۱۰۵، مطبوعہ قادیان،

دسمبر ۱۹۳۴)

"میں خدا کا چراگاہ ہوں۔"

ربنا عاج۔

"ہمارا رب عاجی ہے۔"

"عاج" کے معنی ابھی تک نہیں کھلے۔ (براہین احمدیہ، جلد اول، ص ۵۵۶)

عبرانی الہام

پھر اس کے بعد فرمایا کہ:

شعنا، نعسا دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ (براہین احمدیہ، طبع دوم، ص ۵۱۶)

قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا کو معنی معلوم ہونا تو درکنار اسے یقین سے یہ بھی نہیں پتہ کہ یہ الہام کس زبان میں ہوا ہے۔ اندازے سے کہتا ہے کہ شاید عبرانی ہو۔ دوسرا الہام یہ ہے کہ:

ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس۔

"اے میرے خدا، اے میرے خدا، مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی "ایلی آوس بباعث سرعت ورود" مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔"

سنسکرت الہام

مرزا نے اپنا ایک الہام یہ بیان کیا کہ کشفی طور پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا اور مجھے مخاطب کر کے بولا۔

Marfat.com

"رودر گوپال تیری اسنت گیتا میں لکھی ہے۔"

عجیب و غریب الہام

پریشن۔ عمر براطوس' یاپلاطوس (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۱۱۹' ۱۲۰' ۱۲۱' طبع دوم)
ہمیں تو یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار لگتی ہے۔ (ناقل)

مرزا کے کلام میں تناقض کیوں پایا جاتا ہے؟

قادیانی کتب اور خود مرزا کی اپنی کتب سے ثابت ہے کہ اس نے اپنا تعارف پیش کرتے وقت جو طریقہ اپنایا' اس میں بہت زیادہ اختلاف اور تناقض پایا جاتا ہے' مثلاً:

کبھی وہ حضور ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کا سلسلہ جاری ہونے کا عقیدہ پیش کرتا ہے اور کبھی ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر' مرتد اور خارج از اسلام کہتا ہے۔ کبھی وہ اپنے آپ کو نبی اور کبھی ہندوؤں کا کرشن کہتا ہے۔ کبھی آریوں کا بادشاہ اور کبھی فرشتہ بن جاتا ہے کبھی جے سنگھ بہادر اور کبھی جرائیل ومیکائیل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ خود کو مجدد اور کبھی امام مہدی قرار دیتا ہے۔ کبھی مریم اور کبھی عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کبھی اسے حیض جاری ہوتا ہے تو کبھی حمل ٹھہر جاتا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو آدم (علیہ السلام) اور کبھی محمد (ﷺ) کہتا ہے۔ کبھی خدا اور کبھی خدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔ بالاخر فیصلہ کن بات کرتے ہوئے اس نے اپنا تعارف یوں پیش کیا کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین)

اس سے تو اس نے اپنے آپ کو اولاد آدم علیہ السلام یعنی انسانوں ہی سے خارج کر دیا۔ آخر وہ کیا تھا؟ یہ فیصلہ تو خود مرزا اور اس کے متبعین بھی آج تک نہیں کر سکتے۔ اس بنا پر اس کی ذریت کے دو گروپ بن گئے۔ بہرحال امت مسلمہ اس کا فیصلہ بہت پہلے کر چکی ہے کہ مرزا اور اس کے ماننے والے کافر' مرتد' زندیق' گستاخ رسول یہودیت کا چربہ اور

Marfat.com

ملک وملت کے غدار ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اس کلام میں اسقدر تناقض اور اختلاف کیوں پایا جاتا ہے؟
اس سوال کا جواب بھی مرزا نے خود ہی فراہم کر دیا ہے۔

مرزا کہتا ہے کہ "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ، ص ۱۱۲، حصہ پنجم)

دوسری جگہ کہتا ہے کہ:

"تناقض بے عقلی، بے دینی، اور خبط الحواسی کی دلیل ہے۔" (انجام آتھم، ص ۸۳)

ایک اور مقام پر یوں کہا کہ:

"ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔" (حقیقتہ الوحی، ص ۱۹۱، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۱۹۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

پھر کہا ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل مند اور صاف دل انسانوں کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون اور منافق ایسا ہو (تو اس کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ست بچن، ص ۳۰، ۳۱)

قادیانیوں کو چاہیے کہ اب ضد چھوڑ دیں اور مرزا کے "ارشاد" کو حرز جاں بناتے ہوئے اس کو پاگل مجنون اور منافق مان لیں تو شاید اس کی جہنمی روح تم سے خوش ہو کر تمہیں تمہارے کفر وارتداد میں ترقی سے نواز دے۔

انگریز کی محبت واطاعت اور ممانعت جہاد

مرزا قادیانی کو پروان چڑھانے میں انگریزوں کا سب سے بڑا مقصد مسلمانوں سے جذبہ جہاد کو سرد کرنا تھا کیونکہ برصغیر پر انگریزوں کے مکمل تسلط کی راہ میں سب سے بڑی

Marfat.com

رکاوٹ اس جذبہ جہاد نے کھڑی کی تھی۔ اس وجہ سے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز کی نظر میں سب سے بڑے باغی 'غدار اور خطرناک لوگ علمائے کرام اور مشائخ عظام ہی تھے جو کہ جہادی قوتوں کے سرپرست اور جہاد کے لیے ایک زبردست محرک تھے۔ اس لیے انگریز کا سب سے زیادہ عتاب بھی اسی طبقے پر نازل ہوا۔ چنانچہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے اندر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرنے کا پروگرام بنایا گیا جو دین کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرے اور تاویلات سے کام لیتے ہوئے بالآخر موجودہ زمانے میں جہاد کو حرام قرار دے دے۔ اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی وفد ہندوستان بھیجا گیا۔ جس میں مذہبی رہنما' سیاست دان' مدبرین' دانشور اور ارکان پارلیمنٹ شامل تھے۔ وفد نے ہندوستان کے معاشرتی' سماجی حالات کا جائزہ لینے اور یہاں کے مسلم عوام کی نفسیات پر گہرے غور و خوض کے بعد ایک رپورٹ تیار کی جو حکومت برطانیہ کو پیش کی گئی۔

یہ رپورٹ بعد میں "TheArrivalOfBritishEmpireInIndia" کے نام سے شائع ہوئی۔ اس رپورٹ کا متعلقہ اقتباس پیش خدمت ہے۔

Report of Missionary Fathers.

"Majority of the population of the country blindly follow their "Peers" their spiritual leaders. If at this stage, we succeed in finding out some who would be ready to declare himself a "Zilli Nabi" (apostolic Prophet) then the large number of people shall rally round him. But for this purpose, it is very difficult to persuade some one from the Muslim masses. If this problem is solved,

Marfat.com

the prophet hood such a person can flourish under the patronage of the Government. We have already overpowered the native government mainly persuing a policy of seeking help from the traitors. That was a different stage, for at that time, the traitors were from the military point of view. But now when we have sway over every nook of the country and there is peace and order every where we ought to undertake measure which might create internal unrest among the country."

(Extrat From the printed Report, India Office Library, London.

ترجمہ: "ملک ہندوستان کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی راہنماؤں کی پیروی کرتی ہے۔ اگر اس مرحلہ میں ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کہ اپنے لیے ظلی نبی (نبی کے حواری) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی۔ لیکن اس مقصد کے لیے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا' اس وقت فوجی نقطہ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی لیکن اب جب کہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جما لیا ہے اور ہر طرف سے امن اور آرڈر ہے۔ ہمیں ایسے

Marfat.com

اقدامات کرنے چاہیں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو سکے"۔(مطبوعہ رپورٹ سے اقتباس 'انڈیا آفس لائبریری لندن)

یہی وہ تجویز تھی جس کے تحت مسلمانوں میں کسی ایسے فرد کی تلاش شروع ہوئی جو ظلی نبوت کا دعویٰ کرے اور پھر جہاد کو حرام قرار دے ڈالے۔ یہ تلاش بالاخر اپنے اختتام کو پہنچی۔ مرزا قادیانی کے انتخاب کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کا خاندان نسلی طور پر انگریزوں کا وفادار اور ہندوستان کا غدار رہا تھا۔ جس کی شہادت پنجاب کے فنانشل کمشنر نے مرزا قادیانی کے باپ کے مرنے پر مرزا کے بڑے بھائی غلام قادر کے نام ایک تعزیتی خط میں اس طرح دی۔

"مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا۔ آپ کے خاندان کی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم آپ کی بھی اسی طرح عزت کریں گے۔ جس طرح تمہارے وفادار باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم کو اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔ (المرقوم '۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء 'کتاب البریہ 'مصنفہ مرزا قادیانی)

بعد میں مرزا قادیانی نے خود بھی تسلیم کر لیا کہ وہ واقعی انگریز ہی کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا تھا۔

خود کاشتہ پودا

"سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں

Marfat.com

اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔" (مجموعہ اشتہارات' جلد سوئم' ص ۲۱' مرزا غلام قادیانی)

مرزا قادیانی کے ذمے جو فرائض تفویض کیے گئے تھے وہ اس نے پوری جانفشانی' وفاداری اور کمال محنت سے ادا کیے' جس کی تصدیق کے لیے خود اس کی تحریریں کافی ہیں۔

اب ان تحریروں کی روشنی میں جب مسلمان مرزا قادیانی کو انگریز کا نمک خوار' وفادار اور ایجنٹ قرار دیتے ہیں اور جہاد جیسے اسلامی فریضے کو حرام کہنے پر اسے زندیق و مرتد قرار دیتے ہیں تو قادیانی خوب چیں بچیں ہوتے ہیں۔ قادیانیوں کا یہ طرز عمل اپنے گرد کے سیاہ چہرے کو چھپانے کی ایک بھونڈی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔

مرزا کی وہ سیاہ تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

ممانعت جہاد کی کتابیں

"پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں' ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے ہزارہا روپیہ خرچ کیے۔ اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہو گا۔ کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں' کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور

Marfat.com

بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں، میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں، ان کتابوں کے نام معہ ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں۔ جن میں سرکار کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے۔

نمبر	نام کتاب	تاریخ طبع	نمبر صفحہ
۱۔	براہین احمدیہ، حصہ سوم	۱۸۸۲ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
۲۔	براہین احمدیہ، حصہ چہارم	۱۸۸۴ء	الف سے د تک ایضاً"
۳۔	آریہ دھرم (نوٹس) دربارہ توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۵۷ سے ۶۴ تک آخر کتاب
۴۔	التماس شامل آریہ دھرم "ایضاً"	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	ا سے ۴ تک آخر کتاب
۵۔	درخواست شامل آریہ دھرم ایضاً"	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۶۹ سے ۷۲ تک آخر کتاب
۶	۔خط دربارہ توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء	ا سے ۸ تک
۷	۔آئینہ کمالات اسلام	فروری ۱۸۹۳ء	۱۷ سے لے کر ۲۰ تک اور ۵۱۱ سے لے کر ۵۲۸ تک
۸۔	نور الحق حصہ اول (اعلان)	۱۳۱۱ھ	۲۳ سے ۵۴ تک
۹۔	شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)	۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء	الف سے ع تک آخر کتاب
۱۰۔	نور الحق، حصہ دوم	۱۳۱۱ھ	۴۹ سے ۵۰ تک
۱۱	۔سر الخلافہ	۱۳۱۲ھ	۷۱ سے ۷۳ تک
۱۲	۔اتمام الحجہ	۱۳۱۱ھ	۲۵ سے ۲۷ تک
۱۳	۔حمامۃ البشریٰ	۱۳۱۱ھ	۳۹ سے ۴۲ تک

Marfat.com

۱۴ ۔ تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	تمام کتاب
۱۵ ۔ ست بچن	نومبر ۱۸۹۵ء	۱۵۳ سے ۱۵۴ تک اور ٹائٹل پیج
۱۶ ۔ انجام آتھم	جنوری ۱۸۹۷ء	۲۸۳ سے ۲۸۴ تک آخر کتاب
۱۷ ۔ سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	صفحہ ۷۴
۱۸ ۔ تکمیل تبلیغ معہ شرائط بیعت	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء	صفحہ ۴، حاشیہ اور صفحہ ۶ شرط چہارم
۱۹ ۔ اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کے لیے	۲۷ فروری ۱۸۹۵ء	تمام اشتہار یکطرفہ
۲۰ ۔ اشتہار دربار سفیر سلطان روم	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	ا سے ۳ تک
۲۱ ۔ اشتہار جلسہ احباب بر جشن جوبلی بمقام قادیان	۲۳ جون ۱۸۹۷ء	ا سے ۴ تک
۲۲ ۔ اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرت قیصرہ دام ظلہا	۲۷ جون ۱۸۹۷ء	تمام اشتہار یک ورق
۲۳ ۔ اشتہار متعلق بزرگ	۲۵ جون ۱۸۹۷ء	صفحہ ۱۰
۲۴ ۔ اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ معہ انگریزی ترجمہ	۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء	تمام اشتہار ا سے ۷ تک

کتاب البریہ، ص ۵ تا ۸، اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۳، ص ۶ تا ۹، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

پچاس الماریاں

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں' ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب' ص ۲۷' ۲۸' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵' ص ۱۵۵' ۱۵۶' از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی نے تقریباً ۹۰ کے قریب کتب تحریر کی ہیں۔ لیکن اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریز کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ہمارا دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمیں مرزا قادیانی کی پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کی فہرست فراہم کریں' ہم انہیں منہ بولا انعام دیں گے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی قادیانی ہمارا چیلنج قبول کرنے کی جرات نہ کر سکے گا۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو ثابت کرنا کسی قادیانی کے بس میں نہیں۔ قادیانیوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے!

مرزا قادیانی کے اس سفید جھوٹ پر ہم اسے نجاست کا کیڑا بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس نے خود کہا ہے کہ جو جھوٹ بولتا ہو' وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ' ص ۲۰)

Marfat.com

ایسا سکون، نہ مکہ میں نہ مدینہ میں، جو انگریز کے سایہ میں

"میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں کو بھی یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا، تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل رہا ہے۔ نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے، نہ مدینہ میں۔ اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت میں۔" (تریاق القلوب، ص ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۵، ص ۱۵۶ از مرزا قادیانی)

انگریزی سلطنت ایک رحمت

"سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے، تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے سپر کی قدر کرو۔" (مجموعہ اشتہارات، جلد سوئم، ص ۵۸۴، از مرزا غلام احمد قادیانی)

بندوق کا جہاد

"جنگ سے مراد تلوار، بندوق کی جنگ نہیں۔ کیونکہ یہ تو سراسر نادانی ہے۔ خلاف ہدایت قرآن ہے۔ جو دین کے پھیلانے کے لیے جنگ کی جائے، اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کیے جائیں۔ ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے جاتے ہیں۔" (تریاق القلوب، ص ۲، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۵، ص ۱۳۰، از مرزا قادیانی)

Marfat.com

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ، ص ۴۲، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۷۷، ۷۸، از مرزا قادیانی)

چاپلوسی کی انتہا

"میں اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی، جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت و وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے اختتام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظمہ میں زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا۔ اور اس دعا پر عریضہ ختم کرتا ہوں کہ:

اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ۔ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔ اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر

Marfat.com

کریمانہ توجہ کرنے کے لیے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین
الملتمس

خاکسار: مرزا غلام احمد از قادیان۔"

(تحفہ قیصریہ ص ۳۱، ۳۲، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۲، ص ۲۸۳، ۲۸۴، از مرزا قادیانی)

کسی نے اگر چاپلوسی اور خوشامد کی ذلیل ترین انتہا دیکھنی ہو تو مرزے کا وہ خط ملاحظہ کرے جو اس نے ستارہ قیصریہ کے نام سے ملکہ وکٹوریہ کو تحریر کیا تھا۔

مرزا قادیانی کا کردار

انبیاء اپنی عظمت کردار کے لحاظ سے روشنی کے وہ بلند و بالا مینار ہوتے ہیں کہ جن کی روشنی سے انسانیت اپنی گم کردہ راہیں تلاش کیا کرتی ہے۔ انبیاء کے کردار پر حرف گیری کی جسارت کبھی ان کے جانی دشمنوں کو بھی نہ ہوئی۔ گناہ و بدی کی پرچھائیں بھی ان کے قریب سے نہیں گزرتیں۔ اپنی تخلیق کے اعتبار سے ہی معصوم ہوتے ہیں۔ شرافت کردار کے پہلو سے مرزے کی شخصیت کا جائزہ لینا اگرچہ ہمارے نزدیک کار عبث ہے۔ مگر اس امید پر یہ کوشش کیے دیتے ہیں کہ شاید اسے دیکھ کر ہی فدائین مرزا کے دلوں میں یہ ہدایت کالمحہ اتر آئے۔

شرابی

مرزا شراب کا استعمال بکثرت کرتا تھا۔ حسب عادت اس نے اور اس کے چیلوں نے اسے بھی نعوذ باللہ شریعت قرار دے ڈالا۔ مرزا کا ایک معتقد ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی

Marfat.com

شراب کے استعمال کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے۔ نبض ڈوب جاتی تھی۔ میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے کہ نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہوا ہو تو پس مطابق شریعت ہے۔ آپ تمام دن تصانیف کے کام میں لگے رہتے تھے۔ راتوں کو عبادت کرتے تھے۔ بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آگئی۔" (اخبار پیغام صلح، ج ۲۳، نمبر ۱۵، مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۵ء)

مرزا کے ایک عقیدت مند حکیم محمد حسین قریشی نے وہ تمام خطوط جمع کر کے چھاپے تھے جو مرزا نے اس کے نام مختلف اوقات میں لکھے۔ ان میں سے ایک خط یہ بھی ہے، جس میں مرزا نے اسے ٹانک وائن خرید کر بھیجنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں خط کا عکس:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن ای پلومر کی دوکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہیے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ"

حکیم محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ:

ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں ای پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں۔ حسب ارشاد ای پلومر کی دکان

سے دریافت کیا گیا۔ جواب حسب ذیل ملا:

"ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے۔ جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔" (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء سودائے مرزا ص ۳۹ حاشیہ حکیم محمد علی صاحب پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

افیمی

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تریاق الٰہی" دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دردوں کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (ممنون میاں محمود احمد اخبار "الفضل" جلد ۱۷، نمبر ۴، مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

دوا کا بڑا جز افیون اور پھر اس کا نام "تریاق الٰہی" اور پھر بنی بھی خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت۔ مرزے لعنتی کی ڈھٹائی، بے شرمی، بے حیائی اور بدتمیزی کی حد ملاحظہ فرمائیں۔

زانی

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے۔ اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا۔ پھر لکھا ہے، ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔" (روزنامہ "الفضل" قادیان دارالامان، مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

غیر محرم عورتوں سے اختلاط، زنا کے مواقع کی تلاش اور کوشش

"سوال ششم: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں

Marfat.com

دبواتے تھے؟

جواب: وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وبرکات ہے۔" (قادیانی اخبار الحکم قادیان، جلد ۱۱، نمبر ۱۳، مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء)

بھانو

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لیے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو دبا رہی ہوں۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا "بھانو آج بڑی سردی ہے۔" بھانو کہنے لگی "ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگوں ہویاں ہویاں ایں۔" یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً" یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ نہیں لگا کہ کس چیز (ہائے) کو دبا رہی ہو، مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔" (سیرت المہدی، جلد سوم، ص ۲۱۰، از مرزا بشیر احمد ایم اے، ابن مرزا قادیانی)

زینب بیگم

"ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصب رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ

Marfat.com

آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند آئی' نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ (موقعہ بھی تو سرور کا تھا---- ناقل) اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لیے اسی طرح کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ (کیوں؟) اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔" (سیرت المہدی' جلد سوئم' ص ۲۷۲' ۲۷۳ از مرزا احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

"ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی نے کہا کہ ایک دفعہ جب حضور (مرزا قادیانی) سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے تو میں رعیہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان ایام میں مجھے مراق کا سخت دورہ تھا' میں شرم کے مارے آپ سے عرض نہ کر سکتی تھی۔ مگر میرا دل چاہتا تھا کہ میری بیماری کا کسی طرح حضور کو علم ہو جائے تاکہ میرے لیے حضور دعا فرمائیں' میں حضور کی خدمت (؟) کر رہی تھی کہ حضور نے اپنے انکشاف اور صفائی قلب سے خود معلوم کر کے فرمایا۔ زینب تم کو مراق کی بیماری ہے' ہم دعا کریں گے۔" (سیرت المہدی جلد سوئم' ص ۲۷۵' از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری بڑی لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) قہوہ پی رہے تھے کہ حضور نے مجھ کو اپنا بچا قہوہ دیا اور فرمایا زینب یہ پی لو۔ میں نے عرض کی حضور یہ گرم ہے اور مجھ کو تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا بچا قہوہ ہے تم پی لو کچھ نقصان نہیں ہو گا۔ میں نے پی لیا اور اس کے بعد پھر کبھی مجھے قہوہ سے تکلیف نہیں ہوئی۔ (سیرت المہدی' جلد سوئم' ص ۲۷۵' از مرزا بشیر احمد ایم۔ اے' ابن مرزا قادیانی)

رات کا پہرہ

"مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن

Marfat.com

صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں، میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو، منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔" (سیرت المہدی، جلد سوئم، ص ۲۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

عورتوں کے خواب---- یا اللہ آ جاوے

"آج میں نے بوقت صبح صادق چار بجے خواب دیکھا کہ ایک حویلی ہے۔ اس میں میری بیوی، والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی، یکایک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ (قادیانی حور۔ ناقل) پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیے تھے۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ آ جاوے۔ فالحمد الله علی ذالک" (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۸۳۱، طبع دوم، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزے نے یقیناً یہ کہا ہو گا:

میں نے کبھی یہ ضد تو نہیں کی پر آج شب
اے مہ جبیں نہ جا کہ طبیعت اداس ہے

Marfat.com

عشقیہ شاعری

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے، جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً جوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے، جسے میں پہچانتا ہوں، بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا ہے میرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں بڑا مزا ہوتا ہے

سبب کوئی خداوند بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ اور میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا اک بار شور و غل مچا دے

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
مری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرت المہدی، جلد اول، ص ۲۳۲، ۲۳۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا

Marfat.com

قادیانی)

غلیظ گالیاں

۱۔ "سعد اللہ لدھیانوی بے قوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔" (تتمہ حقیقتہ الوحی، ص ۱۴)

۲۔ "خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی۔" (تتمہ حقیقتہ الوحی، ص ۱۳)

۳۔ "آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔" (چشمہ معرفت، ص ۱۱۶)

۴۔ "ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے۔ مگر زناکار کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے۔ وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۴۷)

۵۔ "جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کو دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔" (حیات احمد، جلد نمبر ۱، ۳، ص ۲۵)

۶۔ "عبدالحق کو پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۲۷)

لعنت کی گردان

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔" (ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص ۳۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۴۵۶، مرزا غلام احمد قادیانی)

لعنت ۱ تا ۱۰۰۰

مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نے کسی پر لعنت ڈالی تو بجائے یہ کہنے کہ تجھ پر ہزار لعنت ہو یا تحریری طور پر اسے اس طرح لکھ دیتا مگر انہوں

Marfat.com

نے باقاعدہ لعنت نمبر ا' لعنت نمبر ۲' لعنت نمبر ۳ ---- لعنت نمبر ۱۰۰۰ تک لکھ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانی "ذریعہ البغایا" اسے سلطان القلم کہتی ہے۔ ملاحظہ ہو' حوالہ نمبر ۹ تا ۱۰۱۔ (نور الحق' ص ۱۱۸ تا ۱۲۲' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۸' ص ۱۵۸ تا ۱۶۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

بدمعاش' خبیث' کنجر' سور' حرامزادے' پلید' کتے' ذریتہ البغایا' بدذات' بھیڑیے' کیڑے' کمینے' پاگل' مخبوط الحواس' جاہل' شریر' منحوس اور لعنتی جیسے الفاظ سے تو مرزا رطب اللسان رہا کرتا تھا۔ اور شیطان اس کو دیکھ کر کہتا تھا کہ رشک ہے بازی یہ مجھ سے لے گیا' تقدیر دیکھیے۔

مرزے کے کردار کے یہ چند پہلو سامنے آتے ہی یوں محسوس ہوتا ہے:

خرس کا سر' شکل بندر کی منہ خنزیر کا
ایک پہلو یہ بھی ہے انسان کی تصویر کا

قادیانی اور کلمہ طیبہ

قادیانوں کا بہت بڑا دجل اور فریب جس سے وہ عامتہ المسلمین کو دھوکہ میں ڈال دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو غیر احمدی یعنی مسلمان پڑھتے ہیں' جب سارا کلمہ وہی ہے تو پھر ہم کافر کیسے ہو گئے۔ اور پھر مزید کھسیانی سی صورت بنا کر کہتے ہیں کہ جناب علماء نے تو لکھا ہے کہ کلمہ گو کو کافر نہیں کہنا چاہیے اور اگر ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو پھر بھی کافر کہنے میں احتیاط کرنی چاہیے' قادیانیوں کے اس مغالطے' فریب اور دھوکے کے جواب میں تو بہت مستند' ٹھوس اور جامع دلائل موجود ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں قرآن و حدیث اور اکابرین امت کے بے شمار شواہد پیش کیے جا سکتے ہیں۔ اس امر پہ اجماع امت موجود ہے کہ مسلمان ہونے کے لیے پورے پورے اسلامی عقائد و اعمال کا زبان و دل سے تسلیم کرنا ضروری ہے مگر کافر ہونے کے لیے اسلامی عقائد یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کر دینا ہی کافی ہے۔ بہرصورت یہاں پر علمی بحث میں الجھنا ہمارا مقصود نہیں بلکہ امت کو صرف یہ سمجھانا مقصود ہے کہ قادیانی اگرچہ کلمہ بظاہر

Marfat.com

ہمارے والا ہی پڑھتے ہیں مگر اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے ان کی مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے۔ (نعوذ باللہ) اس لیے ہمارا موقف ہے کہ جس طرح حفاظت و حرمت کی نیت سے بیت الخلا پر لکھے کلمے کو مٹا ڈالنا ضروری ہے' اسی طرح قادیانی گھروں پر لکھے کلمے کو اتار لینا ضروری ہے' جس طرح اگر کوئی خبیث شراب خانے پر مسجد کا بورڈ لگا دے' اس کا اتار لینا ضروری ہے' اسی طرح قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ اتار لینا ضروری ہے۔ اگر چور ڈاکو پولیس کی وردیاں پہن لیں تو جس طرح ان سے وردی چھین لینا ضروری ہے۔ اسی طرح قادیانی سینوں پہ آویزاں کلمہ طیبہ بھی چھین لینا ضروری ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیں وہ شواہد جن سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ کلمہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مراد قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قادیان میں مرزا قادیانی کی صورت میں نزول

ا۔ "تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالٰی نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنا وعدہ وہ پورا کرے۔" (نعوذ باللہ) (کلمۃ الفصل' مصنفہ صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز' ص ۱۱۵' نمبر ۳' جلد ۱۴)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(مندرجہ اخبار "بدر قادیان" ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چادر پہنائی گئی

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں' نہ نیا نبی' نہ پرانا بلکہ خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی اور وہ خود ہی آئے۔ (ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار "الحکم" قادیان' ۳۰' نومبر ۱۹۰۱ء' منقول از جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ رسالہ منجانب

Marfat.com

قادیانی جماعت قادیان' ص ۱۷)

اگر نبی پاک ﷺ کا منکر' کافر' تو مرزا قادانی کا منکر بھی کافر

"اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے' کیونکہ مسیح موعود نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے' آپ کا انکار کفر نہ ہو۔ (کلمتہ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی' مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز' ص ۱۴۷' نمبر ۳' جلد ۱۴)

نبی پاک ﷺ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں

اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق پکڑتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور انہیں پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ' ص ۱۷۱)

مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ" نہ ماننا قرآن کی مخالفت ہے

"اور جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔" (کلمتہ الفصل' مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان' ص ۱۰۵' نمبر ۳' جلد ۱۴)

مرزا قادیانی نام' کام اور مقام کے لحاظ سے عین محمد ہے

"مسیح موعود درحقیت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں باعتبار نام' کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں۔" (نعوذ باللہ) (اخبار الفضل قادیان' جلد ۳' نمبر ۷۶' مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء)

اور درج ذیل حوالے کے بعد بھی اگر کسی کے ذہن میں کوئی تشکیک رہ جائے یا وہ

Marfat.com

رواداری اور محبت کی آڑ میں قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے استعمال کی اجازت دینے پر اصرار کرتا ہے یا ان کے لیے نرم گوشہ اختیار کرنے کا پرچار کرتا پھرے تو یقیناً وہ چھپا ہوا قادیانی ہی ہو گا۔ کسی بھی باغیرت مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔

قادیانیوں کو نئے کلمہ کی ضرورت نہیں

"اگر ہم بالفرض محال مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں جیسا کہ وہ (مرزا قادیانی) خود فرماتا ہے۔ "صار وجودی وجودہ" "نیز" "من فرق بینی وبین مصطفیٰ فما عرفنی و ماراٰی" اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت "آخرین منہم" سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمۃ الفصل، مصنفہ صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، ص ۱۵۸، نمبر ۴ جلد ۱۴)

مرزا قادیانی کا عبرتناک انجام

موت ایسی اٹل حقیقت ہے، جس کا انکار آج تک کوئی بھی ذی روح نہیں کر سکا۔ کافر و فاسق موت سے جس قدر خائف ہوتے ہیں، مومن و مسلم موت کے اس قدر شائق ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک موت تو ایسا پل ہے جو وصال یار کا کام دیتا ہے۔ اس لیے موت کے وقت اللہ والوں کی حالت بڑی عجیب ہوتی ہے، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چلچلاتی دھوپ میں نوکیلے پتھروں پر طویل سفر کے بعد انہیں ٹھنڈی چھاؤں میسر آنے کو ہو۔ ان کی

Marfat.com

روح موت کے قریب جسم کے زنداں میں اس طرح پھڑپھڑاتی ہے' جس طرح اسیری صیاد سے رہائی پاتے ہوئے پنجرے میں طائر خوش نوا پھڑپھڑاتا ہے۔

انبیائے کرام اور صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین تو خیر بہت بلند و بالا مقامات کے حامل ہوتے ہیں' ان کا تو کیا ہی کہنا۔ اولیائے کرام پر بھی موت کے وقت جو حالات وارد ہوتے ہیں' وہ بھی انتہائی قابل رشک ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو اللہ والوں کی موت ہی حقانیت اسلام کی گواہ بن جاتی ہے۔

"حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ کی جب وفات کا وقت ہوا تو وہ ہنسے اور فرمایا لمثل ذلک فلیعمل العاملون اسی جیسی چیزوں کے واسطے لوگوں کو کام کرنا چاہیے۔ (وہاں کی لذتیں' فرحتیں سامنے آئی ہوں گی)"

"حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت ابو سعید خزاز رحمتہ اللہ علیہ انتقال کے وقت بہت ہی مزے پر آ رہے تھے' کیا بات تھی۔ فرمانے لگے کہ اگر اس وقت ان کی روح اشتیاق میں اڑ جاتی تب بھی بعید نہ تھا۔"

"ایک شخص کہتے ہیں کہ میں حضرت ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا' ایک فقیر آیا اور کہنے لگا۔ یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے جہاں کوئی مر جائے۔ انہوں نے ایک جگہ اشارہ کیا' جہاں پانی کی چشمہ بھی تھا۔ وہ اس کے قریب گیا' وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا اور مر گیا۔"

"ابو علی رودباری رحمتہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ فاطمہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ جب میرے بھائی کا انتقال ہوا تو ان کا سر میری گود میں تھا۔ انہوں نے آنکھ کھولی' اور فرمانے لگے کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور جنت مزین کر دی گئی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کو ابو علی رحمتہ اللہ علیہ اگرچہ تم اتنے اونچے درجہ کی خواہش نہیں کر رہے تھے' مگر ہم نے تمہیں اونچے درجہ پر پہنچا دیا۔"

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے انتقال کے وقت فرمایا کہ:

"میں ایک جماعت کو دیکھ رہا ہوں' نہ تو وہ آدمی ہیں' نہ جن ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انتقال کے قریب سب کو اپنے پاس سے ہٹا دیا اور فرمایا۔ یہاں کوئی نہ رہے۔ سب

Marfat.com

باہر چلے گئے اور دروزوں سے دیکھنے لگے۔ تو وہ فرمارہے تھے' بہت مبارک ہے ایسے لوگوں کی آمد جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ اس کے بعد سورہ قصص کے آخری رکوع کی یہ آیت شریفہ پڑھی۔ تلک الدار الاخرہ (الایۃ) جس میں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ یہ آخرت کا گھر ہے۔ ہم ان لوگوں کے لیے کرتے ہیں جو نہ تو دنیا میں بڑائی چاہتے ہیں نہ فساد۔" (اتحاف)

"شیخ ابو یعقوب سنوسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل کو ظہر کے وقت مرجاؤں گا۔ چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا' طواف کیا اور تھوڑی دور جاکر مرگیا۔ میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کیا۔ جب میں نے اس کو قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے۔ کہنے لگا کہ میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے۔" (روض)

"ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا۔ اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔ میں نے کہا کہ میرا انگوٹھا چھوڑ دے' مجھے معلوم ہے کہ تو مرا نہیں ہے۔ یہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال ہے' اس نے میرا انگوٹھا چھوڑ دیا۔"

"شیخ ابن الجلار رحمتہ اللہ علیہ مشہور بزرگ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اور ان کہ نہلانے کے لیے تختہ پر رکھا تو وہ ہنسنے لگے۔ نہلانے والے چھوڑ کر چل دیے۔ کسی کی ہمت ان کو نہلانے کی نہ پڑتی تھی۔ ایک اور بزرگ ان کے رفیق آئے' انہوں نے غسل دیا۔" (روض)

"حضرت مکحول شامی رحمتہ اللہ علیہ کا جب انتقال ہونے لگا تو وہ ہنس رہے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ ہنسی کا وقت ہے۔ فرمانے لگے' کیوں نہ ہنسوں جبکہ وہ وقت آگیا کہ جس سے میں گھبراتا تھا۔ ان سے ہمیشہ کو جدا ہوتا ہوں' اور جس ذات سے امیدیں وابستہ تھیں اس کے پاس جلدی جلدی جارہا ہوں۔"

"حسن بن حی کہتے ہیں کہ میرے بھائی علی رحمتہ اللہ علیہ کا جس رات میں انتقال ہوا' انہوں نے مجھے آواز دے کر پانی مانگا۔ میری نماز کی نیت بندھ رہی تھی۔ میں سلام پھیر کر پانی لے کر گیا۔ وہ فرماتے ہیں "میں تو پی چکا۔" میں نے کہا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کہاں

Marfat.com

سے پی لیا' گھر میں تو میرے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سوا کوئی اور ہے نہیں۔ کہنے لگے کہ حضرت جرئیل علیہ السلام ابھی پانی لائے تھے وہ مجھے پانی پلا گئے اور یہ فرما گئے کہ تو اور تیرا بھائی ان لوگوں میں ہیں' جن پر حق تعالیٰ شانہ نے انعام فرما رکھا۔"

"حضرت عبداللہ بن موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن صالح رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ میں سفر میں گیا ہوا تھا۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو ان کے بھائی حسن صالح کے پاس تعزیت کے لیے گیا۔ مجھے وہاں جا کر رونا آ گیا۔ وہ کہنے لگے کہ رونے سے پہلے ان کے انتقال کی کیفیت سنو' کیسے لطف کی ہے۔ جب ان پر نزع کی تکلیف شروع ہوئی تو مجھ سے پانی مانگا۔ میں پانی لے کر گیا۔ کہنے لگے۔ میں نے تو پی لیا۔ میں نے پوچھا' کس نے پلایا۔ کہنے لگے کہ حضور اقدس ﷺ فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ تشریف لائے تھے اور مجھے پانی پلا دیا۔ مجھے خیال ہوا کہ کہیں غفلت میں نہ کہہ رہے ہوں۔ اس لیے میں نے پوچھا کہ فرشتوں کی صفیں کس طرح تھیں' کہنے لگے' اوپر نیچے اس طرح تھی۔ ایک ہاتھ کو دوسرے کے اوپر کر کے بتایا۔"

"عمرو بن عبید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو شعیب صالح بن زیاد رحمتہ اللہ علیہ بیمار تھے۔ میں ان کی عیادت کو گیا تو ان کی نزع کی حالت تھی۔ مجھ سے کہنے لگے کہ میں تجھے خوشخبری سناؤں۔ میں اس جگہ ایک اجنبی سے آدمی کو جو اوپری سی صورت ہے' دیکھ رہا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ وہ کہنے لگے کہ میں ملک الموت ہوں۔ میں نے کہا' میرے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا' وہ کہنے لگے مجھے یہی حکم ملا ہے کہ نرمی کروں۔"

"ابو حکیم حیری رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے' لکھتے لکھتے قلم ہاتھ میں سے رکھ کر کہنے لگے کہ اگر اسی کا نام موت ہے تو خدا کی قسم بڑی اچھی موت ہے۔ یہ کہہ کر مر گئے۔"

- "امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے' جن کی کتاب "احیاء العلوم" مشہور ہے' دوشنبہ کی صبح کی نماز وضو کر کے پڑھی' پھر اپنا کفن منگایا۔ اس کو چوما' آنکھوں پر رکھا اور کہا کہ بادشاہ کی خدمت میں حاضری کے لیے بڑی خوشی سے حاضر ہوں۔ یہ کہہ کر قبلہ رخ پاؤں پسار کر لیٹ گئے اور فوراً انتقال کر گئے۔"

Marfat.com

"ابو علی رودباری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک فقیر میرے پاس عید کے دن آیا۔ بہت خستہ حال' پرانے کپڑے' کہنے لگا۔ "یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے جہاں کوئی غریب فقیر مرجائے۔" میں نے لاپرواہی سے لغو سمجھ کر کہہ دیا کہ اندر آجاؤ اور جہاں چاہے' پڑ کر مرجا۔ وہ اندر آیا' وضو کیا' چند رکعات نماز پڑھی اور لیٹ کر مر گیا۔ میں نے اس کی تجہیز و تکفین کی' اور جب دفن کرنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ اس کے منہ پر کفن ہٹا کر اس کا منہ زمین پر رکھ دوں تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کی غربت پر رحم فرمائے۔ میں نے اس کا منہ کھولا' اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے پوچھا' میرے سردار کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ کہنے لگا کہ میں زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر عاشق زندہ ہوتا ہے۔ میں کل قیامت میں اپنی وجاہت سے تیری مدد کروں گا۔"

یہ تھیں چند مثالیں کہ اللہ والوں کو موت کیسے آتی ہے۔ اب اس تناظر میں اگر مرزا قادیانی کو دیکھا جائے تو بالکل اس کے برعکس تصویر نظر آتی ہے۔ اگر مرزا کے اندر اور کوئی خباثت اور برائی نہ بھی ہوتی تو بھی اس کی عبرتناک موت ہی اس کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان ساری زندگی جس مشغلے میں صرف کر دیتا ہے' موت کے وقت بھی اس کی زبان پر اسی کا غلبہ ہوتا ہے۔

"ربیع بن بزہ رحمتہ اللہ علیہ ایک عبادت گزار آدمی بصرہ میں تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مرنے لگا لوگ اس کو "لاالہ الااللہ" کی تلقین کر رہے تھے اور اس کی زبان سے نکل رہا تھا۔ (شراب کا گلاس) تو بھی پی' مجھے بھی پلا۔ تو بھی پی' مجھے بھی پلا۔ اسی طرح اہواز میں ایک شخص کا انتقال ہو رہا تھا۔ لوگ اس کو "لاالہ الااللہ" کہتے تھے' اور وہ کہہ رہا تھا' دس دس روپیہ 'گیارہ گیارہ' بارہ بارہ۔" (اتحاف)

نشتر میڈیکل کالج ملتان کے پروفیسر نور احمد صاحب نے بھی بہت سے چشم دید واقعات قلم بند کیے ہیں۔ اس طرح مرزا چونکہ عمر بھر اپنی گندی زبان سے معنوی نجاست اگلتا رہا۔ اللہ رب العزت نے موت کے وقت حقیقی نجاست اس کے منہ سے جاری کر دی اور پھر یہ بھی مزے کی بات ہے کہ مرزے کی ایک پیشین گوئی اور ایک دعا ایسی بھی ہے جو کہ ہو بہو پوری ہوئی اور یہ واحد دعا اور پیشین گوئی اس کی اپنی موت کے بارے میں تھی۔

Marfat.com

مرزا نے کہا:

"اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں۔ حالانکہ وہ نہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے، وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان، جلد ۲۸ نمبر ۵۰، ۲ مارچ ۱۹۴۰ء)

اسی طرح مرزا نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ایک خط لکھا کہ:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت زیادہ عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب مفتری نہیں اور خدا کے مکالمے و مخاطبے سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خداتعالیٰ کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں۔"

مرزا مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے مرگیا اور اپنی دعا اور پیشین گوئی کے مطابق ہیضہ سے ہلاک ہوا۔ اس تصور کو واضح کرتے ہوئے مرزا کا سسر میر ناصر لکھتا ہے کہ:

"حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سوتا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مرزا صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے، اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ (حیات ناصر، ص ۱۴، مرتب شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے "سیرت المہدی" نامی کتاب میں اپنے باپ کی

Marfat.com

موت کے وقت کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی۔ آپ کی حالت سخت کرب اور گھبراہٹ کی تھی۔ آپ بول نہ سکتے تھے۔ (یعنی زبان بند ہوگئی) آپ نے بائیں ہاتھ پر سہارا لے کر (کیونکہ دایاں ہاتھ ٹوٹ چکا تھا۔ دیکھو "سیرت المہدی" ۱:۷۱۲) بستر سے اٹھ کر کچھ لکھنا چاہا' مگر بمشکل دو چار الفاظ ہی لکھ سکے یہ آخری تحریر تھی۔ جس میں غالباً زبان کی تکلیف کا اظہار تھا۔ اور کچھ حصہ پڑھا نہیں جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ کو غرغرہ شروع ہوگیا۔ سانس لمبا لمبا اور کھینچ کھینچ کر آتا۔ غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اتنے میں آپ کو ایک دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کردیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔" (سیرت المہدی ۱:۹)

مرزا بشیر احمد کے مطابق ۲۵ مئی رات گئے تک مرزا کی حالت بالکل ٹھیک تھی۔ رات کے پچھلے پہر خراب ہوگئی۔ قادیانیوں نے دبے دبے اور ڈھکے چھپے الفاظ میں مرزا کے ہیضہ کی تفصیلات بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلسل البول' مرگی' مراق' بواسیر' پیچس' ہسٹریا' دق' سل' ذیابیطس' نامردی اور دائمی خارش کے اس مریض یعنی مرزا کو بڑا خوفناک ہیضہ ہوا۔ منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہنے لگی۔ اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ لیٹرین تک جاسکتا۔ اس لیے چارپائی کے پاس اینٹیں رکھ دی گئیں۔ وہیں یہ نجاست انڈیلتا رہا۔ مسلسل پاخانوں اور الٹیوں سے اس قدر کمزور ہوگیا تھا کہ جب آخری دست کیا تو پھر اٹھا نہ گیا۔ زندگی کا آخری چکر آیا اور چکرا کے اپنی ہی غلاظت میں گر کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے رات جہنم واصل ہوگیا۔ گویا کہ ؎

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

مرزے کی لاش کو مال گاڑی میں رکھ کر قادیان روانہ کیا گیا اور مرزے کے تابوت

Marfat.com

اور اس میں پڑے ہوئے بھوسے کو بعد میں حکومت نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا۔ تاکہ علاقے میں ہیضے کی وبا نہ پھیل جائے۔

قادیانیوں کے عبرتناک و ہولناک انجام

مرزا قادیانی کا ذلت آمیز انجام آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں' اب اس کے خلیفوں اور چیلوں چانٹوں کے ہولناک انجام کی چند جھلکیاں محترم طاہر رزاق صاحب کی کتاب "مرگ مرزائیت" سے پیش خدمت ہیں۔ شاید یہ عبرتناک مناظر ہی قادیانیوں کی آنکھوں سے کفر وارتداد کی پٹیاں کھلنے میں معاون بن جائیں۔

قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا محمود اور خدائی پکڑ

موت سے کافی عرصہ قبل قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین درجنوں بیماریوں کا شکار ہو چکا تھا۔ زناکاریوں اور شراب نوشی نے دماغ کا انجر پنجر ہلا دیا تھا۔ فالج نے رہی سہی کسر نکال دی تھی۔ اللہ کے عذاب نے اسے کسی طرح اپنے جبڑوں میں پھنسایا ہوا تھا' چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

فاتر العقل

جب نام نہاد نماز کا وقت ہوتا تو مرزا بشیر الدین کو لا کر مصلی امامت پہ کھڑا کر دیا جاتا۔ بشیر الدین کبھی ہاتھ باندھ لیتا' کبھی چھوڑ دیتا۔ کبھی سجدے کھا جاتا اور کبھی سجدوں پہ سجدے کیے جاتا۔ کبھی رکوع غائب ہو جاتے' کبھی چار کی بجائے دو رکعتیں اور کبھی دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھ جاتا۔ وہ منہ میں اول فول بکتا رہتا۔ کوڑھ دماغ قادیانی اس کے پیچھے کھڑے اس کی حرکات دہراتے رہتے' لیکن کیا مجال کہ کوئی اس کے سامنے زبان کھول سکے۔

Marfat.com

حواس باختہ

مرزا بشیرالدین ایک قادیانی جلسہ سے خطاب کر رہا تھا۔ ایک موقعہ پر وہ کہنے لگا:
"جب پاکستان بنا تھا' اس وقت میری عمر ۴۹ سال تھی اور آج میری عمر ۱۰۵ سال ہے۔" باقی سامعین کو تو بولنے کی ہمت نہ ہوئی' صرف ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا "مرزا بشیرالدین تیرا معاملہ ختم ہو گیا۔" یہ کہا اور جلسہ سے چل دیا۔

قبر

جب مرزا بشیرالدین کی حالت زیادہ بگڑ گئی تو اسے ایک کمرے میں بند دیا گیا۔ کمرے میں پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ پاخانہ کا کچھ حصہ کھا جاتا اور کچھ حصہ منہ پر مل لیتا۔ کمرے میں چیختا چلاتا اور ڈراؤنی آوازیں نکالتا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا کہ مجھے میرے باپ کے پاس قادیان لے کر چلو۔

بڑے قادیانیوں نے اس شور سے تنگ آ کر ایک رات جب وہ سو رہا تھا' اس کے کمرے میں مٹی کی ایک ڈھیری بنا دی اور اسے کہا کہ یہ تیرے باپ کی قبر ہے۔ وہ قبر پر بچھ بچھ جاتا۔ کبھی قبر کی مٹی اپنے سر میں ڈالتا اور کبھی منہ میں ڈالتا۔ آخر ایک دن سر ظفراللہ کے کہنے پر یہ قبر ہٹا دی گئی۔

پلنگ

اب بشیرالدین چلنے پھرنے سے قاصر ہو چکا تھا۔ اٹھنے بیٹھنے کی بھی ہمت نہ تھی۔ وہ نیم جاں لاشے کی طرح چارپائی پر پڑا رہتا۔ لیکن کبھی کبھی وہ اچانک کروٹیں لینا شروع کر دیتا اور دھڑام سے بستر کے نیچے گر جاتا' جس سے اس کو چوٹیں بھی آتیں۔ اسے گرنے سے بچانے کے لیے اس کی چارپائی کے گرد لکڑی کی دیواریں لگا کر اسے جنازے والی چارپائی جیسا بنا دیا گیا۔

Marfat.com

ڈاکٹر کا مشورہ

باغی ختم نبوت مرزا بشیرالدین کے لاعلاج امراض پر قادیانیوں نے کروڑوں روپے خرچ کیے۔ ہوائی جہاز کے ذریعے بیرون ممالک سے بہترین دوائیں منگوائیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹروں کو علاج کے لیے بلایا۔ ایک ماہر نفسیات کو جب علاج کے لیے بلایا گیا تو اس نے کہا کہ مریض کے جسم کے علاوہ اس کے خیال میں بھی فالج نفوذ کر چکا ہے' اسی لیے وہ قادیان کو یاد کر کر کے روتا ہے۔ اس کے خیالات کو ہٹانے کے لیے ڈاکٹر نے نسخہ تجویز کیا کہ مریض ایک گیند لے کر اسے دیوار پر مارے' پھر پکڑے' پھر مارے اور دن میں کئی مرتبہ یہ مشق کرے۔ اس سے اس کے خیالات کا رخ بدل جائے گا۔ لیکن جب ڈاکٹر کو یہ بتایا گیا کہ مریض چلنے پھرنے کے قابل نہیں تو پھر ڈاکٹر نے اس کے متبادل یہ علاج بتایا کہ مریض ربڑ کا گیند اپنے پاؤں کی محراب کے نیچے رکھ کر اسے دن میں کئی مرتبہ گھمائے۔ لیکن مریض یہ مشق کرنے کے قابل بھی نہیں تھا' لہٰذا ڈاکٹر مذکورہ کا علاج چھوڑ دیا گیا۔

خدائی پکڑ

گستاخ رسول مرزا بشیرالدین کے علاج کے لیے بیرون ملک سے ایک بہت بڑے ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے مرزا بشیرالدین کا تفصیلی معائنہ کیا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ:

"میں بیماری کا تو علاج کر سکتا ہوں' لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا۔"

عبرتناک انجام

انہی لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے ہاتھوں سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بشیرالدین جہنم واصل ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ آخری وقت میں کتے کی طرح بھونکنے لگا تھا۔ وہ شام کے سات بجے مردار ہوا۔ لیکن اس کی موت کا اعلان رات کے دو بجے کیا گیا۔ موت کا اعلان سات گھنٹے بعد کیوں کیا گیا؟ سات گھنٹے تک یہ خبر قصر خلافت سے باہر کیوں نہ آئی۔ وجہ یہ تھی کہ بشیرالدین کئی مہینوں سے نہایا نہیں تھا۔ ناخن' داڑھی اور سر کے بال کٹوائے

Marfat.com

نہیں تھے۔ جسم پر غلاظت کی پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ قادیانی جب اسے ان امور کے بارے میں کہتے تو وہ انہیں ننگی گالیاں دیتا۔ مرنے کے بعد رگڑ رگڑ کر بشیرالدین کے جسم کو دھویا گیا۔ ناخن کاٹے گئے' سر اور داڑھی کے بالوں کو کاٹ کر آراستہ کیا گیا۔ جسم کی بدبو ختم کرنے کے لیے بہترین خوشبوئیات چھڑکی گئیں۔ چہرے پر پوڈر لگایا گیا۔ ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سرخی سجائی گئی۔ اس کے علاوہ منہ پر چمک پیدا کرنے والے کیمیکلز لگائے گئے اور اس کی چارپائی باہر دالان میں رکھ دی گئی۔ مرکری کا ایک بلب اس کے سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی طرف روشن کر دیا گیا۔ جب مرکری کے بلب کی چمکتی شعائیں اس کے چمکیلے کیمیکلز لگے منہ پر پڑتیں تو اس کا بدبودار منہ چمکتا اور قادیانی شکاری سادہ لوح قادیانیوں سے کہتے کہ دیکھو جی! حضرت صاحب کو کیسا روپ چڑھا ہے۔"

مرزائیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین کا انجام

سب سے پہلے جس خبیث الفطرت انسان نے مرزا قادیانی کی نبوت کو تسلیم کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی' وہ حکیم نورالدین تھا۔ قادیانی جماعت میں مرزا قادیانی کے بعد اس کا مقام ہے۔ مرزا قادیانی کی موت کے بعد وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پہلا خلیفہ کہلایا۔ قادیانی اسے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) ساری زندگی سائے کی طرح مرزا قادیانی کے ساتھ رہا اور بناسپتی نبوت کی منصوبہ سازی میں پیش پیش رہا۔ ایک دن گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ گھوڑے نے پیٹھ سے زمین پر پٹخا' جس سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ زخم ٹھیک نہ ہوا۔ بگڑ کر گنگرین ہو گئی۔ اس حالت میں اس کی بیوی کسی کے ساتھ فرار ہو گئی۔ جوان بیٹے کو بشیرالدین نے قتل کرا دیا اور اسی قاتل نے خلافت حاصل کرنے کے لیے اسی کی بیٹی سے شادی رچائی۔ مرزا بشیرالدین نے باقی بیٹوں کو دھکے دے کر جماعت سے نکال دیا۔ آخری وقت میں زبان بند ہو گئی اور چہرہ مسخ ہو گیا۔ اسی حالت میں ختم نبوت کا غدار اس جہان فانی سے اپنی بقایا سزا پانے کے لیے دار باقی میں پہنچ گیا۔

Marfat.com

مرزا قادیانی کی عبادت خانے کے امام عبدالکریم قادیانی کا انجام

جسم کا موٹا' قد کا چھوٹا' نیت کا کھوٹا' مرزا قادیانی کے استنجے کا لوٹا' ایک آنکھ نہیں تھی' ایک کان نہیں تھا' ایک بازو نہیں تھا۔ بے ڈھبے چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ سر کے ایک طرف کچھ بال کچھ یوں اڑے ہوئے تھے' جسے جل گئے ہوں' ایک پاؤں کی ہڈی تھوڑی سی ٹیڑھی' نیم دار آنکھیں' جنہیں دیکھ کر پتہ بھی نہیں چلتا تھا کہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے۔ پیٹ اس انداز سے پھولا ہوا' جیسے بکرے کو اپھارا ہو جائے۔ اگر یہ نقوش اور خدوخال کسی مصور کو دے دیے جائیں تو جو لاجواب تصویر بنے گی' وہ عبدالکریم ہو گا۔ مرزا قادیانی کے عبادت خانے کا امام تھا۔ اس کی شکل اور وجود کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی کے جسم سے نکلنے والی لعنتی شعاعوں کو سب سے زیادہ اس نے اپنے وجود میں جذب کیا ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ حکیم نورالدین مرتد کی ارتدادی تبلیغ سے مرتد ہوا اور حکیم نورالدین مرتد اس کے ایمان کا قاتل ٹھہرا۔ بڑا جوشیلا مقرر تھا۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو منہ سے جھاگ اور تھوک کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ جس سے قریبی سامعین خوب مستفید ہوتے۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو اپنے "باقی ماندہ" اعضاء کو یوں حرکت دیتا کہ ابھی اڑ کر سامنے والی دیوار پر جا بیٹھے گا۔ مرزا قادیانی پہ یوں فدا تھا' جیسے شیطان مرزے پہ فدا تھا۔ اپنے نام نہاد جمعہ کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول کہتا اور دجل و فریب کاری اور زہریلی زبان سے قرآن و حدیث سے اس کی نبوت ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتا۔ ایک دن عبدالکریم کے جسم پر ایک پھوڑا نمودار ہوا۔ بڑا علاج کرایا' لیکن پھوڑا مرزا قادیانی کی زبان کی طرح بڑھتا ہی چلا گیا اور آخر اس کا پورا وجود پھوڑا بن گیا۔ ڈاکٹروں نے چیر پھاڑ کر کے بدن کاٹ کاٹ کے رکھ دیا۔ مرتد عبدالکریم اور مرزا قادیانی ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ اوپر کی منزل پر مرتد عبدالکریم اور نیچے کی منزل میں مرزا قادیانی۔ درد کی شدت سے مرتد عبدالکریم ذبح ہوتے بکرے کی طرح چیخیں مارتا' جس سے سارا مکان ہل جاتا۔ اس کا کٹا پھٹا اور چیر پھاڑا وجود تڑپ تڑپ کا چارپائی سے نیچے گرتا' جسے پھر چارپائی پر رکھ دیا جاتا۔ وہ چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کو ملنے کے لیے آوازیں دیتا۔ لوگ

Marfat.com

مرزا قادیانی سے کہتے کہ تم اس سے مل لو' وہ تمہاری یاد میں روتا ہے۔ مکار مرزا جواب دیتا کہ مجھے اس کی تکلیف کا انتہائی دکھ ہے اور میرا دل اسے ملنے کے لیے تڑپتا ہے۔ لیکن میں اسے نہیں مل سکتا کیونکہ میں کمزور دل کا آدمی ہوں اور مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جائے گی۔ درحقیقت مرزا اس سے ملنے صرف اس لیے نہیں جاتا تھا کہ کہیں اس کے قریب جانے سے یہ مہلک بیماری اسے بھی نہ لگ جائے۔ جب مرتد عبدالکریم کی چیخوں کی صدائیں زیادہ ہولناک ہوئیں تو مرزا قادیانی نے اپنا رہائشی کمرہ بدل کر اس کمرے میں رہائش اختیار کرلی' جہاں چیخوں کی آواز کم آتی تھیں۔ مرتد عبدالکریم مرزا قادیانی کو ملاقات کے لیے پکارتا رہا' لیکن مرزا قادیانی اس سے ملنے نہ آیا۔ آخری یہی حسرت دل میں لیے وہ تڑپتا تڑپتا جہنم واصل ہوگیا۔ مرزا قادیانی مرے ہوئے عبدالکریم کا چہرہ بھی ڈر کے مارے دیکھنے نہ گیا۔ مرتد عبدالکریم کا جنازہ میدان میں پڑا ہے۔ مرزا قادیانی وہاں آتا ہے۔ مرزے کا ایک مرید کفن سے عبدالکریم کا منہ نکال کر مرزے کو کہتا ہے کہ حضرت صاحب چہرہ دیکھ لیں۔ عیار مرزا قادیانی رونی صورت بنا کر کہتا ہے کہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ آخر جھوٹے نبی کا جھوٹا صحابی' جھوٹی مسجد کا جھوٹا امام' جھوٹے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ مرتد عبدالکریم وہ پہلا مردود تھا جو سب سے پہلے قادیانی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ یعنی بہشتی مقبرہ کا "بہترین افتتاح" اس "بہترین" مردہ سے کیا گیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا کشف

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے ایک دفعہ مراقبہ کیا اور مرزا قادیانی کو قبر میں باؤلے کتے کی شکل میں دیکھا کہ اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے اور وہ انتہائی خوفناک آوازیں نکال رہا ہے۔ بڑی پھرتی سے گھوم گھوم کر منہ سے دم پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غصہ میں آکر کبھی اپنی ٹانگوں کو کاٹتا ہے اور کبھی سر زمین پر پٹختا ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس لعین کے عذاب میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین)

Marfat.com

سائیں توکل شاہ سے درخواست دعا

مولوی محبوب عالم صحیفہ محبوب میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواجہ توکل شاہ انبالوی سے عرض کیا کہ میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں' آپ کے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟ ان دنوں مرزا صاحب کا دعوئ مجددیت و مہدویت سے متجاوز نہ ہوا تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ گویا کوتوال کی حیثیت سے شہر لاہور کا گشت کر رہا ہوں۔ ایک مقام پر مرزا غلام احمد کو دیکھا کہ کانٹوں اور گندگی میں پڑا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ کو جنبش دی اور ڈانٹ کر کہا۔ تیرے پاس مجددیت اور مہدویت کا کیا ثبوت ہے؟ وہ سخت اداس اور غمزدہ دکھائی دیتا تھا۔ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوئی عمل کیا تھا' مگر پھر کسی بدپرہیزی کے باعث اس عمل سے گر گیا۔ مولوی محبوب عالم لکھتے ہیں کہ یہ تو میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ اس کے اکثر خطوط خواجہ توکل شاہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے' جن کا یہ مضمون ہوتا تھا کہ "حضور میرے حق میں دعا فرمائیں۔" خط کے سنتے ہی خواجہ صاحب نے چہرہ پر غصہ کے مارے شکن پڑ جاتے تھے' مگر ضبط کر کے خاموش ہو جاتے تھے۔

مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا

مجوکہ ضلع خوشاب کے جناب ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہمارے گھر کے قریب ہی ایک قادیانی مبلغ غلام رسول رہتا تھا۔ ایک دن اس نے مجھے قادیانیت کی دعوت دی اور پڑھنے کے لیے قادیانی لٹریچر بھی دیا۔ میری عمر بھی پختہ نہ تھی اور مذہبی تعلیم بھی واجبی سی تھی۔ اس کی دجالی گفتگو سننے اور گمراہ کن لٹریچر پڑھنے کے بعد شیطان نے میرے دل میں وسوسہ پیدا کر دیا کہ کہیں قادیانی جماعت سچی ہی نہ ہو۔ عشاء کی نماز پڑھ کر بستر پر لیٹے یہی سوچتے سوچتے سو گیا۔ رات میں نے خواب میں مرزا قادیانی کو انتہائی غلیظ اور کریہہ الصورت چوہڑے کی شکل میں دیکھا۔ صبح بیدار ہوا تو زبان پر استغفار کے جملے جاری تھے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور قادیانی مبلغ کے گھر جا کر اس کا لٹریچر اس کے منہ پر دے مارا۔

Marfat.com

مرزے کی قبر

جناب سراج الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں مرزائی تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں قادیان میں مرزا قادیانی کی قبر پر کھڑا ہوں۔ اچانک مجھے اس کی قبر پر ایک تختی نظر آئی جس پر لکھا تھا۔ فی نار جھنم خالدین ابدا ابس یہ تحریر پڑھ کر کانپ اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی مرزا کی قبر پر چغد اور گدھ کی شکل میں جانور نظر آئے۔ میں بیدار ہوا اور سجدہ میں گر گیا کہ قدرت حق نے میری دستگیری فرمائی اور مسلمان ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی قبر پر کتے کا پیشاب

جناب عبدالسلام دہلوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مرزائی بنانے کے لیے قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا' لیکن میں ان کے قابو میں نہ آیا۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دماغ میں سوال اٹھا کہ مجھے قادیان جانا چاہیے۔ میں نے فوراً قادیان کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن قادیان جا پہنچا۔ قادیان میں قادیانی مجھے بڑے تپاک سے ملے۔ مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا اور خوب خاطر مدارت کی گئی۔ مرزا بشیر الدین سے میری ملاقات بھی کرائی گئی۔ سوال و جواب کی نشست بھی جمتی رہی' لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوا۔ ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں سیر کے لیے نکلا۔ اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے ان کا بہشتی مقبرہ ضرور دیکھنا چاہیے۔ میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا بہشتی مقبرہ میں جا پہنچا۔ بہشتی مقبرہ میں داخل ہوتے ہی میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں چار پانچ کتے آپس میں کھیل رہے تھے اور ان میں سے ایک کتا ایک قبر پر پیشاب کر رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر جب اس قبر کے کتبے کو پڑھا' تو وہ مرزا قادیانی کی قبر تھی۔ میرا دل بول اٹھا کہ یہ قبر کسی مہدی' مسیح یا نبی کی نہیں ہو سکتی۔ میں استغفار پڑھتا' ڈرتا ڈرتا واپس آ گیا۔ رات قادیان میں ہی گزاری' جو آنکھوں میں بسر کی اور صبح ہوتے ہی اس منحوس بستی سے کوچ کر گیا۔

مرقد کی وحشت بتا رہی ہے
مدفن ہے یہ کسی گستاخ رسول کا

Marfat.com

مرزا قادیانی کو آتش جہنم میں دیکھا

جناب جاوید اختر رضوی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں بھوتہ ضلع گجرات میں ایک قادیانی خاندان رہتا ہے۔ اس خاندان کا ایک جوان' جو آنکھوں سے نابینا ہے اور گاؤں والے نابینا ہونے کی وجہ سے اسے حافظ کے نام سے پکارتے ہیں' ایک رات اس نابینا نوجوان کو خواب آیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کا دادا آتش جہنم میں بری طرح جل بھن رہا ہے اور بری طرح چلا رہا ہے اور اپنے نابینا پوتے کو کہہ رہا ہے کہ میرے بیٹے یعنی اپنے باپ سے کہو کہ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلو ورنہ تمہارا انجام بھی مجھ سا ہو گا۔ اس نے یہ خواب اپنے والد صاحب کو سنایا۔ اسے یہ خواب مسلسل تین دن تک آتا رہا اور وہ اپنے باپ کو سناتا رہا۔ لیکن باپ کسی معبر سے تعبیریں پوچھنے کی باتیں کرتا رہا۔ آخر وہ نابینا نوجوان قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گیا ہے اور اب اللہ کے فضل سے اس نے قرآن پاک بھی حفظ کر لیا ہے۔ پہلے جس نوجوان کو لوگ نابینا ہونے کی وجہ سے حافظ کہتے تھے۔ اب اسے قرآن پاک کا حافظ ہونے کی وجہ سے حافظ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ (آمین)

قادیانیت سے توبہ

ایک شخص جیون خان ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع سیالکوٹ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں شومئی قسمت سے قادیانی ہو گیا۔ ایک رات خواب دیکھا کہ ایک کارواں حج کے لیے مکہ مکرمہ جا رہا ہے۔ میں بھی کارواں میں شامل ہو گیا۔ کارواں بخیریت مکہ مکرمہ پہنچا اور ہم حرم کعبہ میں پہنچ گئے۔ اذان ہوئی' ہم سب وضو کر کے نماز کے لیے کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اچانک ایک قوی ہیکل انسان نمودار ہوا اور اس نے بڑی قوت سے مجھے گردن سے آدبوچا اور میرا منہ موڑ کر دوسری طرف کر دیا۔ بے تحاشا مارنا شروع کیا۔ چہرہ لہولہان کر دیا۔ دائیں بائیں پسلیاں توڑ دیں۔ میں نے مار کھاتے کھاتے پوچھا کہ یہ مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے؟ اس نے نہایت گرجدار آواز میں جواب دیا کہ تم مرزائی ہو' تمہارا کعبہ سے کیا تعلق؟ تم مرزے کے گھر کی طرف منہ کرو'

Marfat.com

تمہارا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جیون خان نے خواب میں ہی زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ پورے محلے کے لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے۔ مجھے سہارا دیا اور بٹھایا۔ میں سخت خوف کی حالت میں تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا 'کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ پہلے میرے جسم کو دباؤ' میرا جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے۔ لوگوں نے میرے سارے جسم کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دبانا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد اوسان بحال ہوئے تو میں نے سب کو واقعہ سنایا اور فوری طور پر قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گیا۔

قبر میں زلزلہ

بھارت کے صوبہ بہار کے حکیم محمد حسین نے خواب دیکھا کہ مرزا قادیانی کی قبر میں تدفین ہو گئی ہے۔ لوگ مٹی ڈال کر گھروں کو چل رہے ہیں۔ قبر میں سخت اندھیرا اور خوف ہے۔ اللہ کے فرشتے سوال و جواب کے لیے آ پہنچے ہیں۔ مرزا قادیانی سخت گھبرایا ہوا ہے اور تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اللہ کے فرشتے اس سے سوال کر رہے ہیں اور جواب میں وہ اول فول بک رہا ہے۔ قبر میں قریب ہی شیطان کھڑا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو کہہ رہا ہے کہ اے مرزا قادیانی! تو میرا بہترین ساتھی تھا۔ تو نے میرے مشن کے لیے بہت کام کیا۔ شب و روز محنت کر کے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مجھے تیری موت کا بہت دکھ ہوا لیکن آج اس مشکل میں میں تیرے کسی کام نہیں آ سکتا۔ یہ عذاب تو اب تجھے سہنا ہی پڑے گا۔ یہ کہا اور شیطان غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مرزا قادیانی سخت ترین عذاب میں مبتلا ہو گیا اور اس کی چیخوں سے قبر میں ایک زلزلہ بپا ہو گیا۔

آتش فشاں ہے زمین ایسی جگہوں سے کہ جہاں
لقمہ خاک ہوئے زہر اگلنے والے!

سر ظفر اللہ کا ہولناک انجام

فتنہ قادیانیت کا پوپ سر ظفر اللہ بستر مرگ پر بے ہوش پڑا ہے----- کبھی کبھی معمولی سی آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کو ہلکی سی نظر سے دیکھ لیتا ہے---- کھانے

Marfat.com

پینے سے عاجز ہے----- غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے گلوکوز کی بوتلیں چڑھا رکھی ہیں------ لیکن گلوکوز کا پانی پیلے رنگ کا محلول بن کر منہ کے راستے باہر نکل جاتا ہے۔ اور اس پیلے رنگ کے محلول سے پاخانے جیسی بدبو اٹھ رہی ہے----- ڈاکٹر ٹشو پیپر سے بار بار اس غلاظت کو صاف کر رہے ہیں لیکن غلاظت رکنے کا نام نہیں لیتی----- سر ظفر اللہ بستر پر پیشاب کر رہا ہے----- کمرے میں اس شدت کی بدبو ہے کہ ٹھہرنا مشکل ہے----- بدبو اور دیگر حفاظتی تدابیر کو مد نظر رکھتے ہوئے قادیانی ڈاکٹروں نے اپنے منہ پر ماسک چڑھا رکھے ہیں------ عام ملاقات پر سخت پابندی ہے کیونکہ سر ظفر اللہ کا یہ ہولناک انجام دیکھ کر کوئی بھی قادیانی' قادیانیت سے تائب ہو سکتا ہے----- اسی حالت میں ظفر اللہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے----- لیکن مرنے کے بعد بھی اس کے منہ سے غلاظت جاری رہتی ہے----- جس سے بچنے کے لیے ڈاکٹر اس کا منہ کھول کر گلے میں روئی کا گولہ ٹھونس دیتے ہیں----- لیکن خدائی عذاب اس گولے سے کہاں رکتا ہے!!!

قبر سانپوں سے بھر گئی

محمد رمضان صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں اور آج کل سیالکوٹ میں قیام پذیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیالکوٹ میں ایک بڑا گستاخ قادیانی رہتا تھا۔ قدرت نے دولت بھی خوب دے رکھی تھی' جس نے اسی انتہائی متکبر بنا رکھا تھا۔ میں اکثر قبروں کی کھدائی کا کام کرتا تھا۔ ایک دن کچھ قادیانی میرے پاس آئے اور مجھے قبر کھودنے کو کہا اور بتایا کہ فلاں قادیانی مر گیا ہے۔ میں نے اس قادیانی کی قبر کھودی۔ لیکن جب اس گستاخ رسول کو دفنانے لگے تو مجھ سمیت جنازے میں شامل تمام مرزائیوں نے یہ منظر دیکھا کہ اس کی قبر آہستہ آہستہ سانپوں سے بھرنے لگی اور تھوڑی دیر میں سانپ ہی سانپ ہو گئے۔ قادیانیوں نے مجھے دوسری جگہ قبر کھودنے کے لیے کہا۔ میں نے جب دوسری جگہ قبر کھودی تو قبر سے ڈراؤنی آوازیں آنے لگیں اور آگ کی چنگاریاں جلنے لگیں۔ سب لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ آخر اس مردود کو اسی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

Marfat.com

قادیانیوں کی زندگانی بھی ہے کتنی خراب
دنیا میں پھٹکار' آخرت میں عذاب

قادیانی کی قبر پر آگ کے گولے

روڈہ ضلع خوشاب میں ایک انتہائی گستاخ قادیانی حاجی ولد مونداررہتاتھا۔وہ انتہائی فحش گالیاں بکتا۔ گلی کوچوں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتا۔اس کی ناپاک زندگی کی صبحیں اور شامیں اسی غلاظت سے اٹی پڑی تھیں۔یہ اس وقت کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی آئینی طور پر کافر قرار نہیں دیا گیا تھا اور قادیانی حج پر جاسکتے تھے۔ یہ رذیل بھی مسلمانوں کے ساتھ مکہ مکرمہ چلاگیا۔ وہ وہاں بھی اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر اڑاتا۔ جگہ جگہ پر کھسیانی ہنسی ہنستا۔ قہقہے لگاتا اور بکواس کرتا کہ میں تو یہاں صرف سیر کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ اب حج تو صرف ربوہ میں ہوتا ہے۔یہ گستاخ رسول جب مراتو اسے قادیانیوں کے الگ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ سورج غروب ہونے کے بعد جلد ہی رات کا اندھیرا پہلے کی نسبت قدرے گہرا ہونا شروع ہوگیا۔ رات کو اردگرد کی آبادیوں نے یہ خوفناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ چشم دید گواہ آج بھی اس واقعہ کے شاہد ہیں کہ آگ کا ایک بہت بڑا سرخ گولہ عین اس کی قبر کے اوپر آکر گرا اور غائب ہوگیا۔ پھر پے در پے گولے برسنے لگے۔ تو رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اپنی آنکھوں سے اس قادیانی مردود کی قبر پر آگ برستے دیکھ کر بھی قادیانیوں کو کوئی عبرت نہ ہوئی' شاید ان کے دلوں پر تالے پڑے ہیں۔

جنازہ اور مکھیاں

میرے ایک دوست محمد صفدر کے ایک تایا ایک قادیانی مربی کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے قادیانیت کی طرف مائل ہونا شروع ہوگئے۔ قادیانی کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ ایک رات وہ مرزا قادیانی کی ایک کتاب پڑھتے پڑھتے سوگئے۔ اسی رات انہیں خواب آیا کہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے اور وہ ایک سنسان جنگل میں کھڑے ہیں کہ اچانک

Marfat.com

انہوں نے دیکھا کہ ان کے بالکل قریب سے ایک جنازہ گزر رہا ہے۔ جنازے کے ساتھ صرف چار آدمی ہیں، جنہوں نے چارپائی کے ایک ایک پائے کو اٹھا رکھا ہے۔ چاروں آدمیوں نے چہروں پر نقاب اوڑھے ہوئے ہیں۔ میت پر کوئی چادر نہیں۔ لاکھوں مکھیاں میت پر بھنبھنا رہی ہیں۔ میت سے انتہائی غلیظ مادہ ٹپک رہا ہے، جس سے ناقابل برداشت بو اٹھ رہی ہے۔ انہوں نے بڑی ہمت سے جنازہ اٹھائے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ جارہا ہے؟ اس شخص نے بڑے درشت لہجے میں جواب دیا کہ یہ مرزا قادیانی کا جنازہ ہے۔ صفدر بھٹی صاحب کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی تایا جی زار و قطار رونے لگے۔ سارے گھر والے یکدم اکٹھے ہوگئے۔ تایا جی کو سنبھالا اور ماجرا پوچھا۔ انہوں نے کانپتے کانپتے سارا خواب سنا دیا۔ پھر تایا جی نے سارے اہل خانہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم سب گواہ رہنا کہ میں تائب ہو گیا ہوں اور مرزا قادیانی دجال پر کروڑوں لعنتیں بھیجتا ہوں۔

قبر پھٹ گئی

ڈیرہ غازی خان کے قصبہ الہ آباد میں ایک منہ پھٹ اور انتہائی بدزبان قادیانی ماسٹر رہتا تھا۔ اس شاطر کو جہاں موقعہ ملتا، وہ قادیانیت کی تبلیغ کرتا اور ختم نبوت کے بارے میں بک بک کرتا۔ ایک دن وہ اسی طرح بک بک کرتا مر گیا۔ قادیانیوں نے اسے مسلمانوں کے مقامی قبرستان میں دفن کرنے کا خفیہ پروگرام بنایا۔ لیکن کسی ذریعہ سے یہ خبر مسلمانوں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس ملعون کی تدفین نہ ہونے کا بندوبست کر لیا اور علاقہ کی پولیس کو بھی اطلاع کر دی۔ قادیانی خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے مجبوراً اس کو اس کی اپنی زمین پر دفن کر دیا۔ تدفین کے بعد قبر میں زبردست آگ لگ گئی اور یہ کیفیت تین دن تک مقامی لوگ دیکھتے رہے۔ آخر قبر پھٹ گئی اور وہاں ایک بڑا گڑھا بن گیا۔ لوگ دور دور سے اس عبرت گاہ کو دیکھنے آتے۔ قادیانیوں نے اپنی بے عزتی ہوتے دیکھ کر پتھروں سے اس گڑھے کو بھروا دیا اور اس کے اوپر قبر کا پختہ چبوترا قائم کر دیا، لیکن بدبختوں نے اس ہولناک واقعہ سے کوئی عبرت حاصل نہ کی۔

دیکھو گے برا حال محمدؐ کے عدو کا
منہ پر ہی گرا جس نے چاند پہ تھوکا

Marfat.com

عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داستان عشق ووفا

امت مسلمہ کی ہمیشہ سے یہ پہچان رہی ہے کہ وہ اپنے نبی کی عزت وناموس پر قربان رہی ہے کیونکہ ہر ہر فرد امت کا یہ عقیدہ ہے کہ:

آنکھوں میں نور دل میں بصیرت ہے آپ سے
میں خود تو کچھ نہیں میری قیمت ہے آپ سے

ہماری آن بان' عزتیں عظمتیں' وقار افتخار سب کا سب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کا صدقہ ہے۔ آپ بن تو ہم بے قیمت ہو کے رہ جاتے ہیں اور امت کو اس کا بخوبی احساس ہے۔ چنانچہ امت کبھی کسی لمحے بھی اپنی یہ قیمت کھو دینے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ جہاں کہیں کسی کونے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل کوئی آواز لگانے کی ناپاک جسارت کرتا ہے' امت کو فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ یہ ہمیں بے قیمت کرنے کی سازش ہو رہی ہے اور ہماری نسبت' وابستگی' تعلق اور رشتے کو توڑنے اور کسی اور سے جوڑنے کی بات ہو رہی ہے۔ چنانچہ امت کا ہر ہر مرد و زن اور پیر و جواں میدان عمل میں نکل کر یہ پکار اٹھتا ہے:

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ہاشمی کوئی نبی نہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک دور سے لے کر آج تک ملت محمدی کا یہی چلن رہا ہے۔ برصغیر میں بھی قادیان کی صدائے خبیث سے لے کر آج تک امت مرزا قادیانی اور اس کی ذریت سے برسرپیکار ہے اور جب بھی تقاضائے محبت بڑھتا ہے تو امت جان و دل ہتھیلی پر سجا کر سربازار آجاتی ہے اور پھر عشق و محبت اور ایثار و وفا کی وہ داستانیں رقم ہوتی ہیں کہ مورخ کو دامن تاریخ میں اس کی نظیر ڈھونڈنی مشکل ہو جاتی ہے۔ سرزمین وطن پہ بالعموم اور خاک لاہور پہ بالخصوص ایسی بہت سی یادوں اور داستانوں کے انمٹ نقوش ثبت

Marfat.com

ہیں۔ ان یادوں کے پس منظر میں آپ کو اکابر بھی نظر آئیں گے اور اصاغر بھی، عوام بھی اور خواص بھی، بلکہ بعض اوقات تو اصاغر اور عوام اس میدان میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ علامہ اقبال مرحوم سی شخصیت کو یہ کہنا پڑا۔ "اسی تاں گلاں ای کردے رہ گئے، ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا"

آپ کی حرارت ایمانی کو بڑھانے کے لیے چند ایسی ہی یادیں پیش خدمت ہیں:

غیرت اقبال

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

"حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ کی زبردست کوششوں سے مرزائیوں کے دونوں گروہوں، قادیانیوں اور لاہوریوں کو انجمن حمایت اسلام سے نکال دیا گیا اور یہ قانون بنایا گیا کہ کوئی قادیانی یا لاہوری انجمن کا رکن نہیں بن سکتا۔ ایک دن انجمن کا اجلاس عام ہو رہا تھا۔ عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ ساتھ میاں امیرالدین بیٹھے تھے۔ اچانک علامہ کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے لاہوری مرزائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ پر پڑی۔ علامہ چونک اٹھے۔ شدید غصہ کی حالت میں کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور گرجدار آواز میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے:

"اگر مجھے صدر رکھنا ہے تو اس شخص کو فوراً یہاں سے نکال دو۔ میری غیرت یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ میرے آقا کی ختم نبوت کا یہ دشمن بھی اجلاس میں بیٹھا رہے اور میں بھی موجود رہوں۔"

علامہ کا یہ فرمانا تھا کہ اجلاس میں ہلچل مچ گئی۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ علامہ کے اس سخت احتساب سے بدحواس ہو گیا۔ اور انتہائی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چنانچہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کو بیک بنی دو گوش اجلاس سے نکال دیا گیا۔ شاہین ختم نبوت علامہ اقبالؒ کے اس ایمانی احتساب کا مرزائی مردود پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بدحواس ہو کر بہکی

Marfat.com

بہکی باتیں کرنے لگا اور اسی حالت میں چند روز میں جہنم واصل ہو گیا۔

صاحبزادہ محمد اللہ شاہ استاد مظاہر العلوم سہارنپور بیان کرتے ہیں کہ سید آغا صدر چیف جسٹس ہائیکورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت علامہ اقبالؒ بھی مدعو تھے۔ اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ حکیم نورالدین بھی بلادعوت آٹپکا۔ جب عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرہ پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور ماتھے پر شکن چڑھ گئے۔ فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا۔ آغا صاحب آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت ماب ﷺ کو بھی مدعو کیا ہے اور مجھے بھی! اور کہا "میں جاتا ہوں" میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ حکیم نورالدین چور کی طرح فوراً حالات کو بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔ اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبالؒ سے معذرت کی اور کہا کہ میں نے اسے کب بلایا تھا' یہ تو خود ہی گھس آیا تھا۔

سرور کائنات ﷺ کا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو حکم

"حجاز کے مبارک سفر مکہ معظمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے۔ جب ان کو میری آزاد اور بیباک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اصرار اور تاکید سے حکم دیا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے' لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ' اگر بالفرض تم خاموش بھی رہو گے تو یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا۔ چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں اور آنحضرت ﷺ نے بھی خواب میں مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش ہے"۔ (ملفوظات طیبہ '۱۲۶' ۱۲۷)

باطل کو چیلنج

"حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا" حسب

Marfat.com

وعدہ شاہی مسجد میں آؤ' ہم دونوں اس کے مینار سے پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں' جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا' جو کاذب ہو گا' مر جائے گا۔ مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی گویا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے"۔(تحریک ختم نبوت' ص ۵۲)

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ کے جذبے کو سلام

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ نے محاذ ختم نبوت پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ذات قادیانیوں کی شہ رگ پر نشتر تھی۔ جب مرزا قادیانی کا نام نہاد خلیفہ نور الدین نارووال ضلع سیالکوٹ میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ آپ اس وقت صاحب فراش تھے۔ چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا۔ لیکن عاشق رسول ﷺ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ نور الدین دندناتا پھرے اور میں یہاں لیٹا رہوں۔ فوراً حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھا کر نارووال لے چلو' آپ نے وہاں پہنچ کر نور الدین اور اس کے باطل مذہب کی ایسی مرمت کی کہ نور الدین وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

مرزا قادیانی عمر بھر پیشین گوئیاں کرتا رہا مگر ایک نہ پوری ہو سکی۔ مگر حضرت شاہ صاحبؒ نے مرزے کی موت کے بارے میں جو پیشین گوئی فرمائی' وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور مرزا اسی وقت ذلت و نامرادی کے ساتھ سوئے جہنم روانہ ہو گیا۔

پٹائی

نارووال میں ختم نبوت کا جلسہ ہو رہا تھا۔ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہؒ جلسہ سے خطاب فرما رہے تھے۔ حاضرین گوش بر آواز بیٹھے تھے کہ نارووال کا ایک منہ پھٹ قادیانی جلسہ کے ایک کونے سے کھڑا ہو کر بک بک کرنے لگا۔ لوگوں نے اسے وہیں دبوچ لیا اور پیٹنا شروع کر دیا۔ حضرت امیر ملتؒ سٹیج سے نیچے اترے اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس مردود کی پٹائی کی۔

خواجہ قمرالدین سیالوی کی للکار

"تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں برکت علی اسلامیہ ہال میں بلائے گئے۔ تمام مکاتب

Marfat.com

فکر کے کنونشن میں پیکر جرات و عزیمت قمرالملت خواجہ قمرالدین سیالوی نے انتہائی جذباتی انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا "قادیانیوں کا مسئلہ باتوں سے حل نہیں ہوگا' آپ مجھے حکم دیں' میں قادیانیوں سے نپٹ لوں گا اور چند روز میں ربوہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں گا۔" (تعارف علماء اہلسنت از مولانا محمد صدیق ہزاروی)

مولانا خلیل احمد قادری' مہمان رسولؐ ----- دعوت خدا

مولانا خلیل احمد قادری مجاہد اسلام مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے جو مجاہدانہ کردار ادا کیا' اس سے مجاہدین جنگ یمامہ کی یاد تازہ ہوگئی۔ وفائے محبوبؐ کے جرم میں آپ کو سزائے موت سنائی گئی۔ جب یہ خبر آپ کے والد گرامی تک پہنچی تو کراچی جیل میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر علماء کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے تو بہادر بیٹے کے بہادر باپ نے فوراً سجدہ میں سر رکھ دیا اور فرمایا "میرے اللہ! ناموس رسالتؐ پر ایک خلیل تو کیا میرے ہزاروں فرزند بھی ہوں تو اسوہ شبیری پر عمل کرتے ہوئے سب کو قربان کر دوں۔"

مولانا خلیل احمد قادری فرماتے ہیں کہ دوران قید اندھیری کوٹھری میں میرے سامنے زہریلا سانپ چھوڑا گیا۔ نماز پڑھنے سے روکا گیا' سارا سارا دن کھڑا رکھا گیا۔ کئی کئی دن کھانا نہ دیا گیا۔ دوران تفتیش گالیوں سے نوازا گیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے میرے سینے میں درد اٹھتا۔ اسی لمحہ میں خیال آیا کہ یہاں بھوکا مر رہا ہوں' گھر میں ہوتا تو اپنی پسند کے کھانے کھاتا لیکن دوسرے ہی لمحے ضمیر نے ملامت کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ میں نے سربسجود ہو کر توبہ کی لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ اندھیرے میں ایک ہاتھ آگے بڑھا اور آواز آئی۔ "شاہ جی یہ لے لو۔" ایک لفافہ مجھے دیا گیا۔ جس میں کچھ پھل اور مٹھائی تھی۔ میں حیران رہ گیا کہ اتنے سخت پہروں کے باوجود یہ سب کچھ مجھ تک کیسے پہنچ گیا۔ لیکن میرے دل کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ غیبی دعوت جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ملی ہے۔ وہ پھل اور مٹھائی تین روز تک میں

Marfat.com

استعمال کرتا رہا۔"

مولانا ابوالحسنات قادری ---- صبر و استقامت اور عیش و وفا کا پہاڑ

"حضرت مولانا ابوالحسنات پہلی بار جیل گئے تھے۔ ہمارے لیے تو جیل نئی بات نہ تھی مگر حضرت مولانا ایسے نازک اور نفیس مزاج بزرگ جسے لوگ دیکھنے کو ترستے ہوں، جن کے معتقدین کا ان کی دکان پر تانتا بندھا رہے، جدھر آنکھ اٹھے لوگ عقیدت سے جھک جائیں۔ پہلی بار پکڑے گئے تھے اور سنگ آمد و سخت آمد کے مصداق قید بھی ایسی جس کی معیاد کی کچھ خبر نہیں۔ اس پر ستم یہ کہ مولانا ابوالحسنات کا ایک ہی بیٹا جسے والدہ کی محبت بھری گود بھی بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئی تھی جسے حضرت مولانا نے بڑے لاڈ اور پیار سے خود ہی پالا پوسا ہو، اس جان سے پیارے لخت جگر اور اکلوتے بیٹے کا کچھ پتہ نہیں کہ شہید ہو گیا ہے، پکڑا گیا تو کتنی قید ہوئی۔ مولانا موصوف کے علاوہ ہم سب نے سرگوشیوں سے مولانا کے صاحبزادے خلیل احمد کا تذکرہ کیا اور بار بار آپس میں باتیں کیں کہ اگر خلیل احمد لمبی قید میں چلے گئے تو مولانا کا کیا حال ہوگا؟ بے چارے پہلی بار جیل آئے۔ ان کی آزمائش بھی ایسی سخت ہوئی کہ جسے معمولی انسان برداشت نہ کر سکے۔ مگر ہم سب کو حیرت ہوئی کہ مولانا کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ مولانا نے کبھی ذکر تک نہ کیا، گھر سے کوئی اطلاع بھی نہ آئی۔ کچھ معلوم نہیں کہ خلیل پر کیا گزری، خلیل زندہ بھی ہے یا نہیں مگر مولانا ابوالحسنات نہ گھبراتے ہیں، نہ الگ بیٹھ کر آنسو بہاتے ہیں اور نہ ان کی زبان پر خلیل صاحب کا تذکرہ آتا ہے۔ ہم سب اس صورتحال کو دیکھ کر حیران تھے۔ حضرت امیر شریعت شاہ صاحب نے بارہا فرمایا ہے کہ "اگر میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آتا تو خدا جانے میرا کیا حال ہوتا مگر بھئی مولانا ابوالحسنات صاحب تو بڑی کوہ وقار شخصیت ثابت ہوئے۔ مولانا ہم میں بیٹھ کر خوش گپیاں اڑاتے یا الگ بیٹھ کر تسبیح و وظائف میں مصروف رہتے۔ اللہ جسے حوصلہ دے اور صبر عطا کرے۔ جیل خانہ فخر و غرور کا مقام نہیں، یہاں بڑے بڑوں کے پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں۔ مولانا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جس کے نام پر آج تک روٹیاں توڑتے رہے، ان کے نام کی لاج رکھنے کا وقت آیا تو اب گھبرانا کیا، نمک حرامی تو نہ ہونا چاہیے۔ اللہ اللہ کس

Marfat.com

جرات اور حوصلے کے علماء آج بھی موجود ہیں۔ ہم نے حضرت مولانا کو صبر واستقامت کا پہاڑ اور شرافت و خلق کا بہترین نمونہ پایا۔ مولانا موصوف بڑے ہی صاف دل انسان ہیں۔ قریب ہونے سے آدمی کے جوہر کھلتے ہیں ورنہ دور رہ کر اکثر دھوکہ ہوتا ہے۔ ایک روز ہم سب نے مشورہ کیا کہ ہم مولانا کو خلیل صاحب کے بارے میں صاف صاف بتادیں کہ وہ آزمائش میں مبتلا ہے' ابھی کوئی معتبر اطلاع نہیں ہے۔ خدا کرے کہ وہ زندہ ہو۔ اس طرح کی گفتگو کر کے ہم مولانا کو حوصلہ دلائیں کہ موت کا وقت تو مقرر ہے' جسے مرنا ہے' اسے کوئی روک نہیں سکتا وغیرہ وغیرہ۔ ان خیالات کو لیے ہم مولانا صاحب کی کوٹھری میں جا دھمکے اور باتوں باتوں میں لاہور کا ذکر کیا پھر خلیل صاحب کا تذکرہ آیا تو سوچی سمجھی سکیم کے مطابق ہم جب تسلی بخش الفاظ استعمال کر چکے تو مولانا نے نہایت آرام سے فرمایا کہ بھئی بات تو ٹھیک ہے' خلیل میرا اکلوتا بیٹا ہے اور مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے۔ اس لیے کہ میں ہی اس کا باپ ہوں اور میں نے ہی ماں بن کر اسے پالا ہے۔ یوں بھی اولاد سے کسے محبت نہیں ہوتی' مگر اس مقام پر صبر کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ پھر اس نیک کام میں اگر خلیل قربان بھی ہوتا ہے تو سعادت دارین ہے۔ وہ بھی تو ماؤں کے لخت جگر تھے جو سرکار مدینہ ﷺ کی آبرو میں شہید ہوئے' ان میں خلیل بھی ہے تو میرے لیے فخر کی بات ہے۔ اللہ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ مولانا کا صبر اور بے نظیر حوصلہ واستقامت دیکھ کر ہمارے حوصلے دگنے ہو گئے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس روز کے بعد ہم سب مولانا کی اور زیادہ بے حد عزت کرنے لگے۔ ہمارے دوسرے بزرگ اور رفیق تو بارہا جیل بھگتے ہوئے تھے' انہیں تو اسی قید و بند کو خندہ پیشانی سے کاٹ ہی لینا تھا۔ مگر مولانا' جن کی پہلی آزمائش تھی' اگر گھبراتے یا پریشانی کا اظہار کرتے تو یہ فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ مولانا کے دل میں دوہرا جذبہ تھا' وہ عالم دین بھی تھے اور سید زادے بھی تھے۔ آقائے نامدار نبی کریم ﷺ کے ایک مخلص عالم دین کے فرائض بھی سامنے تھے اور یہ بات بھی تھی کہ ان کے نانا ﷺ کی آبرو خطرے میں تھی۔ یہ دوہرا جذبہ کار فرما تھا کہ مولانا ابوالحسنات آخر دم تک صحیح مقام پر ڈٹے رہے اور ان کے پاؤں میں لغزش نہیں آئی۔ اللہ جسے توفیق دے"۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' ص ۲۹۳' ۲۹۵)

Marfat.com

چراغ جلنے لگے زیست کے اندھیروں میں
یہ کس کے روئے درخشاں کا ذکر آیا تھا

مولانا عبدالستار نیازی کی گرفتاری اور پھانسی کی سزا

"قصور میں آپ جن لوگوں کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے' انہوں نے غداری کرتے ہوئے ملٹری کو بتادیا۔ آپ صبح کی نماز کی تیاری کرہی رہے تھے کہ اپنے کارکن مولوی محمد بشیر مجاہد کے ہمراہ گرفتار کرلیے گئے۔

قصور سے گرفتار کرکے آپ کو لاہور شاہی قلعہ لایا گیا۔ یہاں سے بیانات لینے کے بعد ۱۶/اپریل کو آپ جیل منتقل کردیے گئے اور آپ کو چارج شیٹ دے دی گئی۔ ملٹری کورٹ میں کیس چلا' جو ۱۷/اپریل کو شروع ہوا اور مئی تک چلتا رہا۔

۷/مئی کی صبح کو سپیشل ملٹری کورٹ کا ایک آفیسر اور ایک کیپٹن آپ کو بلاکر ایک کمرے میں لے گئے جہاں قتل کے ۹(نو) اور ملزم بھی تھے مگرڈی۔ ایس پی فردوس شاہ کے قتل کا کیس ثابت نہ ہوسکا اور آپ کو بری کردیا گیا۔

دوسرا کیس بغاوت کا تھا' جس میں آپ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا جو اس طرح تھا:

You will be hanged by neck Till you are dead.

"تمہاری گردن پھندے میں اس وقت تک لٹکائی جائے گی جب تک تمہاری موت نہ واقع ہوجائے۔" آرڈر سناتے ہوئے افسر نے کہا:

افسر: Please sign it "اس پر دستخط کیجئے۔"

علامہ نیازی:

I will sign it when I will kiss the rob.

"میں جب پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اس وقت اس پر دستخط کروں گا۔"

افسر: You will have sign it

علامہ نیازی:

Marfat.com

I am already told you that I will sign it when I

kiss the rob.

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ جس وقت پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اس وقت دستخط کروں گا۔ میں جیل میں ہوں اور آپ کے پنجوں میں ہوں، مجھے لے جاؤ اور پھانسی دے دو۔"

افسر:

Mr. Niazi! our officers will enquire from us

whether

you were served with the notice in death

warrant.

"مسٹر نیازی! ہمارے آفیسر ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے نوٹس دے دیا ہے یا نہیں تو میں کیا جواب دوں گا۔" مولانا نیازی:

If you so fear from your officers well I sign it

for you.

"اگر آپ کو اپنے افسران کا اتنا ہی خوف ہے تو آپ کی خاطر میں اس پر دستخط کیے دیتا ہوں۔"

چنانچہ آپ نے بڑے اطمینان سے اس پر دستخط کر دیے۔ افسر نے آپ کی ہمت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "تم میری ہمت (Moral) کے بارے میں پوچھتے ہو، وہ تو آسمانوں سے بھی بلند ہے، تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔"

افسر کے جانے کے بعد جب آپ کمرے میں اکیلے رہ گئے تو تائید ایزدی سے آپ کو سورہ ملک کی یہ آیت یاد آگئی "خلق الموت والحیوہ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔" آپ نے اس آیت سے یہ تاثر لیا کہ موت و حیات کا خالق صرف اللہ تعالٰی ہے۔ یہ لوگ میری زندگی کا سلسلہ منقطع نہیں کر سکتے۔ اگر اس مقصد کے لیے جان بھی جائے تو اس سے بڑی زندگی کیا ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

ایک لمحہ کے لیے آپ پر خوف کا حملہ ہوا لیکن فوراً زبان پر یہ شعر آگیا۔

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگر است

آپ وجد کی حالت میں یہ شعر بار بار پڑھتے اور جھومتے۔ اسی عالم میں آپ کمرے سے باہر آگئے تو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل مہر محمد حیات نے یہ خیال کیا کہ ملٹری کورٹ نے آپ کو بری کر دیا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا "نیازی صاحب! مبارک ہو، آپ بری ہو گئے!"

آپ نے فرمایا "میں اس سے بھی آگے نکل گیا ہوں۔"

اس نے کہا "کیا مطلب۔"

آپ نے فرمایا "اب انشاء اللہ! حضور پاک ﷺ کے غلاموں اور عاشقوں کی فہرست میں میرا بھی نام ہو گا۔" وہ پھر بھی نہ سمجھا تو آپ نے فرمایا "میں کامیاب ہو گیا۔"

آپ کی سزائے موت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ ادھر جیل کے قیدی تک آپ کو دیکھ کر روتے تھے۔ جب آپ کو پھانسی کی کوٹھری میں لے جایا گیا تو آپ نے لوگوں کو اطمینان دلایا اور فرمایا کہ کتنے عاشقان رسول ؐ جام شہادت نوش کر رہے ہیں، اگر میں بھی اس نیک مقصد کے لیے جان دے دوں تو میری یہ خوش قسمتی ہو گی۔

حضرت مولانا نیازی سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھری میں رہے اور ۱۴ مئی کو آپ کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی گئی اور پھر مئی ۱۹۵۵ء کو آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔" (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ص ۵۵۰)

رہائی کے بعد پریس والوں نے ایک دفعہ آپ کی عمر پوچھی تو فرمایا:

"میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھری میں گزار دی ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی شرمندگی۔ مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے۔"

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سردار کریں گے
جب تک بھی دہن میں ہے زبان سینے میں دل ہے

Marfat.com

کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے

ہار نہیں ہتھکڑیاں لاؤ

صاجزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب دوسرے دن تقریر کے لیے سٹیج پر تشریف لائے تو ایک رضاکار نے ان کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دیا۔ صاجزادے نے ہار کو توڑا اور سٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگوں کی جانب پھینک کر فرمایا "میرے عزیز یہ وقت ہار پہننے کا نہیں۔ سرور کونین محمد مصطفیٰ ﷺ کی آبرو کو خطرہ درپیش ہو اور میں ہار پہنوں، ہتھکڑیاں اور بیڑیاں لاؤ، ہمیں پابہ زنجیر کر کے دیکھو کہ ہمارے ماتھے پر شکن بھی آتا ہے۔ بقول شاعر۔

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لیے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں
اک فقط نام محمدؐ سے محبت کی ہے
ہم نے بدلا ہے زمانے میں محبت کا مزاج
ہم نے ہر دل کو نئی راہ و نوا بخشی ہے
مرحلے بند و سلاسل کے کئی طے کر کے
چہرہ دار و رسن کو بھی ضیاء بخشی ہے

خون سے دستخط

تحریک ختم نبوت میں لاہور، لائل پور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ساہیوال، راولپنڈی، سرگودھا اور دوسرے تمام شہروں اور قصبوں کی حالت یہ تھی کہ رضاکار اپنے اپنے بھرتی کے مراکز پر آتے، جسم پر بڑی دلیری سے زخم لگاتے اور خون سے حلف نامے پر دستخط یا انگوٹھا ثبت کر دیتے تھے۔

رضاکاروں کا یہ جذبہ گفتنی نہیں، دیدنی تھا۔ بس ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے ان نوجوانوں کے سینوں میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے دل دھڑکنے لگ گئے ہیں اور یہ دنیا و مافیہا سے منہ موڑ کر خواجہ بطحاؐ کی حرمت پر قربان ہو جانا چاہتے ہیں۔ (تحریک ختم نبوت،

Marfat.com

۱۹۵۳ء، ص ۱۲۶۵)

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسولؐ ہاشمی کوئی نبی نہیں

میرا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اپنے عروج پر تھی۔ پولیس نے پورے ملک میں پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی تھی۔ اسیران محمدؐ کریم کے لیے جیلیں ناکافی ہو گئیں۔ بڑے بڑے میدانوں میں خاردار تار لگا کر عارضی جیلیں قائم کی گئیں۔ عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لوگ پروانہ وار سینے پر گولیاں کھا کر جنت کے راہی ہو رہے تھے۔ فیصل آباد میں شمع ختم نبوت کے پروانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم سے ایک مجاہد ختم نبوت بڑا جذباتی خطاب فرما رہے تھے۔ مسجد کی گیلری میں عورتیں بھی بیٹھی تھیں جو مستقبل کے مورخ کو یہ لکھوانے کے لیے آئی تھیں کہ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے پکارا گیا تو صرف مرد ہی لبیک لبیک کہتے ہوئے نہ آئے، بلکہ عورتیں بھی گھربار چھوڑ کر آ گئیں۔ مولانا کی جذباتی اور ایمان پرور تقریر کے دوران ایک عورت نے اپنا شیرخوار بچہ گیلری سے مولانا کی جھولی میں پھینک دیا اور کہا کہ مولانا میرے پاس زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ اسے میرے آقا محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آبرو پر قربان کر دیں۔ یہ کہہ کر وہ بہادر عورت الٹے پاؤں واپس چل پڑی۔ ماحول میں ایک عجب جذباتی کیفیت پیدا ہو گئی۔ سارا مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ مولانا خود بھی زار و قطار رونے لگے اور انہوں نے گلوگیر آواز میں لوگوں سے کہا، اے لوگو! اس بی بی کو جانے نہ دینا۔ اسے بلاؤ، چنانچہ اس عورت کو بلایا گیا اور مولانا نے اپنے قدموں میں بیٹھے ہوئے اپنے ننھے منے اکلوتے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ بی بی! سب سے پہلے گولی میرے سینے سے گزرے گی، پھر اس بچے کے سینے کو چیرے گی، پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے، اور جب یہ سب قربان ہو جائیں تو پھر اپنے بچے کو لے آنا اور اللہ اور اس کے پیارے رسولؐ پر قربان کر دینا، یہ کہا اور بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا۔"

Marfat.com

میں اپنے بچے کی بارات پر رسول اللہ ﷺ کو بلاؤں گی

مظفر علی شمسی صاحب روایت کرتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی برات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آ رہی تھی' سامنے سے تڑ تڑ کی آواز آئی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس کے لیے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو برات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا' بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا آج کے دن کے لیے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری برات میں آقائے نامدار ﷺ کو مدعو کروں گی۔ جاؤ دیوانہ وار شہید ہو جاؤ۔ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدار ﷺ کی عزت کے لیے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا۔ سب سینہ پر گولیاں کھائیں۔ فرحمتہ اللہ رحمتہ واسعتہ۔"

عشق مصطفیٰ ﷺ میں گولی دل پہ مارو

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم ہاتھ میں کتابیں لیے کالج جا رہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا۔ کسی نے پوچھا' یہ کیا۔ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں۔ آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی 'گر گیا۔ پولیس والے نے آ کر اٹھایا' تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ ظالم گولی ران پر کیوں ماری ہے۔ عشق مصطفیٰ ﷺ تو دل میں ہے۔ یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب و جگر کو سکون ملے۔

ختم نبوت زندہ باد

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لاہور کی سڑکوں پر نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پولیس نے بندوق کا بٹ مارا۔ اس نے پھر نعرہ لگایا۔ وہ مارتے رہے۔ یہ

Marfat.com

نعرہ لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا یہ زخموں سے چور چور' پھر بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے گاڑی سے اتار اگیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے فوجی عدالت میں لایا گیا۔ اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے کہا ایک سال سزا' اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا' اس نے سزا دو سال کر دی' اس نے پھر نعرہ لگایا۔ غرضیکہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا۔ فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرے سے باز نہیں آ رہا تو فوجی عدالت نے کہا کہ باہر لے جا کر گولی مار دو' اس نے گولی کا نام سن کر دیوانہ وار رقص شروع کر دیا اور ساتھ ہی ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور وجد آفریں کیفیت طاری کر دی۔ یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کر دو۔ یہ دیوانہ ہے' اس نے رہائی کا حکم سن کر پھر نعرہ لگایا۔ ختم نبوت زندہ باد۔

ختم نبوت کا ایک ننھا مجاہد

"یہی افسر کراچی میں ان لاریوں پر ڈیوٹی دیتے رہے جو کراچی کے رضاکاروں کو لاری میں بھر بھر کر دور دراز سنسان علاقوں میں چھوڑ آتی تھیں اس افسر پر تحریک میں شامل ہونے والے دس بارہ سال کی عمر کے ایک بچے کے پاکیزہ جذبات کا بڑا اثر تھا۔ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے پولیس افسر نے بتایا کہ جب ہم رضاکاروں کو آٹھ دس میل کے فاصلہ پر اتار رہے تھے۔ تو ان میں ایک چھوٹا بچہ بھی تھا۔ وہ آخر دم تک ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ جب رضاکاروں کو اتار کر لاری واپس ہونے لگی تو افسر مذکورہ جو خود بھی صاحب اولاد تھے' نے بچے کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔ آؤ بیٹا تم لاری میں سوار ہو جاؤ۔ بچے نے جواب دیا وہ کیوں؟ افسر نے کہا کہ تم بچے ہو' اتنا لمبا سفر' بھوکے پیاسے کیسے کر سکو گے' تھک جاؤ گے۔ آؤ تمہیں شہر میں اتار دیں گے۔ بچے نے بڑی جرات سے جواب دیا کہ ہمارے ساتھی بھی اتنا لمبا سفر کس طرح طے کریں گے۔ میں تو قید ہونے کے لیے آیا تھا۔ میری اماں نے مجھے اجازت دی کہ جاؤ حضور ﷺ کے نام پر مسلمان قربان ہو رہے ہیں' تم بھی جاؤ۔ میں تو اماں کی اجازت سے آیا ہوں۔ مگر تم ہمیں قید نہیں ہونے دیتے اور شہر

Marfat.com

سے باہر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ بچے نے بات ختم کرتے ہی پھر نعرہ لگایا۔ "تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد" پولیس افسر نے لاری ڈرائیور کو کہا' چلو بھئی یہ بچہ نہیں مانتا۔

ابھی لاری چالیس پچاس گز چلی ہو گی کی پولیس افسر کو پھر خیال آیا کہ معصوم بچہ اتنا طویل سفر کیسے کرے گا۔ انسانی ہمدردی' اسلامی ہمدردی یا پدرانہ شفقت کے جذبات نے پھر مجبور کیا۔ پولیس افسر نے لاری رکوا دی اور پیدل واپس آ کر بچے سے پھر کہا کہ آؤ بیٹا' ضد نہیں کیا کرتے۔ ساتھی رضاکاروں نے بھی بچے کو سمجھایا کہ بیٹا تم واپس چلے جاؤ۔ ہم تو تمہیں شہر میں بھی منع کرتے تھے۔ مگر تم اچھل کر لاری میں سوار ہو گئے تھے۔ اب تم واپس چلے جاؤ' بچہ بگڑ کر بولا۔ صاحب آپ زیادہ ایماندار ہیں اور مجھے آپ کمزور سمجھتے ہیں۔ بہرحال وہ بچہ نہ مانا"۔ (تحریک ختم نبوت' ۱۹۵۳ء' ص ۲۹۸)

رشتہ نہ ہو قائم جو محمد سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے' مرنا بھی اکارت

اسی سالہ دادا اور پانچ سالہ پوتا

"یہ جان تو آنی جانی ہے' اس جاں کی کوئی بات نہیں۔"

تحریک ختم نبوت ۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے اور غلامان محمدؐ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جلوس نکلنے بند ہو گئے تو ایک اسی سالہ بوڑھا اپنے پانچ سالہ معصوم پوتے کو اپنے کندھے پر اٹھا کر لایا۔ باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا۔ دو گولیاں آئیں۔ اسی سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سال معصوم بچے کے سینہ سے شائیں کر کے گزر گئیں۔ دونوں شہید ہو گئے مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اسی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر ۵ سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

Marfat.com

اذان عشق

تحریک ختم نبوت ۵۳ء میں جب کرفیو لگ گیا تو اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے آگے بڑھا۔ مسجد میں پہنچ کر اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی' ڈھیر ہو گیا' دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔ اس نے اشہدان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گوئی لگی ڈھیر ہو گیا۔ تیسرا مسلمان آگے بڑھا۔ ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشہدان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ چوتھا آدمی بڑھا' تینوں لاشوں پر کھڑے ہو کر کہا حی علی الصلوۃ کہ گولی لگی' ڈھیر ہو گیا۔ پانچواں مسلمان بڑھا۔ غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے۔ مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔ خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را۔

ختم نبوت اور اتحاد امت

نبی ﷺ کی ذات اقدس ہی وہ منبع و مرکز ہے۔ جس سے پوری ملت اسلامیہ وابستہ ہے۔ یہی وہ شجر سایہ دار ہے جس سے پیوستہ رہ کر ہی امت امید بہار کر سکتی ہے۔ یہی وہ چوکھٹ ہے کہ جس سے لگ کر من وتو کے سب جھگڑے دم توڑ جاتے ہیں۔ نبی سے جتنا جتنا تعلق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ رنگ ونسل' زبان وبیان' قوم ووطن کے جذبے اتنے ہی کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جس طرح حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں حبشہ کے بلال' فارس کے سلمان' نجد کے اثامہ' نینوا کے عداس اور روم کے صہیب ایک ہی صف میں اکھٹے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح آج بھی ان کے در پر افریقہ کے کالے' یورپ کے گورے' ایشیا کے سانولے' سب ایک ہی دھاگے میں پروئے چلے آتے ہیں۔ مسلمانوں کے روز اول سے لے کر آج تک اگر کوئی نام انہیں متحد و متفق رہا کرتا ہے تو وہ فقط ایک نام ہے' نام محمد ﷺ ۔ مسلمانوں کا خدا بھی وہ خدا ہے جو محمد ﷺ کا خدا ہے۔ مسلمانوں کا قرآن بھی وہ قرآن ہے جو محمد ﷺ کا قرآن ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ بھی وہ قبلہ ہے جو محمد ﷺ کا قبلہ ہے۔ جب محمدؐ کا قبلہ بیت المقدس تھا تو مسلمانوں کا بھی وہی قبلہ تھا۔ جب محمدؐ نے بیت المقدس سے منہ پھیرا تو مسلمانوں نے بھی عین بیچ نماز بیت المقدس سے منہ پھیر لیا۔ کسی

Marfat.com

عمل کو کرنے کے لیے مسلمان کے لیے ایک ہی دلیل کافی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ایسے کرتے تھے۔ تبرکات' مقدس مقامات' عبادات اور سب شعار کی اہمیت اسی نام سے ہے۔ مسلمان اس کے آگے کچھ نہیں جانتا۔ جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حجر اسود تو محض ایک پتھر ہی تو ہے۔ میں تمہیں کبھی بوسہ نہ دیتا اگر میں حضور ﷺ کو ایسے کرتے ہوئے نہ دیکھتا۔ اس بات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے پہلو سے یوں بیان فرمایا' جب آپؓ نے اپنے ایک ساتھی کو خوارج سے مباحثہ کے لیے بھیجا تو انہیں نصیحت فرمائی۔ قرآن سے دلیل نہ دینا بلکہ سنت رسول ﷺ سے دلیل پکڑنا۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ قرآن سے دلیل دو گے تو وہ اس کی تاویل و تشریح اپنی مرضی سے کر لیں گے۔ حضور کی سنت اور ذاتی عمل کی مثال دو گے تو اس کی تاویل ان سے ممکن نہ ہو گی۔ نبی کی ذات ہی وہ ذات ہے جس پہ کسی مسلمان کو کوئی اختلاف نہیں۔ ہر چھوٹے بڑے' پیر و جواں' مرد و عورت' امیر و غریب' حاکم و محکوم سب کا فخر اسی ذات کی غلامی ہے۔ اور یہ غلامی بھی کوئی اندھی عقیدت نہیں بلکہ عین منشائے رب کائنات ہے کہ خود اسی نے تو اس ذات سے محبت و عقیدت' ادب و احترام کے اطوار و انداز سکھلائے ہیں۔ محبت کے قرینوں میں ایک قرینہ محبوب کو خوبصورت ناموں سے پکارنا بھی ہے۔ اللہ رب العزت نے یہ قرینہ بھی حضور ﷺ کی ذات پہ پورا فرمایا۔

جہاں آپ کو نبی' رسول' طٰہٰ' یٰسین' مزمل' مدثر' سراجاً منیرا کہا وہیں آپ کو خاتم النبیین ٹھہرایا' گویا یہ نام آپؐ کے اس منصب کا مظہر ٹھہرا جس منصب نے آپ کو سب نبیوں پہ فضیلت بخشی اور امت نے فرمان خداوندی ارشادات پیغمبر ﷺ اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں اس نام کو بھی آپؐ کا ذاتی نام سمجھا۔ جہاں بھی لفظ محمدؐ آیا امت نے اس سے خاتم النبیین یا ختم نبوت سمجھا اور جہاں لفظ ختم نبوت آیا امت نے اسے محمدؐ سمجھا۔ اور اگر یہ سمجھا تو بالکل حق سمجھا کیونکہ ختم نبوت سے محبت کا مطلب تھا محمدؐ سے محبت اور ختم نبوت سے بغاوت کا مطلب تھا' محمدؐ سے بغاوت۔ بغاوت تو دور کی بات ہے حضورؐ کے بعد کسی اور کی آمد کا تصور بھی حضور ﷺ سے رشتہ توڑ دیتا ہے۔ اسی لیے امت ہمیشہ اس نام کے تحفظ کے لیے متحد و متفق ٹھہری۔ ختم نبوت کے تحفظ کا مطلب ہے'

Marfat.com

حضور ﷺ کی ذات کا تحفظ۔ ختم نبوت سے محبت کا مقصد ہے حضورؐ کی ذات سے محبت۔ ختم نبوت سے پیار کا منشا ہے، حضورؐ سے پیار اور ختم نبوت سے قربت کا مطلب ہے حضورؐ سے قربت اور ختم نبوت سے دوری کا مطلب ہے، حضورؐ سے دوری اور یہ دوری امت کی فطرت میں ہے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ امت تو ہمیشہ حضورؐ سے قربت کے بہانے ڈھونڈتے اور یہ قربت تحفظ ختم نبوت سے بڑھ کر کہاں مل سکتی ہے۔ اس لیے اس پلیٹ فارم اور اس مقصد کے پیچھے اور پس منظر میں جہاں ایک طرف پیر مہر علی شاہ صاحب، امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب، خواجہ قمرالدین سیالوی، مولانا ابوالحسنات قادری، مولانا عبدالستار نیازی سے نابغہ عصر نظر آتے ہیں، تو وہیں دوسری طرف سید انور شاہ کشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا یوسف بنوری سے جلیل القدر افراد نظر آتے ہیں۔ جہاں مولانا ثناء اللہ امرتسری اور سید داؤد غزنوی جیسے علماء نظر آتے ہیں تو وہیں مظفر علی شمسی اور مظہر علی اظہر جیسے سپوت نظر آتے ہیں۔ ماضی بعید کی مثالیں اگر دور کی باتیں لگتی ہوں تو ماضی قریب میں بھی امت کے باہمی اختلاف کو ہوا دینے والے دو دفعہ اس نام اور مقصد پر امت کو یکجا اور یک جان دیکھ کر مایوس ہو چکے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت ہی وہ مبارک مقصد تھا کہ جب امت نے مختلف مسالک کے اکابرین کو ایک دوسرے کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے دیکھا۔ تحفظ ختم نبوت ہی وہ مبارک مشن تھا کہ جس کی خاطر امت نے بانہوں میں بانہیں ڈال کر چلنا سیکھا اور اس نام کے صدقے مسالک اور جماعتوں کے دائرے ٹوٹے اور امت سے اختلافات وانتشار کے راستے چھوٹے۔ دلوں میں محبتوں کے سوتے پھوٹے اور باہمی اتحاد واحترام میں قرون اولیٰ جیسے مناظر لوٹے۔

چند ایسے ہی منظر ہدیہ قارئین ہیں:

صاحبزادہ گولڑہ شریف اور راولپنڈی کے مشہور عالم دین مولانا غلام اللہ خاں کا اختلاف کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں لیکن حضرت پیر گولڑہ شریف نے اعلان کیا:

"حضور سرور کائنات ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے میں مولانا غلام اللہ خان کے جوتے بھی اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔"

گویا کہ دوسرے لفظوں میں فرمایا۔

Marfat.com

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

مولانا عبدالستار نیازیؒ کو تحریک ختم نبوت کے دوران پھانسی کی سزا ملی جو بعد میں عمر قید میں تبدیل ہوئی اور پھر آخر رہا ہو گئے۔ مولانا نیازی کہتے ہیں میری رہائی کے بعد حضرت احمد علی لاہوری میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ آپ کی نشست کا نیچے انتظام کیا ہوا تھا۔ واپس جانے لگے تو فرمایا مولانا اوپر کے کمرے میں مجھ کو اپنی چارپائی تک بھی لے چلو تاکہ مجھے قدم قدم کا ثواب ملے کیونکہ میں ایک مجاہد سے ملنے آیا ہوں۔ گویا یوں کہنا چاہتے ہوں:

دوستو آؤ محمدؐ پہ نچھاور کر دیں
تار جتنے بھی بقایا ہیں گریبانوں میں

اسی طرح ۱۹۵۳ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مولانا ابوالحسنات قادری کی امارت میں کام کیا اور جب سارے اکابرین جیل میں اکٹھے ہوئے تو وہاں بھی شاہ جی مولانا ابوالحسنات کی خدمت میں سب سے آگے ہوتے، حتی کہ اگر انہیں بیت الخلاء جانا ہوتا تو شاہ جی لوٹا لے کر ساتھ چلتے۔ یہیں سے غلط فہمیوں کی دھند چھٹ گئی۔ فاصلے مٹ گئے اور محبتیں بڑھ گئیں۔ یہی چیز باطل کو گوارا نہ تھی۔ چنانچہ بعد میں آنے والے دنوں میں باطل نے محض اس مقصد کے لیے کروڑوں کے فنڈز مخصوص کر دیے کہ مسلمانوں کو اس نام پہ بھی قریب نہ آنے دیا جائے۔ لیکن جب تک غلامان محمدؐ اور عاشقان رسولؐ زندہ ہیں وہ ہر ایسی سازش کو ناکام و نامراد کر دیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب باطل کی گولی چلتی ہے تو وہ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث کی پہچان نہیں کرتی، وہ تو ہر اس دل میں جا اترتی ہے جس پہ نام محمدؐ لکھا ہو۔

Marfat.com

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟

عمارات اپنی بنیادوں کے بل بوتے پر اور اشجار اپنی جڑوں کے سہارے ہواؤں میں سربلند کرتے ہیں۔ کسی شجر کی جڑیں جتنی گہری، مضبوط اور صحت مند ہوں گی اس کے اندر طوفانوں کا مقابلہ کرنے کی سکت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی اور جڑیں جتنی کمزور و کھوکھلی ہوں گی۔ اسی قدر ظالم موسموں کے وار سہنے کی طاقت اس میں کم ہوگی۔ شجر پہ آنے والے پھول و پھل کا براہ راست تعلق بھی جڑوں سے ہی ہوتا ہے۔ تندرت و توانا جڑیں گلوں میں خوشبو اور پھلوں میں مٹھاس پیدا کرتی ہیں، جبکہ کمزور و بیمار جڑیں گلوں کو بدبو اور پھلوں کو کیڑوں کا مسکن بنادیتی ہیں۔ کچھ یہی حال ادیان عالم کا ہے۔ دین باطل کی مثال شجر خبیثہ کی سی ہے جبکہ دین حق شجر طیبہ کی مانند ہوتا ہے۔ جس کی جڑیں مضبوط اور برگ و بار خوبصورت ترین ہوتے ہیں اور اس کا پھیلاؤ بھی دیکھنے والوں کو حیران و سرگرداں کردیتا ہے۔ اسلام کا شجر طیبہ جس مضبوط جڑ پہ استوار اپنی بہار دکھلا رہا ہے، اس کا نام ہے "ختم نبوت۔"

جیسے جسم کا تصور بغیر سر کے، درخت کا بغیر جڑ کے اور عمارت کا بغیر بنیاد کے محال ہے، اسی طرح اسلام کا تصور بغیر ختم نبوت کے محال ہے۔ قصر اسلام کی رفیع الشان عمارت اسی بنیاد پر قائم و دائم ہے۔ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا اپنے نبیؐ سے تعلق اور رشتہ اتنا مضبوط، پائیدار، ٹھوس اور ازلی و ابدی ہے کہ وہ آپؐ کے بعد کسی اور کی آمد کا تصور بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ جوں ہی ان کی نگاہیں کسی اور طرف اٹھیں گی، ان کے سارے رشتے ناتے ٹوٹ پھوٹ کر رہ جائیں گے۔ نہ اللہ سے تعلق قائم رہے گا، نہ نبی سے، نہ صحابہ سے اور نہ اہل بیت سے، نہ امہات المومنین اور نہ بزرگان دین سے، نہ قرآن سے اور نہ سنت رسولؐ سے۔ کیونکہ مسلمانوں نے اللہ کو پہچانا تو نبی کی وساطت سے۔ سنت کی روشنی ملی تو سراجاً منیرا سے۔ صحابہ سے تعلق بنا تو نبیؐ کے حوالے سے۔ اولیاء اللہ بنے تو نبیؐ کے قدموں سے۔ نبیؐ کا دامن چھوٹنے سے یہ سارے ہی رشتے

Marfat.com

چھوٹ جاتے ہیں اور محبت والفت کے سارے ناتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس لیے امت مسلمہ چودہ صدیوں سے اس امر کے بارے میں انتہائی حساس رہی ہے کہ فصیل ختم نبوت میں کہیں کوئی شگاف نہ پڑنے پائے اور اگر کبھی باطل کی ریشہ دوانیوں سے ایسا ہونے کے امکانات نظر آئے بھی تو امت نے جواں جسموں کی دیوار بنا کے اس منصوبے کو ناکام و نامراد کر دیا۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟ ایک ایسا سوال ہے جس کے جواب کا جاننا ہر مسلمان کی ایمانی حیات کے لیے ایسے ہی ضروری ہے جیسے اس کی حیات جسمانی کے لیے دل کی دھڑکن یا سانسوں کی آمد یا خون کی گردش ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی بھولے بھالے مسلمان کے ذہن میں کوئی دجال یہ بات انڈیل دے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے بھی کسی اور سے امتی کا تعلق قائم کرنے سے بھی تمہارا رشتہ محمد رسول اللہ ﷺ سے نہیں ٹوٹے گا۔ چنانچہ ہر مسلمان کے لیے اس بات کا ذہن نشین ہو جانا انتہائی ضروری ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ماننے والا اگرچہ موسیٰ علیہ السلام کا انکار تو نہ کرے مگر عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لے آئے تو اب اس کا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے کٹ کر عیسیٰ علیہ السلام سے جڑ گیا اور وہ موسوی سے عیسوی بن گیا۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کا ماننے والا اگرچہ عیسیٰؑ کا انکار تو نہ کرے مگر اپنا تعلق محمد رسول اللہ سے بھی قائم کرے تو اب وہ عیسوی نہ رہا بلکہ مسلمان بن گیا۔ اسی طرح خدانخواستہ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کا ماننے والا اگرچہ محمدؐ کا انکار تو نہ کرے مگر اپنا تعلق مرزا قادیانی سے بھی قائم کرے تو اب وہ محمدی نہ رہا بلکہ قادیانی بن گیا۔ کسی نئے نبی کی آمد کے بعد اس کو مان لینے سے سارے رشتے نئے سرے سے استوار ہوتے ہیں اور پچھلے سارے ناتے ختم ہو کے رہ جاتے ہیں۔

محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کو مان لینے کا مطلب یہ ہے کہ اب مسلمان کو خدا اور رسول، قرآن و حدیث، صحابہ و اہل بیت، امہات المومنین و بزرگان دین، سب سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا خدا تو وہ ہے جس نے "قادیان میں اپنا رسول بھیجا" اور مسلمانوں کا خدا وہ ہے جس نے مکہ و مدینہ میں اپنا رسولؐ بھیجا۔ مرزا

Marfat.com

قادیان کا خدا وہ ہے "جو تیندوے کی طرح ہے جس کا ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا طول اور عرض رکھتا ہے۔"

مسلمانوں کا خدا وہ ہے جو ہر عضو سے پاک و منزہ ہے' مرزا قادیانی کا خدا وہ ہے جو مرزا قادیانی کے ساتھ "رجولیت کی طاقت کا اظہار کرتا ہے۔" جبکہ مسلمانوں کا خدا وہ ہے جس کی نہ بیوی ہے نہ بچے وہ لم یلد ولم یولد اور ولم یکن لہ کفوا احد ہے۔ مسلمانوں کا نبی رسول مدنیؐ ہے جبکہ مرزائیوں کا رسول قدنی ہے۔

"اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی
اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی"

مسلمانوں کا نبی وہ ہے جس پر ترقی و کمالات کے تمام دروازے اپنی انتہا کو پہنچ کر بند ہو چکے ہیں۔ کمالات کی تکمیل ہی آپؐ کی ذات اقدس پر ہوتی ہے جبکہ مرزائیوں کا مرزا رسول اللہؐ سے بھی زیادہ کمالات کا حامل ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

اللہ کا ہر نبی مسلمانوں کے نزدیک معصوم اور ہر غلطی سے پاک و صاف ہوتا ہے جبکہ مرزا اس بات کا قائل ہے کہ "دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔" مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بڑے ہی برگزیدہ اور محترم رسول تھے۔ جس طرح آپ انتہائی پاک و صاف ہستی تھے' اسی طرح آپ کی والدہ محترمہ بھی صدیقہ و طاہرہ تھیں۔ مگر مرزائیوں کے نزدیک "آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔" مسلمانوں کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام ہر عیب' خامی' نقص او کمزوری سے پاک تھے مگر مرزا کے نزدیک "عیسیٰؑ شراب بھی پیتے تھے اور گالیاں بھی دیتے تھے"۔

مسلمانوں کے نزدیک انبیاء کے بعد اس کائنات میں افضل ترین گروہ حضرت صحابہ کا

Marfat.com

ہے مگر مرزے کے نزدیک "ابو بکرؓ و عمرؓ کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔"

مسلمانوں کا قرآن وہ ہے جو قلب محمدؐ پر بذریعہ جبرئیل مکہ و مدینہ کی مقدس وادیوں میں نازل ہوا۔ مگر مرزے کا قرآن وہ ہے جو قادیان کے قریب نازل ہوا۔ "انا انزلنا قریبا من القادیان" مسلمانوں کا قرآن اللہ کا کلام ہے' جبکہ مرزائیوں کا قرآن مرزے کے "منہ کی باتیں ہیں۔" مسلمانوں کے نزدیک مکہ و مدینہ اس کرہ ارض پہ مقدس ترین مقامات ہیں اور ان سے تعلق و محبت مسلمانوں کے ایمان کی علامت ہے مرزائیوں کے نزدیک قادیان مکہ و مدینہ سے بھی بڑھ کر ہے اور جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔

اس ساری صورت حال سے اندازہ فرمائیں کہ ختم نبوت کے انکار اور مرزا کے اقرار کے معنی و مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا رشتہ خدا' رسولؐ' انبیاؑ' صحابہؓ' اہل بیتؓ' امہات المومنینؓ' اولیائے کرام' قرآن و حدیث اور حرمین شریفین سے نہ صرف کٹ کر رہ جائے گا بلکہ ان کے بالمقابل مرزے کو رسول' اس کے چیلوں کو صحابہ' اس کے نامراد خاندان کو اہل بیت' اس کی خبیث بیٹی کو سیدۃ النساء' اس کی کافرہ بیویوں کو امہات المومنین' اس کے ہذیان اور بکواس کو حدیث' اس کے ٹیچی ٹیچی کی خرافات کو قرآن اور قادیان کی گندی بستی کو مدینہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ جو کہ عقل و شعور کے حامل کسی بھی مسلمان کو کسی بھی صورت میں گوارا نہیں۔ اسی لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ جب ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پہ زور دیتے ہیں تو نہ صرف قصر اسلام کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتے ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ذاتی خدمت گار کے طور پہ بھی سامنے آتے ہیں۔ اسی طرح اللہ رب العزت' انبیاءؑ' صحابہ کرامؓ' اہل بیتؓ' امہات المومنینؓ' اولیائے کرامؒ' قرآن و حدیث اور حرمین شریفین کی عزت و ناموس کے تحفظ کی مقدس ذمہ داری بھی نبھاتے ہیں اور ان سب سے اپنا تعلق مضبوط بناتے ہیں۔ گویا بالفاظ دیگر یہ کہنا عین حق ہے کہ عقیدہ ختم شجر اسلام کی جڑ اور قصر اسلام کی بنیاد ہے۔ اس کے کمزور ہونے سے پورا شجر اسلام کمزور اور اس کے ہلنے سے پوری عمارت دین ھی متزلزل ہو کر رہ جاتی ہے۔

Marfat.com

غیرت مسلم سے چند سوال

قارئین محترم!

عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت پہ آپ آیات الٰہی ٗ احادیث رسول اور اکابرین امت کی تصریحات ملاحظہ فرما چکے اور اس کے بعد مرزا قادیانی اور اس کی نسل شیطانی کی تلبیسات ٗ تاویلات ٗ بکواسات ٗ مغلظات اور خرافات بھی آپ کی نگاہوں سے گزر چکیں۔ اب امید ہے کہ آپ اس کتاب کو حسب معمول بند کر کے الماری کی زینت بنا دینے کی سوچ رہے ہوں گے مگر ٹھہریے۔ اس سے قبل مجھے آپ سے چند سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

اگر کوئی بدبخت آپ سے یوں کہے کہ رات کشفی حالت میں آپ کی بیٹی نے میری ران پہ اپنا سر رکھا تو آپ پہ کیا بیتے گی؟

اگر کوئی خبیث آپ کے جانثار دوستوں اور بے لوث ساتھیوں کو نادان ٗ غبی کہے ٗ ان کی باتوں کو ردی متاع قرار دے اور ان کے بارے میں کہے کہ وہ تو میری جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں تو آپ کا کیا رد عمل ہو گا؟

اگر کوئی لعین آپ کے باپ کے بارے میں کہے کہ وہ تو سور کی چربی استعمال کرتے تھے اور خود کو چودھویں کا چاند اور آپ کے والد کو پہلی رات کا چاند قرار دے تو آپ کا جواب کیا ہو گا؟

اگر کوئی شیطان آپ کے والد کی جگہ پہ نہ صرف بیٹھنا چاہے بلکہ آپ سے یہ بھی کہنا

Marfat.com

چاہے کہ چلئے آؤ میں بعینہ تمہارا اصلی باپ ہوں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہوں تو آپ کے دل پہ کیا گزرے گی؟

اگر کوئی ذلیل آپ کے دروازے پہ دستک دے اور آپ کی اہلیہ کے پوچھنے پر کہے کہ میں تمہارا ظلی وبروزی خاوند ہوں اور آپ پوچھیں تو کہے کہ میں تمہارا ظلی وبروزی والد ہوں تو آپ اس کا کیا حشر کریں گے؟

اگر کوئی بدمعاش آپ کے مکان میں زبردستی گھس آئے اور اس پہ مکمل قبضہ کر کے آپ کو وہاں سے بے دخل کرنا چاہے تو آپ کا سلوک اس کے ساتھ کیا ہوگا؟

اگر کوئی مکروہ آپ کو مردہ اور خود کو زندہ قرار دے تو آپ کا رویہ کیا ہوگا؟

اگر کوئی بدزبان آپ کے مسلسل صبر اور ہمت کے باوجود آپ کو گالیوں سے "نوازتا" رہے' آپ کو جنگلوں کے سور' بیابانوں کے خنزیر اور آپ کی پاکباز بیوی کو کتیا قرار دے اور پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر آپ پہ لعنتوں کی بوچھاڑ شروع کر دے' نہ صرف زبان سے بلکہ قلم سے بھی مسلسل لکھتا چلا جائے اور ایک ہزار بار آپ پہ لعنت لعنت لکھ جائے تو کیا پھر بھی آپ اس سے ہنس ہنس کے ملتے رہیں گے؟

اگر کوئی مکار اور عیار آپ کی رواداری اور فراخدلی کی پالیسی کو آپ کی کمزوری اور بیوقوفی سمجھے اور درپردہ آپ کے خلاف مکروہ سازشیں اور آپ کی جڑیں کاٹنے کے درپے رہے تو کیا پھر بھی آپ رواداری کا دامن تھامے رکھیں گے؟

مجھے یقین کامل ہے کہ ہر باغیرت شخص کی طرح ان تمام سوالوں کے جواب میں آپ یہی کہیں گے کہ ہم ایسے بدبخت' خبیث' لعین' ذلیل' بدمعاش' مکروہ' بدزبان' مکار اور عیار شیطان کی کمر توڑ کر رکھ دیں گے اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہم اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے جہنم واصل کر دیں گے۔

قارئین کرام!

اگر آپ کا جواب یہی ہے تو تو آیئے یہ کتاب بند کرنے سے پہلے ہم سوچیں اور غور کریں کہ اپنی بیٹی' اپنے دوست' اپنے باپ' اپنی بیوی' اپنے گھر اور اپنی ذات کی توہین و گستاخی پہ تو ہمارا یہ جواب ہو اور آقائے دوعالم ﷺ کی عزت وناموس کی توہین پہ' آپ

Marfat.com

ؐ کی پیاری بیٹی' آپ ؐ کے مقدس گھرانے' آپ ؐ کے جانثار ساتھیوں اور آپ ؐ کے گلشن یعنی اسلام کی توہین و گستاخی پڑھ کر اور سن کر ہم خاموشی سے آگے بڑھ جائیں؟

توکیا پھر اس صورت میں ہمارا رشتہ حضور ؐ سے برقرار رہ جائے گا؟ کیا ہم نہیں جانتے کہ ہماری سب بیٹیاں حضور ؐ کی بیٹیوں پہ' ہمارے سب ساتھی حضور ؐ کے صحابہ پہ' ہمارے سب گھرانے والے حضور ؐ کے اھل بیت پہ اور ہماری سب امھات المومنین پہ اور ہماری سب جانیں' عزتیں' **عظمتیں** اور وقار حضور ؐ کے نعلین مبارک پہ قربان کی جا سکتی ہیں۔ انہیں کے نام کے صدقے تو ہم جیتے ہیں اور انہیں کے ٹکروں پہ ہم پلتے ہیں۔ اپنی اور اپنے گھرانے کی توہین پر تو اگر ہم خاموش بھی رہ جائیں تو کوئی بات نہیں مگر حضور ؐ اور آپ کے گھرانے و ساتھیوں کی توہین پہ اگر ہم خاموش ہو گئے تو بات بگڑ جائے گی۔ کیونکہ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی محبت آن ملت' شان ملت ہے
محمد کی محبت روح ملت' جان ملت ہے
محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر' مادر' برادر' مال' جان اولاد سے پیارا

غلامان محمد ؐ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ:

رشتہ نہ ہو قائم جو محمد سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

غلامان محمد ؐ! آؤ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ نہ ہمارا جینا برباد ہو اور نہ ہمارا مرنا اکارت جائے۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب ہم اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ہم اس کائنات کے بدترین گستاخان رسول ؐ' گستاخان صحابہ' گستاخان اھل بیت' گستاخان امھات المومنین' گستاخان قرآن و حدیث اور گستاخان حرمین شریفین یعنی ہر ہر قادیانی کا زمین کے آخری

Marfat.com

کناروں تک اس وقت تک پیچھا کرتے رہیں گے تا آنکہ وہ مرزا قادیانی پہ بے شمار لعنتیں بھیج کر غلامی رسول ؐ اختیار کر لے یا پھر ان کے وجود سے یہ کرۂ ارض پاک وصاف ہو جائے اور یقین جانئے کہ میں تو بہت پہلے یہ عہد کر چکا ہوں کہ اس کوشش میں

ہوتا ہے الگ سر مرا تو شانوں سے ہو جائے
پر ہاتھ سے چھوٹے گا نہ دامان محمد

Marfat.com

قرآن مجید

نمبر شمار	نام سورۃ	سورۃ نمبر	آیت نمبر
۱-	الاحزاب	۳۳	۶، ۲۱، ۳۶، ۴۰تا۴۵، ۵۷، ۷۱، ۵۳
۲-	الانعام	۶	۴۲، ۶۰، ۱۲۱، ۱۵۳
۳-	الشعراء	۲۶	۱۹۳، ۱۹۴، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳
۴-	آل عمران	۳	۳، ۳۱، ۳۲، ۵۲، ۵۴، ۵۵، ۵۷، ۸۱، ۹۶، ۱۰۱، ۱۱۰، ۱۰۴، ۱۶۴، ۱۸۵، ۱۳۲
۵-	النساء	۴	۱۴، ۴۱، ۵۹، ۶۱، ۶۴، ۶۵، ۷۹، ۸۵، ۸۰، ۱۳۶، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۴
۶-	الزخرف	۴۳	۸۱
۷-	البقرہ	۲	۴، ۵۱، ۸۹، ۱۰۶، ۱۱۹، ۱۳۶، ۱۴۳، ۲۵۳، ۲۸۱
۸-	الصف	۶۱	۶
۹-	المائدہ	۵	۱، ۳، ۱۵، ۳۲، ۵۰، ۶۷
۱۰-	الحجر	۱۵	۹، ۲۶
۱۱-	الاعراف	۷	۱۲، ۱۵۷، ۱۵۸
۱۲-	السبا	۳۴	۲۸
۱۳-	الانفال	۸	۱، ۱۳، ۱۷، ۳۳، ۲۴، ۶۹
۱۴-	الفاتحہ	۱	۱
۱۵-	التکویر	۸۱	۲۷

Marfat.com

۱۶-	الفرقان	۲۵	۱
۱۷-	الانبیاء	۲۱	۱۰۷
۱۸-	المدثر	۷۴	۲۱
۱۹-	النحل	۱۶	۳۵، ۴۴، ۴۴، ۸۴، ۱۲۵
۲۰-	الغاشیہ	۸۸	۲۱
۲۱-	الحج	۲۲	۴۱، ۷۸
۲۲-	التوبہ	۹	۲۹، ۳۰، ۳۳، ۶۲، ۶۳، ۲۸
۲۳-	المومنون	۲۳	۴۴
۲۴-	المحمد	۴۷	۱۸
۲۵-	الشوریٰ	۴۲	۵۱
۲۶-	الکھف	۱۸	۱۱۰
۲۷-	الرحمٰن	۵۵	۱۵
۲۸-	الحشر	۵۹	۷
۲۹-	الفتح	۴۸	۱۰
۳۰-	النجم	۵۳	۳، ۴
۳۱-	حم السجدہ	۴۱	۵۳
۳۲-	التین	۹۵	۴
۳۳-	الانشراح	۹۴	۴
۳۴-	الدھر	۷۶	۷
۳۵-	الزمر	۳۹	۲۲
۳۶-	المریم	۱۹	۵۶، ۵۷

Marfat.com

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱-	صحیح بخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۱۹۶۱ء	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۲-	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری	۱۹۵۶ء	قدیمی کتب خانہ کراچی
۳-	جامع ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی		فاروقی کتب خانہ، ملتان
۴-	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث		مکتبہ امدادیہ ملتان
				ایچ۔ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
۵-	سنن نسائی	امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی		ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک کراچی
۶-	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید		

Marfat.com

		ابن ماجہ	۱۹۸۳ء	سندھ ساگر پرنٹرز لاہور
۷-	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل		دار الفکر بیروت
۸-	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین	۱۹۷۹ء	بیروت
۹-	فتح الباری شرح صحیح بخاری	علامہ ابن حجر عسقلانی		دار الفکر بیروت
۱۰-	ارشاد الساری شرح صحیح بخاری	امام احمد قسطلانی		دار الفکر' بیروت

Marfat.com

کتب تفاسیر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱۔	تفسیر ابن عباس	حضرت عبداللہ بن عباس		فاروقی کتب خانہ، ملتان
۲۔	تفسیر طبری	ابی جعفر محمد بن جریر الطبری	۱۹۸۰ء	دار المعرفہ بیروت، لبنان
۳۔	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	علامہ محی السنہ ابو محمد الحسین البغوی شافعی		مکتبہ تجاریہ الکبری، مصر
۴۔	تفسیر الکشاف	امام محمد دین عمر الزمخشری	۱۹۶۵ء	دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، المکتبہ الاسلامی، للطباعت و النشر
۵۔	زاد المیسر فی علم التفسیر	علامہ عبدالرحمن بن علی بن محمد جوزی حنبلی	۱۹۸۴ء	المکتبہ الاسلامی، بیروت
۶۔	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین بن عمر رازی		دار الکتب العلمیہ، طہران

Marfat.com

۷-	تفسیر قرطبی	ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی		دار احیاء التراث العربی، بیروت
۸-	انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی)	قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی	۱۹۶۸ء	مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر
۹-	مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	علامہ ابو البرکات احمد بن محمد نسفی		دار احیاء الکتب، العربیہ
۱۰-	تفسیر خازن (تفسیر لباب التاویل و معانی التنزیل)	علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی خازن شافعی		دار المعرفہ بیروت، لبنان
۱۱-	تفسیر بحر المحیط	علامہ ابو الحیان محمد بن یوسف اندلسی	۱۹۸۳م	دار الفکر، بیروت
۱۲-	تفسیر ابن کثیر	علامہ عماد الدین ابن کثیر	1980	دار المعرفہ، بیروت، لبنان
۱۳-	تفسیر ابی السعود	علامہ ابو السعود محمد بن محمد عمادی		دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان
۱۴-	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین سیوطی		قدیمی کتب خانہ کراچی
۱۵-	تفسیر غرائب القرآن، ور غائب الفرقان (تفسیر نیشاپوری)	علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیشاپوری		دار المعرفہ، بیروت لبنان
۱۶-	تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی حنفی		مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ
۱۷-	تفسیر فتح القدیر	علامہ محمد بن علی محمد الشوکانی		دار المعرفہ، بیروت، لبنان
۱۸-	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی المظہری	۱۹۸۳ء	المطبعۃ العربیہ، پرانی انارکلی لاہور
۱۹-	روح المعانی	علامہ ابو الفضل شہاب		

Marfat.com

		الدین سید محمود آلوسی بغدادی حنفی	مکتبہ امدادیہ ملتان
۲۰۔	کنزالایمان	امام احمد رضا خان بریلوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
۲۱۔	فیوض القرآن	ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی	فیروز سنز لاہور
۲۲۔	تفسیر الدرالمنثور	امام جلال الدین سیوطی	دارالمعرفہ، بیروت لبنان

Marfat.com

کتب لغت

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱-	مختار الصحاح	امام اسماعیل بن حماد الجوہری	۱۹۱۶ء	قاہرہ، مصر
۲-	المفردات فی غریب القرآن	علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی		نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۳-	لسان العرب	علامہ جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور		دار صادر، بیروت
۴-	تاج العروس، شرح قاموس	سید محمد مرتضیٰ حسین الزبیری	۱۳۰۶ھ	مصر

Marfat.com

عقائد و کلام

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱۔	شرح عقائد نسفی	علامہ سعد الدین تفتازانی		
۲۔	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری		دہلی
۳۔	الیواقیت والجواہر	امام عبد الوہاب شعرانی	۱۹۵۹ء	مصر
۴۔	الملل والنحل	امام ابن حزم اندلسی	۱۹۷۵ء	دار المعرفہ' بیروت لبنان
۵۔	العقیدہ السلفیہ	امام ابو جعفر طحاوی		
۶۔	شرح طحاویہ فی العقیدۃ السلفیہ			
۷۔	الاقتصاد فی الاعتقاد	امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی		

Marfat.com

فقہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱-	البحرالرائق شرح کنز الدقائق	امام زین العابدین ابن نجیم		دار المعرفہ، بیروت لبنان
۲-	المحلی	امام ابن حزم اندلسی		دار الفکر بیروت
۳-	الاشباہ والنظائر	امام زین الدین ابن نجیم		ادارہ القرآن والعلوم الاسلام، منزل کراچی
۴-	فتاویٰ عالمگیری		۱۹۸۵ء	المطبعہ العربیہ، پرانی انار کلی، لاہور
۵-	فتاویٰ بزازیہ حاشیہ علیٰ فتاویٰ عالمگیری	امام محمد بن شہاب بن بزاز کردری	۱۹۸۵ء	المطبعہ العربیہ، پرانی انار کلی، لاہور
۶-	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خان بریلوی	۱۹۸۵ء	مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

فضائل وسیرت

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱-	شفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ	قاضی عیاض بن موسیٰ شافعی		دارالکتاب العربی، بیروت
۲-	نسیم الریاض فی شرح الشفاء	علامہ شہاب الدین خفاجی		المکبہ السلفیہ مدینہ منورہ
۳-	السارم المسلول	شیخ ابو العباس تقی الدین ابن تیمیہ	۱۹۶۰ء	مطبعہ السعادہ مصر
۴-	شرح المواہب اللدنیہ	امام محمد عبد الباقی زقانی مالکی	۱۹۰۸	المطبعۃ الشرفیہ
۵-	دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن الحسین بیہقی	۱۹۸۵ء	دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان
۶-	الکامل فی التاریخ	علامہ محمد بن محمد ابن اسیر جزری	۱۹۷۹ء	دار صادر، بیروت
۷-	قصیدہ بردہ	امام شرف الدین بوصیری		

Marfat.com

متفرقات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱-	مناقب الامام الاعظم	امام حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب الکردری	۱۳۲۱ھ	حیدر آباد، دکن
۲-	تاریخ طبری	امام ابن جریر طبری		دار القلم بیروت، لبنان و مصر
۳-	مقدمہ ابن خلدون	علامہ عبد الرحمٰن بن خلدون		مصر
۴-	النہج البلاغہ	ابو الحسن محمد الرضی بن الحسن الموسوی		المکتبۃ التجاریہ، مصر
۵-	فیصلہ وفاقی شرعی عدالت	مرتبہ محمد بشیر ایم۔اے	۱۹۸۵ء	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
۶-	سیف چشتیائی	حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی	۱۹۸۱ء	پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، باغبانپورہ لاہور
۷-	قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف			مکتبہ امدادیہ ملتان

Marfat.com

۸-	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گورداسپوری		عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان
۹-	عشرہ کاملہ			
۱۰-	کلیات اقبال	علامہ ڈاکٹر محمد اقبال		
۱۱-	گلستان سعدی			
۱۲-	تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء	مولانا اللہ وسایا	۱۹۹۱	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان
۱۳-	فیصلہ بہاولپور عدالت بنام روداد مقدمہ مرزائیہ' بہاولپور		۱۹۸۸ء	اسلامک فاؤنڈیشن لاہور' ڈیوس روڈ
۱۴-	ثبوت حاضر ہیں	محمد متین خالد	اکتوبر ۱۹۹۷ء	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان
۱۵-	تحفظ ختم نبوت	محمد طاہر رزاق	۱۹۹۶	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان
۱۶-	مرگ مرزائیت	محمد طاہر رزاق	۱۹۹۷ء	انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت لاہور
۱۷-	رواداری اور دینی غیرت	محمد صدیق شاہ بخاری	۱۹۹۴ء	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

قادیانی کتب و رسائل

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن طباعت	مقام طباعت
۱-	حمامہ البشریٰ	مرزا غلام احمد قادیانی		احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
۲-	حقیقۃ الوحی	" "	۱۹۳۴ء	قادیان
۳-	تریاق القلوب	" "	۱۹۰۲ء	قادیان
۴-	ایک غلطی کا ازالہ	" "		ربوہ
۵-	نشان آسمانی	" "	۱۸۹۲ء	امرتسر ہند
۶-	کشتی نوح	" "	۱۹۰۲ء	قادیان
۷-	اربعین نمبر ۴	" "		
۸-	چشمہ مسیحی	" "	۱۹۰۶ء	قادیان
۹-	توضیح مرام	" "		امرتسر
۱۰-	البشریٰ	" "		
۱۱-	کتاب البریہ	" "	۱۹۳۲ء	قادیان
۱۲-	آسمانی فیصلہ	" "		
۱۳-	تبلیغ رسالت	" "		

Marfat.com

۱۴-	ازالہ اوہام	" "		ریاض ہند
۱۵-	دافع البلاء	" "	۱۹۵۶ء، ۱۹۴۶ء	ربوہ، قادیان
۱۶-	فتح اسلام	" "		
۱۷-	تذکرۃ الشہادتین	" "		
۱۸-	سراج المنیر	" "		
۱۹-	تحفہ گولڑویہ	" "		
۲۰-	خطبہ الہامیہ	" "		
۲۱-	ست بچن	" "		
۲۲-	ضمیمہ انجام آتھم	" "		
۲۳-	جنگ مقدس	" "		
۲۴-	آئینہ کمالات اسلام	" "		مطبوعہ لاہور
۲۵-	انجام آتھم	" "		لاہور
۲۶-	نوشتہ غیب	" "		
۲۷-	براہین احمدیہ	" "		
۲۸-	چشمہ معرفت	" "		
۲۹-	ضمیمہ اربعین نمبر۳			
۳۰-	سوانح حضرت مسیح موعود	دوست محمد شاہد قادیانی		لاہور آرٹ پریس، انارکلی
۳۱-	حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی حقیقت	محمد صالح نور قادیانی	۱۹۷۰ء	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، لاہور
۳۲-	مکتوبات احمدیہ			
۳۳-	مجدد اعظم	ڈاکٹر بشارت قادیانی	۱۹۳۹ء	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، لاہور
۳۴-	سلسلہ تصانیف احمدیہ			

Marfat.com

۳۵-	کلمۃ الفصل			
۳۶-	اخبال الفضل			قادیان
۳۷-	اخبار بدر			
۳۸-	اخبار الحکم			قادیان
۳۹-	رسالہ ریویو			قادیان
۴۰-	سیرت المہدی	مرزا بشیر احمد ایم۔اے	۱۹۳۹ء	قادیان
۴۱-	رسالہ تشحیذ الاذہان			قادیان
۴۲-	تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا			
۴۳-	اخبار وفادار			
۴۴-	انوار خلافت			
۴۵-	آئینہ صداقت	مرزا محمود احمد		
۴۶-	مجموعہ اشتہارات			
۴۷-	اخبار پیغام صلح			
۴۸-	میگزین			
۴۹-	مضامین کلمۃ الفصل	مرزا بشیر احمد ایم۔اے		
۵۰-	ملفوظات طیبہ	مرتبہ منظور الٰہی		
۵۱-	النبوۃ فی الاسلام	محمد علی قادیانی لاہوری	۱۹۷۴ء	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
۵۲-	حقیقۃ النبوۃ	مرزا محمود احمد		
۵۳-	قادیانی مذہب			
۵۴-	ملائکۃ اللہ			
۵۵-	ٹریکٹ نمبر ۳۴، موسوم بہ اسلامی قربانی			

Marfat.com

۵۶۔	خطوط امام بنام غلام			
۵۷۔	حیات ناصر	مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی		
۵۸۔	درثمین	مرزا غلام احمد قادیانی	۱۹۵۱ء	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
۵۹۔	بیان القرآن	محمد علی قادیانی لاہوری	۱۹۸۰ء	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
۶۰۔	روحانی خزائن	مرزا غلام احمد قادیانی		

Marfat.com

تحفظِ ختمِ نبوّت اور ردِّ قادیانیت کے موضوعات پر تاریخ ساز کتابیں

عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ
۱۸/- روپے

مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ
پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ
۱۳/- روپے

مرزا قادیان کی دماغی کیفیت
پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ
۱۸/- روپے

عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف
پروفیسر محمد طاہر القادری مدظلہ
۲۰/- روپے

تحفظِ ختمِ نبوت
محمد طاہر رزاق
۱۰۰/- روپے

قادیانیت شکن
محمد طاہر رزاق
۷۵/- روپے

مرگِ مرزائیت
محمد طاہر رزاق
۶۵/- روپے

نغاتِ ختمِ نبوت
۹۰/- روپے

قادیانی افسانے
محمد طاہر رزاق
۵۰/- روپے

شعورِ ختمِ نبوت اور قادیانیت شناسی
محمد طاہر رزاق
۲۰/- روپے

فتنۂ قادیانیت کو پہچانیے
محمد طاہر رزاق
۱۲۰/- روپے

دجالِ قادیان
محمد طاہر رزاق
۸۰/- روپے

قادیان کا سرطان
محمد طاہر رزاق
۷۰/- روپے

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت اور قائدِ انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
امان محمد منشی حسن / قیمت ۵ روپے

مرزا قادیانی کی علمی حیثیت
محمد طاہر رزاق
۷۰/- روپے

ثبوت حاضر ہیں
محمد متین خالد
قیمت ۳۰۰/- روپے

علماءِ کرام اور طلباء کے لیے خصوصی رعایت

پڑھیے اور تحفظِ ختمِ نبوت کیلئے آگے بڑھیے!

ادارہ منہاج القرآن، شعبہ تحفظِ ختمِ نبوت ۳۶۵-ایم۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

Marfat.com

Marfat.com

عقیدۂ ختمِ نبوّت

اور

فتنہ قادیانیت

- عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں
- فلسفہ ختم نبوت
- عقیدہ ختم نبوت اور اکابرین امت
- حیات ونزول عیسٰی علیہ السلام
- فتنہ قادیانیت اور قادیانیت کی تلبیسات
- بانی فتنہ قادیانیت...... مرزا قادیانی کی زندگی کے ہوشربا انکشافات
- اطاعت فرنگی اور تردید جہاد کی کہانی
- قادیانیوں کی زہریلی زبان کے بحواسات
- مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے عبرتناک انجام
- عاشقان رسول ﷺ کی عشق ووفا کی داستانیں
- ختم نبوت اور اتحاد امت
- عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟

اور دیگر کئی اہم موضوعات.......... حساس عنوانات

- ایک ایسی تاریخ ساز کتاب جس کا مدتوں سے انتظار تھا
- جو قادیانیت کی ظلمت پر بجلی بن کر کڑکے گی
- جو جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں کہرام مچادے گی
- جو قادیانی سازشوں اور قادیانی دجل وتلبیس کو تشت ازبام کرے گی
- جو کئی بند ذہنوں کے دریچے کھولے گی
- جس سے ارتداد کے صحراؤں میں بھٹکنے والے گلشن اسلام میں داخل ہو جائیں گے
- جسے علمی حلقوں میں تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر اتھارٹی مانا جائے گا (انشاء اللہ)

پڑھیے......اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھیے!!!

تحریک منہاج القرآن، 365۔ ایم ماڈل ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

عقیدۂ ختمِ نبوّت

اور

فتنہ قادیانیت

- عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں
- فلسفہ ختم نبوت
- عقیدہ ختم نبوت اور اکابرین امت
- حیات ونزول عیسٰی علیہ السلام
- فتنہ قادیانیت اور قادیانیت کی تلبیسات
- بانی فتنہ قادیانیت...... مرزا قادیانی کی زندگی کے ہوشربا انکشافات
- اطاعت فرنگی اور تردید جہاد کی کہانی
- قادیانیوں کی زہریلی زبان کے بخواسات
- مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے عبرتناک انجام
- عاشقان رسول ﷺ کی عشق ووفا کی داستانیں
- ختم نبوت اور اتحاد امت
- عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟

اور دیگر کئی اہم موضوعات............ حساس عنوانات

- ایک ایسی تاریخ ساز کتاب جس کا مدتوں سے انتظار تھا
- جو قادیانیت کی ظلمت پر بجلی بن کر کڑکے گی
- جو جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں کہرام مچادے گی
- جو قادیانی سازشوں اور قادیانی دجل وتلبیس کو تشت ازبام کرے گی
- جو کئی بند ذہنوں کے دریچے کھولے گی
- جس سے ارتداد کے صحراؤں میں بھٹکنے والے گلشن اسلام میں داخل ہو جائیں گے
- جسے علمی حلقوں میں تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر اتھارٹی مانا جائے گا (انشاء اللہ)

پڑھیے...... اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھیے!!!

تحریک منہاج القرآن، 365۔ ایم ماڈل ٹاؤن، لاہور

Marfat.com